دُنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ !

ایڈیٹر
قمرالزماں خاں

مزدور نامہ

MAZDOOR NAMA

قیمت:10 روپے

پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کا ترجمان

کراچی روباٹیک مینوفیکچرنگ کمپنی میں محنت کشوں کی تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر کی جائے کا مطالبہ

تین قسم کی پروڈکٹس میں سے صرف ایک سے ہی ماہانہ 2 کروڑ سولہ لاکھ روپے کمائے جاتے ہیں جبکہ تمام مزدوروں کی ماہانہ تنخواہ 25 لاکھ بنتی ہے، کم از کم اجرت کا قانون یہاں لاگو نہیں ہے

قانون کے برعکس اوور ٹائم ڈھائی گنا کی بجائے چالیس روپے گھنٹہ، کام کرنیوالے کارکن کو حادثہ پیش آنے پر اسی کی اجرت کاٹ لی جاتی ہے، پی ٹی یو ڈی سی کا مزدوروں سے اظہار یکجہتی

کراچی (پارس جان) روبا ٹیک (Ruba tech manufacturing) گاڑیوں کی ربڑ بنانے والی ایک بڑی کمپنی ہے جہاں 250 مزدور کام کرتے ہیں۔ ان مزدوروں میں سے کوئی بھی کمپنی کا مستقل ملازم نہیں ہے۔ کہنے کو تو کام کے اوقاتِ کار آٹھ گھنٹے کے ہیں لیکن محنت کشوں کو اپنے پیٹ کا دوزخ بھرنے اور اپنے بچوں کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے اوور ٹائم کرنا پڑتا ہے۔ اور ہر مزدور اوسطاً 12 گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہے۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے اعلان کردہ کم سے کم تنخواہ 12000 کا حصول ابھی بھی محنت کشوں کے لیے ایک سہانا خواب ہے۔ روبا مینوفیکچرنگ میں کچھ عرصہ (باقی بقیہ نمبر 10 صفحہ 6 پر)

نجکاری اور نجی شعبے کا خاتمہ، اوقات کار 46 گھنٹے ہفتہ وار، کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونا کے برابر، بااختیار مزدور عدالتیں قائم کی جائیں، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین

یوم مئی 2015، PTUDC کا ملک گیر احتجاجی ریلیوں کا اعلان

ناقص سیفٹی اور سیکورٹی کی وجہ سے اموات پر ایمپلائیر پر قتل کا مقدمہ درج کر کے اہل خانہ کی کفالت کرائی جائے، ہر شہر میں مزدوروں کی تعداد کے مطابق لیبر کالونیز قائم کی جائیں

سرمایہ داروں کے مفادات کا تحفظ کرنیوالے کمشنر کمپنسیشن، سوشل سیکورٹی، اولڈ ایج بینی فٹ، ضلعی رجسٹرار ٹریڈ یونین سسٹم ختم کر کے مزدوروں کی شراکت والے موثر ادارے بنائے جائیں

چھٹیوں اور اوور ٹائم کا قانون، لیبر کورٹس میں مزدور، سرکاری نمائندہ اور انتظامیہ کا سہ فریقی جیوری سسٹم، مزدور اور مالکان کے تنازعے میں تمام اخراجات ایمپلائیر پر ڈالے جائیں

ہر ادارے اور لیبر کالونی میں ٹی ایچ کیو سطح کے اسپتال قائم کر کے مزدوروں کے مفت علاج معالجے کو یقینی بنایا جائے، PTUDC کا اعلامیہ

کراچی (مرکزی سیکریٹریٹ) پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین نے یوم مئی 2015ء کی مناسبت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک سے سرمایہ داری نظام ختم کر کے فوری طور پر تمام ملکی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو قومی تحویل میں لیکر مزدوروں کے جمہوری کنٹرول میں دیا جائے۔ 1886ء میں مزدوروں نے کام کے اوقات کار ختم کرنے کے لئے تحریک چلائی اور جانوں کے نذرانے دیے، مگر 2015ء میں عملی طور پر اوقات بڑھ کر 12 سے 16 گھنٹے تک ہو چکے ہیں جو بین الاقوامی کنونشن کی خلاف ورزی ہے، چونکہ جدید مشینری اور کمپیوٹر کے استعمال کی وجہ سے پیداواری صلاحیت بڑھ چکی ہے لہذا مزدور تحریک کا مطالبہ ہے کہ ہفتہ وار اوقات کار 46 گھنٹے کئے جائیں۔ ٹھیکے داری نظام کی تمام شکلیں ختم کر کے، مستقل کام کی صورت میں مستقل (باقی بقیہ نمبر 1 صفحہ 6 پر)

کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر مقرر کی جائے
(PTUDC)
www.struggle.com.pk www.ptudc.org
نجکاری کیخلاف جنگ
www.struggle.com.pk www.ptudc.org

لاہور: پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے زیر اہتمام نجکاری کیخلاف احتجاجی ریلی کا ایک منظر۔

صادق آباد: خواتین بلوچستان میں قتل ہونیوالے اپنے رشتہ دار محنت کشوں کی تصاویر میڈیا کو دکھا رہی ہیں۔

بلوچستان میں محنت کشوں کے قتل عام کیخلاف صادق آباد میں احتجاج

غریبوں کے بچے مارنیوالے تنگ نظر قوم پرست پاگل پن کا ثبوت دے رہے ہیں

مزدور کا تو کوئی وطن تک نہیں ہوتا اسکی قومیت کیسی؟ پی ٹی یو ڈی سی راہنماؤں کا خطاب

صادق آباد (جہانزیب بابر) پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے زیر اہتمام پریس کلب صادق آباد کے سامنے بلوچستان میں بیس مزدوروں کے قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے میں پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے مرکزی جنرل سیکریٹری قمرالزماں خاں، ریجنل سیکریٹری حیدر چغتائی، فاطمہ فرٹیلائیزر کمپنی لیبر یونین کے صدر بابر، ایمپلائیز یونین فوجی فرٹیلائیزر کمپنی کے مشتاق احمد، ریڑھی یونین کے صدر محمد شریف، انقلابی رکشہ یونین کے صدر ندیم بٹ، مولوی غفور، شبیر احمد، گلستان ٹیکسٹائل ملز (باقی بقیہ نمبر 9 صفحہ 6 پر)

لاہور، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کی نج کاری مخالف ریلی

پاکستان بھر سے مرد، خواتین و نوجوان محنت کشوں کی شرکت، شدید نعرے

لاہور (نمائندہ مزدور نامہ) 5 1 مارچ 2015 کو پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے زیر اہتمام نج کاری مخالف ریلی نکالی گئی جس کا آغاز ایوان اقبال سے ہوا۔ ریلی میں واپڈا، او جی ڈی سی، کراچی اسٹیل ملز، ریلوے، ٹیکسٹائل، یونی لیور، کوکا کولا، مرک مارکر، اتحاد کیمکلو، رستم ٹاولز، اپیکا پی آئی اے اسکائیز سمیت مختلف اداروں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں مزدوروں نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکاء نے درانتی ہتھوڑے والے سرخ (باقی بقیہ نمبر 8 صفحہ 6 پر)

سروس سٹرکچر فراہم، تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے، ینگ ڈاکٹرز

ملتان (نادر گوپانگ) مورخہ 31 مارچ کو ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی کال پر پنجاب کے دوسرے شہروں کی طرح ملتان میں بھی جیل روڈ کو بلاک کیا اور دھرنا دیا گیا۔ احتجاجی دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے وائیس چیئرمین پنجاب ڈاکٹر مظہر (باقی بقیہ نمبر 7 صفحہ 6 پر)

عالمی اتحاد سے محنت کش طبقہ استحصال سے نجات پا سکتا ہے، فلورین اشیمن

عالمی سیاست، طاقت کے مراکز اور ابلاغ کے ذرائع کو ملٹی نیشنل کمپنیاں کنٹرول کرتی ہیں

مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کی عدم ادائیگی پر تمام قوتوں میں گٹھ جوڑ ہے، تقریب سے خطاب

رحیم یار خاں (ندیم ملک) ٹریڈ یونین کو ناگزیر طور پر انقلابی نظریات سے مسلح کرنا ہوگا۔ مزدوروں کے مخالف سرمایہ دار طبقے کا اپنا سامراجی نظریہ اور سیاست سرمایہ دارانہ جمہوریت ہے، محنت کش سیاست سے لاتعلق ہو کر غلامی کی زنجیروں کو اور مضبوط کر رہے ہیں۔ مزدوروں کی سیاست طبقاتی جدوجہد اور انقلاب سے منسلک ہے۔ سرمایہ داری نظام میں 99 فی صد محنت کش طبقے کو محض ووٹ لینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، کروڑوں اور اربوں روپے کی سیاست میں مزدور اور کسان کو کبھی جمہوری حقوق نہیں مل سکتے۔ عالمی سیاست، طاقت کے مراکز اور ابلاغ کے ذرائع کو ملٹی نیشنل کمپنیاں کنٹرول کرتی ہیں۔ اسی لئے مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کی عدم ادائیگی پر تمام قوتوں میں گٹھ جوڑ ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کی غربت کا ذمہ دار ملٹی نیشنل (باقی بقیہ نمبر 2 صفحہ 6 پر)

دنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ
واپڈا اسمیت قومی اداروں کی نج
منظور
رحیم یار خان

رحیم یار خان: سوئس سوشلسٹ پارٹی یوتھ ونگ کی رہنما اولیویا اشیمن تقریب سے خطاب کر رہی ہیں۔

پاکستان اسٹیل کے ہزاروں محنت کش تنخواہوں، گریجویٹی اور فنڈز سے محروم، CBA خاموش کیوں؟

پیپلز پارٹی حکومت سے پہلے اس ادارے کے اکاؤنٹس میں 13 ارب روپے، 7 ارب کا تیار مال اور 6 ارب کا فضلہ (slag) موجود تھا

جمہوریت، بیوروکریسی اور CBA کی ملی بھگت سے 'جمہوری' طریقے سے تمام اکاؤنٹس خالی ہو گئے، منافع بخش ادارہ خسارے میں جاتا رہا

پراویڈنٹ فنڈ کے تقریباً لگ بھگ 20 ارب روپے، گریجوایٹی کے 30 سے 35 ارب روپے سمیت دیگر رقوم نکلوا لی گئیں، محنت کش سراپا احتجاج

کراچی (رپورٹ: کامریڈ ماجد) پاکستان اسٹیل ملک کے واحد فولاد سازی کے ادارے میں محنت کش چار ماہ سے تنخواہ سے محروم ہیں۔ اس ادارے کے محنت کشوں نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ ہر طرح کے حکمرانوں نے ہر دور میں اسے لوٹا ہے۔ کبھی فوجی جرنیلوں کو تو کبھی جمہوری اشرافیہ کو اس ادارے میں لوٹ مار کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ 2008ء کے جنرل الیکشن سے پہلے تک یہ ادارہ کبھی خسارے میں نہیں گیا۔ اس ادارے کو بنانے کا مقصد انجینئرنگ انڈسٹری کو بڑھوتری دینا تھا۔ اس ادارے نے سبسڈائز کرنے والا ادارہ بننا تھا مگر آج خود لگ بھگ 250 ارب روپے کے خسارے میں ہے۔ مشرف دور میں اس ادارے کو شوکت عزیز کے ذریعے بیچنے کی حکمتِ عملی تیار کی گئی تھی اور یوں 2007ء میں 21 ارب 60 کروڑ میں ادارے کو بیچا گیا۔ اس وقت تک یہ ادارہ اپنی تعمیر میں خرچ آنے والی رقم اتارنے کے ساتھ ساتھ ملکی خزانے میں لگ بھگ 250 ارب روپے ٹیکس بھی ادا کر چکا تھا۔ اور کیونکہ کچھ جنرل ہمیشہ سے پاکستان اسٹیل کے پے رول پر رہے (باقی بقیہ نمبر 6 صفحہ 6 پر)

حیدرآباد میں سرکاری سکول این جی اوز کو دینے کیخلاف احتجاج

سوچی سمجھی سازش کے تحت گورنمنٹ سکولوں کو برباد کیا جا رہا ہے، ضمیر احمد کا خطاب

حیدرآباد (ایسر داس) تعلیم بچاؤ تحریک اور گورنمنٹ اسکول ٹیچرز ایسوسی ایشن کی جانب سے مورخہ 6 اپریل کو اولڈ کیمپس سے حیدرآباد پریس کلب تک حیدرآباد کے چار نامور سرکاری اسکولوں کو این جی اوز کو گود دینے کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی گئی، شرکاء نے ہاتھوں میں بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر تعلیمی اداروں کی نجکاری سمیت موجودہ صوبائی سیکریٹری تعلیم کی جانب سے این جی اوز کو اسکول گود دینے کی پالیسی کے خلاف نعرے درج تھے، تمام شرکاء نے حکومتی اس پالیسی کی سخت لفظوں میں مذمت (باقی بقیہ نمبر 5 صفحہ 6 پر)

احتجاج
این جي نجکاري نه منظور
این جي اوز نه منظور
NGO'S
نا منظور

حیدرآباد: سرکاری سکول این جی اوز کو دینے کیخلاف سکول ٹیچرز ایسوسی ایشن کے احتجاجی مظاہرے کا منظر۔

کسانوں کے پرامن قافلے پر پولیس تشدد قابل مذمت ہے، نورالحسن

جاگیردار، وڈیرے اسمبلیوں میں بیٹھ کر کروڑوں کسانوں، مزدوروں کا استحصال کر رہے ہیں

لودھراں (جلیل منگلا) نہتے کسانوں پر لاٹھی چارج اور شیلنگ کر کے وہاڑی پولیس نے بربریت قائم کی، جو قابل مذمت ہے۔ تفصیل کے مطابق گذشتہ روز وہاڑی پولیس نے کسانوں کے پرامن احتجاجی قافلے پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کر کے بے پناہ تشدد کیا جس سے تقریباً 35 کسان شدید زخمی ہوئے اور درجنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ حکمرانوں کی اس بربریت سے نام نہاد جمہوریت کا پول کھل گیا ہے۔ اس واقعے سے ثابت ہو گیا ہے کہ ملک میں جمہوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس نام نہاد جمہوریت کا راگ آلاپا جا رہا ہے۔ وہ صرف وڈیرے خاندانوں کے مفاد پر قائم جمہوریت ہے۔ جو ملک کے قومی اداروں (باقی بقیہ نمبر 4 صفحہ 6 پر)

کراچی اچار فیکٹری، زہریلی گیس سے چھ محنت کش ہلاک

ہلاک ہونے والوں میں باپ بیٹے سمیت چار دیگر محنت کش شامل ہیں

کراچی (ماجد میمن) کورنگی کے علاقے دار السلام سوسائیٹی میں قائم اچار فیکٹری میں زیر زمین پانی کے ٹینک میں گر کر مالک اور باپ، بیٹا سمیت 6 افراد جاں بحق ہو گئے، محنت کش زہریلی گیس اور دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق کورنگی صنعتی ایریا کے علاقے کورنگی دار السلام سوسائیٹی میں قائم پلاٹ نمبر 54/A پر قائم آفتابی اچار فیکٹری میں زیر زمین پانی کے ٹینک میں گر کر اچار فیکٹری کا مالک 55 سالہ مہتاب عرف ذیشان ولد آفتاب، پانچ ملازمین سلیم اسکا بیٹا عدنان، عمران جتوئی، نواز اور سہیل ہلاک ہو گئے، پولیس اور رضا کاروں نے چھ افراد کی لاشیں نکال کر جناح اسپتال منتقل کیں، زیر زمین پانی کا ٹینک تقریباً گیارہ فٹ گہرا ہے اس ٹینک میں نمک اور کیمیکل موجود ہوتا ہے اس ٹینک کے اندر اچار میں استعمال ہونیوالی گاجریں (باقی بقیہ نمبر 3 صفحہ 6 پر)

کراچی: حبیب اوشن انڈسٹریز سالٹ ورکس میں تنخواہوں سے محروم محنت کشوں کی روداد

پاکستان کی سب سے بڑی نمک فیکٹری کے مزدور کم ترین اجرت اور بدترین حالات میں کام کرنے پر مجبور ہیں

زیادہ تر محنت کشوں کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اور جلد تباہ، تیزابی پانی کے اندر گھنٹوں رہنا ناقابل برداشت ہے

تحریک انصاف کے عارف علوی اور اسکے بھائی کی لڑائی میں مزدور پس گئے، گداگروں کی طرح پیسے دیئے جاتے ہیں

نئے پاکستان کے دعویدار عارف علوی کا طبقاتی کردار انکی اپنی فیکٹریوں کے محنت کشوں کی بربادی سے عیاں ہے، رپورٹ

کراچی (رپورٹ: پارس جان سے) حبیب اوشن انڈسٹریز سالٹ ورکس (جو کہ ہاکس بے روڈ ماڑی پور میں واقع ہے) کو پاکستان میں نمک تیار کرنے والا سب سے بڑا کارخانہ کہا جاتا ہے۔ یہ فیکٹری 1980ء تک علویہ تبلیغ ٹرسٹ کے نام سے کام کر رہی تھی۔ اس کے بعد فیکٹری کے مالکان مجیب الرحمان اور انیس الرحمان جو کہ پاکستان تحریکِ انصاف کے نامور لیڈر ڈاکٹر عارف علوی کے بھائی ہیں، دونوں کے مابین فیکٹری کی ملکیت کے امور پر ایک شدید تنازعہ ہوا۔ یہ تنازعہ جب عدالت میں حل نہ ہو سکا تو سندھ ہائیکورٹ نے اس فیکٹری کو براہِ راست اپنی نگرانی میں چلانے کا فیصلہ کیا اور اپنی طرف سے سپروائزر تعینات کر دیا جس کا نام حاجی زردان گل ہے۔ ویسے تو فیکٹری کے صرف ایک دن کے اعداد و شمار ہی کثیر منافع کا ثبوت ہیں مگر کاغذات میں یہ ادارہ نقصان میں چل رہا ہے۔ مثال کے طور پر 8 اپریل کو جب پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین (PTUDC) کا وفد کمپنی کا وزٹ کرنے کے لیے پہنچا تو سہ پہر 3 بجے سے قبل ہی 75000 کلو نمک اس روز تیار ہو کر منڈی کے لیے روانہ کیا جا چکا تھا۔ منڈی میں ایک کلو نمک کی قیمت 80 پیسے ہے۔ (باقی بقیہ نمبر 2 صفحہ 7 پر)

کم قیمت پر خریداری، گنے کے کاشتکار فصلوں کو آگ لگانے پر مجبور

ملک کے دوسرے علاقوں کی طرح سندھ کے کسانوں کے حالات بہت خراب ہو گئے ہیں

ملک کا شاہی حکمران طبقہ اپنی عیاشیوں میں مگن ہے، کسانوں کو متحد و منظم کیا جائے، انور پنہور

دادو (اعجاز بگھیو) انقلابی ہاری جدوجہد کے سربراہ انور پنہور نے بتایا ہے کہ جیسے جیسے سرمایہ دارانہ نظام کا بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس کے اثرات تمام شعبوں میں واضح ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں نہ صرف صنعتی کارخانے بند ہونا شروع ہو گئے ہیں، بلکہ اس کا زرعی شعبہ بھی تباہی کے کنارے پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ تکلیف زدہ عرصے کو چھوڑ کر صرف حال ہی کی بات کی جائے تو رواں سال بھی ماضی سے زیادہ کسانوں کے مسائل اور تکالیف کا سال رہا ہے۔ ان کی تمام کی تمام فصلیں کو قدرتی آفات سے بچ گئیں مگر حکمرانوں سے بچ نہیں سکیں۔ کیوں کہ جان بوجھ کر ان کے دام گرا دیئے گئے۔ جس وجہ سے یہاں کے کسان سخت مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔ جب کپاس کی فصل تیار ہو کے مارکیٹ میں آئی تو اس کے نرخ فی چالیس کلو گرام صرف 2100 روپے مقرر کیے گئے۔ جب کہ ان پر کل خرچہ 2800 روپے سے زیادہ آیا ہے، جب چاول کی فصل تیار ہو کے منڈی میں آئی، تو اسے بھی کوئی خریدنے کے لئے تیار نہیں تھا اور نہ ہی TCP ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے بھی کوئی لفٹ نہ کرائی۔ جس وجہ سے یہاں کے کسان گزشتہ تیس سالوں سے بھی کم دام پر دھان بیچنے پر مجبور ہوئے، اور جب گنے کی فصل تیار ہوئی تو تمام شوگر ملز نے ان کو لینے سے ہی انکار کر دیا، جس وجہ سے تمام شوگر ملز دو ماہ دیر سے چالو ہوئیں اور کئی جگہ تو اب تک وہ چالو ہی نہیں ہوئی ہیں۔ ان کا مقصد کم سے کم قیمت پر گنا لینا تھا۔ جب کہ صوبائی حکومت نے فی 40 کلو گرام قیمت 182 روپے مقرر کی تو شوگر ملز مالکان نے خریداری سے ہی انکار کر دیا۔ جس وجہ سے یہاں کے تمام کسانوں اور کاشتکار گنے کی فصل کو آگ (باقی بقیہ نمبر 1 صفحہ 7 پر)

مزدور رہنما بشیر بختیار کی برسی پر واپڈا

ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کا اجلاس

لاہور (ولید خان) مورخہ 25 مارچ 2015ء کو لاہور بختیار لیبر ہال نسبت روڈ میں آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کا مرکزی اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اس حوالے سے بہت اہمیت کا حامل تھا کہ اس دن واپڈا کے مشہور مزدور رہنما بشیر بختیا کی برسی بھی تھی اور مرکزی اجلاس کا مقصد واپڈا کے دیگر مطالبات کے ساتھ نجکاری کے خلاف جاری جدوجہد کا اگلا لائحہ عمل پاکستان کے طول و عرض سے آئے مزدوروں اور قیادت کی موجودگی میں طے کرنا تھا۔ مزدور رہنماؤں نے بشیر بختیار کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہا واپڈا (باقی بقیہ نمبر 3 صفحہ 7 پر)

ریڑھی والوں کے خلاف ناروا سلوک ختم کیا جائے، محمد شریف

سبزی فروٹ فروشوں کیلئے علیحدہ مارکیٹ تعمیر کی جائے، احتجاج ہمارا حق ہے

ن لیگ غریبوں اور مزدوروں کی ازلی دشمن ہے، محمد صابر، محمد سرور، ریاض حسین، ملک انور

صادق آباد (عبدالمجید) صادق آباد کا اسسٹنٹ کمشنر شکیل بھٹی جو ایڈمنسٹریٹر بلدیہ بھی ہے نے تجاوزات کے خلاف وسیع آپریشن شروع کیا ہے جو ایک نقطہ نگاہ سے تو درست قدم ہے تاکہ شہر کی سڑکوں اور گلیوں کو انکی درست پیائش کے مطابق چلنے والوں اور ٹریفک کے لئے کھولا جا سکے۔ مگر اس قدم سے غریب رہڑی والے خاصے متاثر ہوئے ہیں۔ چھ سو کے قریب رہڑی والوں کی ایک بڑی تعداد پنجاب سنما روڈ پر رہڑیاں لگایا کرتی تھی۔ ان سب کو وہاں سے زبردستی نکال دیا گیا ہے۔ متبادل جگہ مناسب نہیں ہے، وہاں گاہکوں کا گزر نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بہت سی دیگر سڑکوں سے بھی رہڑی والوں کو ہٹایا گیا ہے۔ رہڑی والوں کو سڑکوں سے ہٹانا معمول کی کاروائی ہے، جس کے خلاف عام طور پر کوئی بڑا ردعمل نہیں ہوتا مگر اس دفعہ جس بربریت اور تشدد آمیز کاروائی کی گئی، اسکے نتیجے میں رہڑی والے منظم ہو گئے اور ٹی ایم اے کے عملے اور ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے کے خلاف مظاہروں اور ہڑتال کا اعلان کیا۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین نے رہڑی (باقی بقیہ نمبر 4 صفحہ 7 پر)

ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹیٹیوشن میں اربوں کے گھپلے، پنشنرز سراپا احتجاج

مزدوروں نے اس امید کیساتھ پیٹ کاٹ کر EOBI میں کنٹری بیوشن جمع کرایا تھا کہ بڑھاپے اور معذوری میں پنشن میسر ہو گی

اعلیٰ عہدوں پر فائز بدعنوان افسر غریب محنت کشوں کی کمائی لوٹ کر عیاشیاں کر رہے ہیں جبکہ پنشنرز دھکے کھا رہے ہیں، مقررین

کراچی (جنت حسین) EOBI پنشنرز ویلفیئر ایسوسی ایشن پاکستان گزشتہ کئی برسوں سے ملک کے پسماندہ اور کچلے ہوئے محنت کش طبقے کے بنیادی اور آئینی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ یہ حقیقت بھی آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کے جفاکش اور غیور محنت کش اور ان کے اہلِ خانہ کی زندگی عدم تحفظ، بے پناہ مہنگائی، وسائل کی کمی اور غربت کے ہاتھوں اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے لیے نہ تو سر چھپانے کی جگہ ہے، نہ مناسب خوراک، نہ صحت کی بنیادی سہولیات، نہ ہی بچوں کے لیے بنیادی تعلیم میسر ہے۔ معاشرتی ناانصافی، سرمایہ دارانہ نظام اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے ملک کے محنت کش طبقے کو زندہ درگور کر کے رکھ دیا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور اور ملک میں جمہوری حکومت کے باوجود مزدور طبقے کو اس کے بنیادی اور آئینی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اسکی سب سے زندہ مثال غریب مزدوروں کو پنشن کی فراہمی کے لیے قائم کیا جانے والا قومی ادارہ EOBI ہے جو غریب مزدوروں کی فلاح و بہبود کی بجائے اعلیٰ افسران کے لیے اربوں کھربوں روپے کی کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے جسکے 44 ارب روپے کے ملٹی بلین میگا لینڈ سکینڈل کی سپریم کورٹ کے از خود نوٹس پر سماعت بھی جاری ہے لیکن تقریباً دو برس کا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک غریب مزدوروں کے پنشن فنڈ ٹرسٹ کی اربوں روپے کی لوٹ مار میں ملوث اہم ملزمان خصوصاً کرپشن سکینڈل کے سرغنہ ظفر اقبال گوندل کو کسی قسم کی سزا نہیں ہو سکی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ EOBI میگا کرپشن سکینڈل کا سب سے بڑا نقصان ملک کے لاکھوں بوڑھے، معذور محنت کشوں اور ان کے بے کس لواحقین کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے جنہوں نے اس امید کے ساتھ برسوں اپنا پیٹ کاٹ کر EOBI میں اپنا کنٹریبیوشن جمع کرایا تھا کہ انہیں بڑھاپے اور معذوری میں پنشن میسر ہو گی اور معاشرے میں باعزت طریقے سے اپنی بقیہ زندگی گزار سکیں گے۔ لیکن افسوس صد افسوس انکا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا کیونکہ EOBI کے سابق چیئرمین اور اسکے ٹولے پر مشتمل افسران نے انکے امانتی پنشن فنڈ ٹرسٹ کو مالِ مفت دلِ بے رحم سمجھتے ہوئے اربوں (باقی بقیہ نمبر 5 صفحہ 7 پر)

Help Line ہر حملے، ہر حادثے، ہر مسئلے پر ہم سے رابطہ کریں Help Line

محنت کش ساتھیو! مزدور تحریک انتہائی نامساعد حالات، دشواریوں اور سرمایہ دارانہ حملوں سے دوچار ہے۔ اس کیفیت میں ''مزدور نامہ'' کا اجراء پاکستان بھر میں محنت کشوں کو یکجا کرنا اور انکی تکالیف اور مسائل کو مشترکہ کاوشوں سے حل کرنے کی طرف لے جانا ہے۔ ملک بھر میں ہر فیکٹری، ادارے، دفتر اور محکمے میں مزدوروں سے استحصال اور جبر ہو رہا ہے، نام نہاد مزدور قوانین، کم از کم اجرت، سوشل سیکورٹی، ایمپلائیز اولڈ ایج بینیفٹ، 5 پرسنٹ، اوور ٹائم، 8 گھنٹے اوقات کار، یونین سازی، سی بی اے، سمیت بہت سے حقوق کو تسلیم ہی نہیں کیا جا رہا۔ سیفٹی قوانین پر عمل درآمد نہ کرنے سے روزمرہ حادثات اور ان میں محنت کشوں کی اموات کا نہ رکنے والا سلسلہ جاری ہے۔ ہم حتہ المقدور کوشش کریں گے کہ ان حالات میں' آپ کی آواز بن کر، مسائل اور حملوں کے خلاف ایک موثر مزدور اتحاد کو معرض وجود میں لا سکیں۔ مندرجہ بالا اور دیگر مسائل اور ایشوز پر ہمارے مندرجہ ذیل نمائندگان سے رابطہ کریں، تاکہ اب مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کی تمام پرتوں کی آواز کو بلند کر کے محنت کش طبقے کو منظم کیا جا سکے۔

مرکزی دفتر: پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین

آفس نمبر A-39 میزانین فلور سلمان ٹاور بالمقابل نادرا آفس ملیر کراچی، فون: 03153030460

email: classfight@gmail.com

☆ کوئٹہ: نذر مینگل، کمرہ نمبر 9 سیکنڈ فلور، یونیورسل کمپلیکس، جناح روڈ، فون: 03448057067

☆ کراچی: ماجد میمن، آفس نمبر A-39 میزانین فلور سلمان ٹاور بالمقابل نادرا آفس ملیر، فون:

☆ حیدرآباد پی ٹی یو ڈی سی آفس، فلیٹ نمبر 21، B بلاک، رابعہ اسکوائر حیدر چوک، فون: 03332771614

☆ میرپور خاص: پرشوتم، طبقاتی جدوجہد آفس پوسٹ آفس کوٹ میرس لاٹھی میرپور خاص، فون: 03013850317

☆ ترنڈہ سوائے خان ۔ مسعود افضل کاشی، دفتر پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین، لائیربری چوک، ۔ فون: 03458021007

☆ کوٹ ادو: علی اکبر مزدور کلب، بمقابل جی پی او، اقبال پارک، فون: 03002241860۔ 03336484491

☆ صادق آباد: جام عبدالصمد ایڈووکیٹ، میاں لاء چیمبرز، تحصیل کورٹس، صادق آباد۔ فون: 03009670749

☆ رحیم یار خان: حیدر چغتائی، رئیس کجل، دفتر، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین 45 ۔ بانو بازار رحیم یار خان، فون: 0345-4761547

☆ بہاولپور: جلیل منگلا، 444/A گلستان کالونی، نزد ایس ٹی این ٹاور۔ بہاولپور فون: 0300-0769669

☆ ملتان: ندیم پاشا، ریجنل دفتر پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین، تھیم ہاسٹل، گلی نمبر 1، چونگی نمبر 9، فون: 0333-6156680-03138920423

☆ راولپنڈی: چنگیز ملک، آفس نمبر سولہ اے تھرڈ فلور تاج محل پلازہ، سکستھ روڈ، فون: 0333-5358516

☆ فیصل آباد: بابو ولیم روز، پی ایم سی کالونی، الائیڈ اسپتال، فون: 03107734024

☆ اٹک: پرویز ملک، کمرہ نمبر گیارہ بلاک ایف جمعہ خان پلازہ سٹی، فون: 0300-9751472

☆ بنوں: بخت نیاز سکندری ایڈووکیٹ، دفتر PTUDC رشید ہوٹل تحصیل بازار، فون: 0312-5782481-03348811586

☆ ڈیرہ اسماعیل خاں: علی وزیر ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹس بار، فون: 03468994695

☆ بٹ خیلہ: غفران احد ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ بار مالاکنڈ۔ پختون خواہ، فون: 0344-9897418

☆ راولاکوٹ (آزاد کشمیر): حلیم ساجد، دفتر پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین، سیکنڈ فلور، گلف شاپنگ کمپلیکس۔ فون: 0333-5700961

☆ مظفر آباد (آزاد کشمیر): نوید اسحاق، دفتر پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین، لوئر پلیٹ، نزد سنو کر پیلس مظفر آباد فون:

☆ پلندری (آزاد کشمیر): ظہیر ایڈووکیٹ، طبقاتی جدوجہد آفس، کچہری چوک پلندری، فون: 0346-5096149

☆ کوٹلی (آزاد کشمیر) ایس این شوریدہ، آصف میڈیکل سٹور، سیسہ، فون: 03465211124

☆ سکھر: سعید خاصخیلی، فون: 0331-3061884 ☆ دادو: زانور، فون: 03342204735

☆ جوہی: امین لغاری، فون: 03337063229 ☆ شدادکوٹ: سکندر سیلرو، فون: 03363679846

☆ خیرپور ناتھن شاہ: عیسیٰ چانڈیو، فون: 03443157177 ☆ خیرپور میرس: مختیار خامیسانی، فون: 03023104789

☆ سیالکوٹ: ناصر بٹ ایڈووکیٹ، فون: 0300-6167709 ☆ گوجرانوالہ: صبغت وائیں، فون: 0333-8103561

☆☆ لاہور: ولید خان، فون: 0331-4460576 ☆ راجن پور: عاطف جاوید، فون: 03326894914

☆ محمد پور: محمد کلیم، فون: 0334-0932296 ☆ فاضل پور: خلیل بھٹی، 03337290733

☆ لیہ: ذیشان حید، شانی کلاتھ ہاؤس، صدر بازار۔ فون: 03006761912

☆ علی پور: عبدالغنی کورائی، یونیک موٹر سائیکل شاپ، بائی پاس موڑ، فون: 03017474211

☆ مظفر گڑھ: اطہر حیدر ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹس، فون: 03006385110

☆ جام پو: عبدالروف لنڈ ایڈووکیٹ، تحصیل کورٹس۔ جام پور فون: 0333-6186870

☆ ڈیرہ غازی خاں: ستار لنڈ، 581 فرید آباد کالونی۔ فون: 03334554500

☆ سوات: سنگین باچا، فون: 0347-8171867

دُنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ !

ایڈیٹر
قمرالزماں خاں

مزدور نامہ

MAZDOOR NAMA

قیمت:10 روپے

پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کا ترجمان

آزاد کشمیر، غیر جریدہ ملازمین کی جیت، متعدد مطالبات منظور

ٹائم سکیل اور اپ گریڈیشن کا نوٹیفکیشن جاری، ہڑتال ختم کرنے کا اعلان

مظفرآباد آزاد کشمیر (حلیم ساجد) کشمیر میں گریڈ1 تا16 کے ملازمین کی تنظیم غیر جریدہ آزاد کشمیر، اپیکا آزاد کشمیر، جوڈیشل ایمپلائزایسوسی ایشن آزاد کشمیر، فنی ملازمین غیر جریدہ برقیات، پی ڈبلیو ڈی اور ورکرز یونین کی مشترکہ کال پر 17دن سے چلنے والی ہڑتال نے بلاآخر حکومت آزاد کشمیر اور بیوروکریسی کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور گریڈ1 تا4 کے ملازمین کے لیے ٹائم سکیل اور گریڈ 14(اسسٹنٹ) گریڈ 16(نگران) کی اپ گریڈایشن کا نوٹیفکیشن جاری کر وایا اور باقی کیڈرز گریڈ5 تا15 کی اپ گریڈایشن اور ٹائم سکیل کے علاوہ H.B.A کی بحالی، G.P.F پر منافع، ہارڈ ایریا الاؤنس، عارضی ملازمین کی مستقل تعیناتی اور دیگر مطالبات کا نوٹیفکیشن 30-05-2015 تک جاری کرنے کی یقین دہانی لی ہے (باقی بقیہ نمبر 6 صفحہ 7پر)

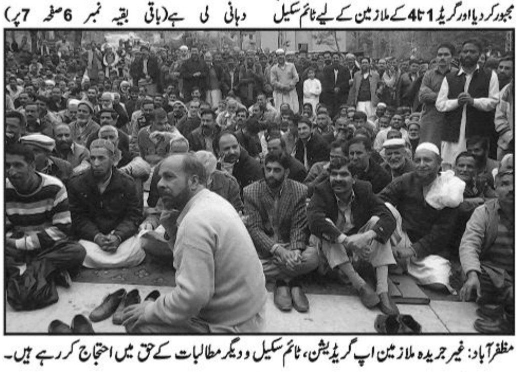

مظفرآباد: غیر جریدہ ملازمین اپ گریڈیشن، ٹائم سکیل و دیگر مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔

دبئی، تارکین وطن کی تنخواہوں میں کٹوتی، غیر معیاری کھانے کیخلاف ہڑتال

آٹھ ملین مزدوروں کا دھائیوں کا جمود ٹوٹ گیا، مزدوروں کو ملک بدر کرنیکی دھمکیاں

لندن (جیک رائزنگ) منگل10 مارچ، دبئی میں فاؤنٹین ویوز کے ہزاروں تارکین وطن تعمیراتی مزدور مختصر غیر قانونی ہڑتال پر چلے گئے۔ یہ ہڑتال اس چیز کی غمازی کرتی ہے کہ تارکین وطن مزدوروں کی بگڑتی ہوئی زندگی اور کام کے حالات کے تضادات اس حد تک دھماکہ خیز ہو چکے ہیں کہ اب دھونس اور جبر بھی مزدوروں کو قابو میں نہیں لا سکتے۔ مزدوروں نے اپنے آجر عربیئن کنسٹرکشن کمپنی کی طرف سے حالیہ تنخواہوں میں کٹوتی اور ادنیٰ معیار کے کھانے کے خلاف ہڑتال کی تھی۔ ایک گھنٹے کے اندر ہی مقامی پولیس ہڑتالی مزدوروں پر ٹوٹ پڑی۔ میجر جنرل خمیس متار المزینہ، دبئی پولیس کے کمانڈر-اِن-چیف نے بعد میں اس ہڑتال کے بارے میں بتایا،'' دبئی پولیس نے مداخلت کر کے، مزدوروں کو یہ یقین دلانے کے بعد کہ ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا، معاملے کو ایک گھنٹے سے کم وقت میں حل کر دیا۔'' ہم المزینہ سے یہ پوچھ سکتے تھے کہ،'' مطالبات پر غور کس کے مفاد میں ہوگی؟ مزدور یا مالکان؟'' متحدہ عرب امارات میں ریاست بڑی تعمیراتی کمپنیوں اور تارکین وطن مزدوروں کو مزدوری پر لینے والی کمپنیوں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ مثال کے طور، یو اے ای اور دوسری خلیجی ریاستیں اپنے تارکین وطن مزدوروں پر نظر رکھنے کے لیے 'کفالہ' کے نظام سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس نظام کے ذریعے نجی کمپنیوں کو یہ اختیار ملتا ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کو ورک ویزا جاری کریں اور ان کی قانونی حیثیت کا تعین کریں۔ جبر عام ہے کیونکہ مالکان کے پاس یہ اختیار ہے کہ اگر ان کے مزدور قابو میں نہیں آتے تو ان کو ملک بدر کرنے کی دھمکی دیں۔ کفالہ کا نظام ان وجوہات میں سے ایک ہے کہ کیوں متحدہ عرب امارات میں آٹھ ملین طاقتور محنت کش طبقہ اپنے خوفناک کام کے حالات کے باوجود ہڑتال پر نہیں جاتے۔ احتجاج نہ ہونے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ یو اے ای میں یونین، ہڑتال اور عوامی مظاہرے یکسر غیر قانونی ہیں۔ اسی لیے جب عربیئن کنسٹرکشن کمپنی یہ کہتی ہے کہ'' حالات کو یو اے ای کے لیبر قوانین اور ورکرز ایمپلائمنٹ کنٹریکٹ کے مطابق قابو میں لایا جارہا ہے۔'' تو ذہن میں یہ بات آنی چاہیئے کہ ریاست کے مزدور قوانین کافی حد تک مالکان کی ہی حمایت کرتی ہے۔ ان سب کے باوجود فاؤنٹین ویوز کے مزدور سڑکوں پر نکل آئے ۔ سرمایہ داری تارکین وطن مزدوروں اور پوری دنیا میں مزدوروں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ نتائج کی پروا کیے بغیر نظام کی ظالمانہ استحصال کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ ایک ایسی صورت حال میں جب سرمایہ داری عالمی سطح پر گہرے بحران میں ہے، اور دور تک حقیقی بحالی کے امکانات نہیں، یو اے ای کے حکمران بڑے پیانے پر تعمیراتی کاموں کے ذریعے اپنے سڑتے، گرتے، نظام کو عارضی طور پر بچانا چاہتے ہیں۔ مثلاً حکومت دبئی میں ایک بہت بڑا ایئرپورٹ تعمیر کر رہی ہے جس کی مالیت 32.7 اَرب ڈالر ہے۔ اس کے علاوہ یو اے ای 2020ء میں ورلڈ ایکسپو کی میزبانی کر رہی ہے، جس کے ذریعے تعمیرات میں ایک بڑی گرما گرمی جنم لے گی۔ اماراتی سرمایہ دار اوران کی ریاست، کسی'' مزدور انتشار'' سے ڈرتے ہیں، کیونکہ یہ یو اے ای میں لاکھوں تارکین وطن کو یہی راستہ اپنانے کی ترغیب دے گی۔ تارکین وطن کی اس طرح کی وسیع تحریک کے امکانات موجود ہیں۔ اس نئے تعمیراتی گرما گرمی میں بہت سے مزدور یہ بات سمجھ جائیں گے کہ ان کی سخت محنت کے بغیر مالکان منافع نہیں کما سکتے۔ مزدوروں کا اعتماد بڑھے گا اور وہ لڑیں گے۔ اس طرح دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حکام کیوں ہڑتال کے معاملے کو حل کرنے کے لیے اتنے بے چین تھے۔ جابر امارات اور شدید استحصال کے خلاف جدوجہد کا مطلب ایک ایسے نظام کے لیے جدوجہد ہے جہاں محنت کش طبقہ اپنے معاملات خود منظم کریں اور اس دولت کے مالک ہوں جو وہ اب تک حکمران طبقے کے لیے پیدا کرتے رہے ہیں۔ اس کا مطلب سوشلزم کے لیے جدوجہد ہے۔

نجکاری سے محنت کشوں کا معاشی قتل کیا جارہا ہے، زاہد حسین شاہ

پاکستان ورکرز کنفیڈریشن کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب

سکھر (سعید خاص خیلی) سکھر واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین SEPCO کے لیبر ہال میں مورخہ 08-04-2015 بروز بدھ " نجکاری کے فوائد اور نقصانات " کے موضوع پر پاکستان ورکرز کنفیڈریشن کے زیر اہتمام سیمینار منعقد کیا گیا جس میں واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین اور پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین کے عہدیداران سمیت مختلف محنت کش تنظیموں کے نمائندوں اور صحافیوں نے شرکت کی۔ ہائیڈرو یونین سکھر کے جنرل سیکریٹری ولی محمد لغاری نے کہا کہ حکومت آئی یم ایف اور ورلڈ بینک (باقی بقیہ نمبر 7 صفحہ 7پر)

کراچی، صدیق سنز ٹن پلیٹ کمپنی وینڈر ضلع لسبیلہ سے مزدور رہنماؤں کی جبری برطرفیاں

کراچی (ماجد میمن) دیق سنز ٹن پلیٹ لیبر یونین ایک طویل عرصے سے مزدوروں کے جائز حقوق کی جدوجہد میں سرگرم عمل ہے۔ چارٹر آف ڈیمانڈ، انتظامیہ اور CBA یونین کے مابین ساز باز اور مزدور حقوق پر سودے بازی کے خلاف آواز بلند کرنے کے جرم کی پاداش میں انتظامیہ نے صدیق سنز ٹن پلیٹ لیبر یونین کے صدر محمد ابراہیم، جنرل سیکرٹری اللہ بخش اور دیگر یونین عہدیداران کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اور گزشتہ دنوں جبری برطرفیوں کے نوٹس مزدور رہنماؤں کے گھروں پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیے گئے ہیں۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین (PTUDC) مذکورہ ادارے کی انتظامیہ کے اس مزدور دشمن، غیر جمہوری اور آمرانہ رویے کی پرزور مذمت کرتی ہے اور ان مزدور رہنماؤں کی بحالی ملازمت کی جدوجہد میں ان کی ہر ممکن معاونت اور حمایت کا یقین دلاتی ہے۔

نجکاری کیخلاف ورکرز کنفیڈریشن کے زیراہتمام احتجاجی جلسے

بجلی سستی کر کے عوام کو ریلیف دیا جائے، بند بجلی گھر چلائے جائیں، مقررین

نجکاری مزدور، عوام اور ملک دشمن پالیسی ہے، ترک کی جائے، سرفراز ہندل، رانا غلام جعفر

فیصل آباد (پورٹ: بابو ویلم) پورے پاکستان میں پاکستان ورکرز کنفیڈریشن کے تحت مورخہ 08-04-2015 کو نجکاری کے خلاف جلسے منعقد ہوئے۔ فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، جوہر آباد، میانوالی، خوشاب، ٹوبہ میں احتجاجی جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں تمام مکتبہ فکر کے مزدور راہنماؤں نے شرکت کی اور نجکاری کے خلاف بھرپور احتجاج کیا۔ عبداللہ پور فیصل آباد میں جلسے کی قیادت ریجنل سیکرٹری سرفراز احمد ہندل، رانا غلام جعفر ریجنل چیئرمین، چوہدری عبدالغفار گجر، شیخ ساجد محمود، منیر غنی، میاں فاروق، غلام مصطفے، چوہدری محمد رفیق، انیس سندھو، رانا محمد بوٹا نے کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر حکومت نے نجکاری کا فیصلہ واپس نہ لیا تو آئندہ ہر بدھ کو پورے پاکستان میں تمام واپڈا دفاتر کی تالہ بندی ہوگی اور کام بند کر کے احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ فیسکو ہیڈ کواٹر، کمپیوٹر، فنانس ڈائریکٹر، جی ایس او، جی ایس سی تمام دفاتر بند ہوں گے۔ فیسکو سی بی اے یونین کے ریجنل سیکرٹری سرفراز احمد ہندل نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ منافع بخش اداروں کو اونے پونے فروخت کرنے کی بجائے انھیں فعال کیا جائے اور بجلی پیدا کرنے کے زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کیا جائیں۔ جن سے عوام کو وافر مقدار میں سستی بجلی مہیا کی جاسکے کیونکہ ریاست کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے۔ فیصل آباد میں بند پڑے ہوئے پاور ہاؤس کو گیس اور فرنس آئل مہیا کیا جائے۔ فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی پاکستان کی نمبر1 کمپنی ہے اسکی نجکاری کے متعلق سوچ کو ختم کیا جائے ہم کسی قیمت پر عملدآمد نہیں ہونے دیں گے۔ نجکاری کی لعنت مزدور، عوام اور ریاست کیخلاف کھلی بغاوت ہے۔ P T U D C کے کارکنان نے بھی بھرپور اور موثر شرکت کی، کامریڈ عمر نے تقریر کرتے ہوئے نجکاری کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور نجکاری کو مزدورں کی موت قرار دیا، اور نعرہ لگوایا خورشید جی ایک کام کرو، حکمراناں دی بجلی بند کرو۔ جسکا تمام ورکرز اور قیادت نے بھرپور جواب دیا اور کافی سراہا۔ کامریڈز نے کثیر تعداد میں مزدور نامہ اور رسالے فروخت کیے۔

فیصل آباد: واپڈا کی نجکاری کیخلاف ورکرز کنفیڈریشن کے زیر اہتمام احتجاجی جلسے کا ایک منظر

YDA فیصل آباد کا احتجاجی دھرنا، مفت علاج کی فراہمی کا مطالبہ

فیصل آباد (بابو ویلم) 9اپریل کو ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے سامنے 2 گھنٹے احتجاجی دھرنا دیا، روڈ بلاک رکھی گئی قائدین نے پنجاب حکومت کی بے حسی اور نااہلی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ شہباز شریف کی غنڈہ گردی کیخلاف پرجوش نعرہ بازی ہوئی۔ ڈاکٹرز کے عزم اور حوصلہ سے گھبرا کر مقامی انتظامیہ نے دھرنے کے شرکاء کو منتشر کرنے کیلئے کچھ (باقی بقیہ نمبر 8 صفحہ 7پر)

لاہور: سروس سٹرکچر، ٹائم سکیل پروموشن و دیگر مطالبات کیلئے ینگ ڈاکٹرز کا احتجاج

لاہور (ولید خان) مورخہ 31 مارچ 2015ء کو پنجاب بھر میں ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے مختلف ہسپتالوں میں بھرپور احتجاج کیا۔ ینگ ڈاکٹرز پچھلے تقریباً ڈھائی ماہ سے اپنے دیرینہ مطالبات کیلئے احتجاج کر رہے ہیں۔ درمیان میں اسلام آباد اور ملتان کے ڈاکٹرز کے بیہمانہ قتل نے ڈاکٹرز کو اور (باقی بقیہ نمبر9 صفحہ 7پر)

فیصل آباد: ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے زیراہتمام الائیڈ ہسپتال کے سامنے احتجاجی دھرنے کا ایک منظر۔

کراچی پہاولپور انجنیئرنگ کے محنت کشوں پر ایک اور حملے کی تیاریاں جاری

تین گنا کام کرنے پر مجبور، ٹارگٹ پورا نہ ہونے پر نکال دیا جاتا ہے، تسلیم شدہ مطالبات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے

سالانہ 32 چھٹیاں، تین ہزار روپے ماہانہ لنچ الاؤنس دیا جائے، استعداد کار کے مطابق کام لیا جائے، مزدوروں کے مطالبات

کراچی (نمائندہ مزدور نامہ) سرمایہ داری اپنی بنیاد میں ہی محنت کشوں کا استحصال کرتے ہوئے پروان چڑھی ہے۔ اس کا جبر محنت کشوں کی زندگی کو دن بدن اجیرن کرتا جا رہا ہے۔ سرمایہ داری کے نمایاں اصولوں میں منافقت، ہوس، لالچ اور درندگی شامل ہیں۔ ویسے تو پوری دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں لیکن اس منافقت کا اس وقت سب سے بڑا نمونہ بہاولپور انجینئرنگ ہے۔ اس ادارے کی انتظامیہ مزدوروں کو انسان ہی نہیں سمجھتی۔ ان کے اعداد و شمار ہی اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ محنت کشوں کو بار بار جھوٹ بولا جاتا ہے۔ ان کی ہڑتالوں کی صورت میں مطالبات مان لینے کے بعد مکر جانے سے ذرا برابر گریز نہیں کرتے۔ لیکن شاید انتظامیہ بھول گئی ہے کہ محنت کش (باقی بقیہ نمبر10 صفحہ 7پر)

ملتان، رحیم یارخان میں واٹر مینجمنٹ کے کنٹریکٹ ملازمین کی ہڑتال

دس سال سے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں، مستقل کر کے سروس سٹرکچر دیا جائے، مطالبہ

ملتان، رحیم یارخاں (ندیم پاشا، ندیم ملک) واٹر مینجمنٹ ایمپلائز یونین کے زیراہتمام 10 سال سے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو ریگولر نہ کیے جانے پر کام چھوڑ ہڑتال کا آغاز کر دیا اسی سلسلہ میں آج پریس کلب ملتان اور اریگیشن آفس رحیم یارخاں کے سامنے احتجاجی مظاہرے کیئے گئے۔ ملتان میں احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے واٹر مینجمنٹ ایمپلائز یونین کے ضلعی صدر سعید گردیزی، جنرل سیکرٹری محمد شاہ، چوہدری عرفان، منور حسین، ندیم رزاق کھوہارا، تبسم اور PTUDC کے اسلم انصاری نے کہا کہ واٹر مینجمنٹ کے 1800 سے زائد ملازمین عرصہ 10 سال سے کنٹریکٹ ملازمین کے طور پر کام کرتے چلے آرہے ہیں اور تا حال انہیں ریگولر نہ کیا گیا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ مقررین نے کہا کہ محکمہ اصلاح آبپاشی کے ملازمین کسانوں کی فصلوں تک پانی کی موثر فراہمی اور کم پانی سے بہتر پیداوار کے لئے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت پنجاب ایک جانب آبپاش زراعت کی ترویج کے منصوبے بنا رہی ہے اور دوسری جانب آبپاشی ملازمین کے ساتھ سوتیلوں جیسا سلوک کر رہی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر واٹر مینجمنٹ کے ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ سروس سٹرکچر دیا جائے۔ اور جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں کیئے جاتے ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ اور ہم پنجاب اسمبلی کے سامنے دھرنا دیں گے جو کہ مطالبات کے (باقی بقیہ نمبر 11 صفحہ 7پر)

واٹر مینجمنٹ کنٹریکٹ ملازمین

رحیم یارخان: واٹر مینجمنٹ ایمپلائز یونین کے زیراہتمام کنٹریکٹ ملازمین مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں

سعودی عرب: تیسری دنیا کے محنت کشوں کیلئے جبر، ذلت اور استحصال کی سرزمین

ریاض، لاہور (رپورٹ : عاصم، ولید خاں) مزدور کا المیہ یہ ہے کہ اس کا کوئی دیس نہیں ہوتا۔ جہاں بھی اسے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کو ملے بس وہی اس کا دیس ہے اور اگر اس کا تعلق بدقسمتی سے تیسری دنیا سے ہو تو وہ ماں کے بطن سے ہی پاسپورٹ فارم پر دستخط کر کے پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، فلپائن، انڈونیشیا جیسے ممالک سے بہت بڑی تعداد میں مرد اور عورت محنت کش مجبوریوں تلے دبے ہزاروں خواہشیں لئے سعودی عرب پہنچتے ہیں مگر حقیقی اوقات کا اندازہ صرف انہیں ہی ہوتا ہے جو اس دیس کی چکی میں روزانہ پستے ہیں۔ ہر مزدور کی اپنی دکھ بھری داستان ہے مگر اس ملک میں صدیوں سے رائج غلام دارانہ نظام آج بھی اپنی پوری شدت کے ساتھ زندہ ہے۔ ذلالت کا جو سلسلہ ائرپورٹ سے شروع ہوتا ہے وہ اپنی نوعیت تبدیل کرتا رہتا ہے مگر کبھی ختم نہیں ہوتا۔ تیل کی طاقت اور کعبے کے مذہبی پوتر پن نے ایسی نفسیات کو جنم دیا ہے جس کے مطابق تمام انسان سعودیوں کے علاوہ جانوروں سے بدتر بے زبان غلام ہیں جن کا جسم اور روح دونوں مالک کی ملکیت ہیں۔ باقی عرب جو سعودی نہیں بس کچھ ہی بہتر ہیں۔ اس چیز کا اندازہ ہر لحہ گفتگو کے دوران رہتا ہے جس میں سخت تذلیل آمیز الفاظ بلانے یا مخاطب کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ رہائش کے نام پر ایک "12 x "10 کا کمرہ دے دیا جاتا ہے جس میں چھ سے آٹھ انسان جانوروں کی طرح گھسا دیے جاتے ہیں۔ نہ کروٹ لینے کی جگہ اور نہ ہی بستر کبھی ٹھنڈا۔ صحت کی سہولیات کے نام پر الگ کھلواڑ کہ مزدور کو ہر خرچہ میں 20% سے زیادہ ادائیگی جیب سے دینی پڑتی ہے۔ جس تنخواہ پر معاہدہ کیا جاتا ہے وہ کبھی ادا نہیں کی جاتی۔ چھٹی کے دن کا حق بھی صرف مقامی مزدور کا ہے اور اوور ٹائم نام کی کوئی چیز موجود نہیں۔ اس پر ظلم یہ کہ مزدور ویزہ کے اجراء کی مد میں پیسے الگ اینٹھے جاتے ہیں۔ احتجاج اور یونین سازی کا حق تو سعودیوں کو خود بھی نہیں مگر اگر کوئی قسمت کا مارا ہمت کر کے نام نہاد لیبر کورٹ پہنچ بھی جائے تو فیصلہ کبھی اپنے حق میں نہیں کروا سکتا۔ شدید ذلت کے بعد بغیر بقیہ جات کی ادائگی کے اسے واپس اپنے وطن پھینک دیا جاتا ہے تا کہ باقی مزدور عبرت حاصل کر سکیں۔ ان حالات کی وجہ سے مزدور جو پہلے ہی اپنے ملک کے ناقابل برداشت حالات سے بھاگ کر کچھ کمائی کے لئے اس ملک پہنچتا ہے اپنا سر نیچے اور دماغ بند کر کے جانور کی طرح کام میں سالہا سال کیلئے جت جاتا ہے۔ گھریلو ملازمین جس اذیت ناک جہنم سے گزر رہے ہیں اگر کوئی بھی سن لے تو دہل جائے۔ یہ ملازمین دہرے تہرے استحصال کا شکار ہیں۔ سب سے پہلے ان کا پاسپورٹ کفیل یا مالک اپنے پاس رکھ لیتا ہے تا کہ کوئی اپنی مرضی سے یا مظالم سے تنگ آ کر کہیں جانے نہ پائے۔ مرد ملازمین جہاں صبح سے رات تک جانوروں کی طرح کام کرتے ہیں وہیں سعودی خواتین کی ہوس کا نشانہ بھی بنتے ہیں۔ ساتھ ہی اس جرم کی سر تن سے جدا ہونے کی سزا اعصاب پر مستقل سوار رہتی ہے۔ لونڈیوں کی منڈی لگا کر اپنی جنسی تسکین کرنا سعودیوں کا صدیوں سے محبوب مشغلہ رہا ہے جس کی جدید شکل مختلف ممالک سے مجبور اور غریب لڑکیوں کو آیا یا گھریلو ملازمہ کے نام پر سامان کی طرح درآمد کرنا ہے۔ اس کے بعد اس غریب کو دادا سے لیکر پوتے تک اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں اور حاملہ ہونے کی صورت میں فوری طور واپس بھجوا دیتے ہیں۔ حالات اس حد تک خراب ہو گئے کہ کچھ عرصہ پہلے انڈونیشیا اور فلپائن نے اپنی خواتین بھجوانی روک دیں۔ لیکن غربت کی بھٹی اور پیسے کی طاقت کچھ بھی کروا سکتی ہے۔ اس وقت بیشتر تیسری دنیا کے ممالک میں مجبور اور غریب گھرانوں کی لڑکیاں عربوں کی جنسی تسکین کے لئے سپلائی کرنے والے بیشتر مافیے دونوں ہاتھوں پیسے بٹور رہے ہیں۔ آخر کب تک مرد و عورت، مزدور و ملازم اس جہنم میں جلتے رہیں گے؟ کب تک مجبور انسان استحصال کی چکی میں پستا رہے گا؟ کب تک پیسے کی طاقت لاچاری و بیچارگی کا بلادکار کرتی رہے گی؟ جب تک یہ بین لاقوامی مزدور اپنے تباہ حال ممالک میں ایک سوشلسٹ انقلاب برپا کر کے اس انسانیت سوز سرمایہ داری کو جڑ سے اکھاڑ نہیں پھینکتے، جب تک سعودی مزدور باشعور ہو کر عالمی مزدور برادری کے ساتھ جڑت پیدا کرتے ہوئے سعودی عرب میں انقلاب برپا نہیں کرتا تب تک یہ سرمایہ داری اور اس کے ساتھ جڑے حیوان انسانیت کو اسی طرح تاخت و تاراج کرتے رہیں گے۔

دُنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ !

ایڈیٹر
قمرالزماں خاں

مُزدُورنَامہ

MAZDOOR NAMA

قیمت:10 روپے

پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کا ترجمان

اداریہ: مزدور راج کے سوا کوئی راستہ نہیں

اذیتیں ہیں کہ بڑھتی جا رہی ہیں، مسائل ہیں تو کم ہونے کا نام نہیں لیتے، تکلیفیں ہیں تو ایک سے بڑھ کر ایک۔ اس سماج میں ایک عام انسان کے لئے جینا عذابِ مسلسل بنتا جا رہا ہے۔ غریب محنت کشوں کے لئے زندگی اک آگ کا دریا ہے اور زندہ رہنے کے لئے اس آگ کے دریا کو روزانہ ڈوب کے پار کرنا پڑتا ہے۔ پر سکون محلات، عالی شان عشرت کدوں اور محفوظ آشیانوں میں رہنے والے حکمران کیا جانیں کے پاکستان کی 80 فیصد آبادی کن حالات میں جی رہی ہے! آئین کی بالادستی اور ترمیم در ترمیم، جمہوریت کی بقا، نا قابل تسخیر دفاع کے لئے اسلحہ کی ڈیلیں، میڈیا کی آزادی اور اس جیسے بے شمار ''مسائل'' کے حل کی ذمہ داری جوان کے کاندھوں پر آن پڑی ہے۔ انہیں کہاں فرصت کہ یہ سوچیں کہ غریب سے دو وقت کی روٹی بھی چھنتی جا رہی ہے۔ نون لیگ کی موجودہ مزدور دشمن حکومت تو مسائل کے حل کی ڈینگیں مارنے کے اہل بھی نہیں رہی۔ ان حکمرانوں کے شب و روز تو بس اپنی تجوریاں بھرنے کی فکر میں گزرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس ریاست کا بحران بھی گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اور تو غریبوں کو کیا دیں گے، جو حقوق یہ ریاست اور اس کا آئین محنت کشوں کو دیتے ہیں وہ بھی تو محنت کشوں سے چھین لئے جاتے ہیں۔ آج ہر ادارہ اپنے محنت کشوں کے لئے جیل خانہ بن چکا ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں مزدور چار چار، چھ چھ ہزار روپے ماہانہ پر کام کرنے کے لئے مجبور کر دیے گئے ہیں جب کہ حکومتی سطح پر کم از کم اجرت بارہ ہزار روپے ہے۔ پہلا سوال تو یہ جنم لیتا ہے کہ کیا حکومت جو اعلان کر دیتی ہے اس پر کوئی عمل بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب تلاش کرنے کے لئے کسی خاص کوشش کی ضرورت نہیں۔ بس اپنے اردگرد ایک نظر دوڑالی جائے تو جواب مل جاتا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کم از کم اجرت کتنی؟ اور پھر سوالات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے؛ کیا واقعی حکومتی سطح پر طے شدہ کم از کم اجرت زندگی گزارنے کے لئے کافی ہے؟ اور یہ اجرت طے کون کرتا ہے؟ اس کے لئے کون سے اشاریے مدنظر رکھے جاتے ہیں؟ جو لوگ یہ طے کرتے ہیں کیا وہ بھی اسی اجرت پر کام کرتے ہیں؟ اس اجرت کو طے کرنے والوں کی اجرت اور آمدن کن اصولوں کے تحت طے ہوتی ہے؟ اور ان افراد کو کیا مزدوروں نے یہ حق دیا ہے کہ وہ اس اجرت کا تعین کریں؟ کیا انہوں نے اس اجرت کے تعین سے قبل کسی مزدور کے ساتھ ایک دن گزارنے کی بھی کوشش کی ہے؟ کسی مزدور کے شب و روز سے آگاہی حاصل کرنے کی ضرورت بھی محسوس کی؟ اکثر سوالات کے جوابات مثبت نہیں ہیں۔ پھر یہ اجرت آٹھ گھنٹے کے کام کے لیے ہے جس میں ایک ہفتہ وار چھٹی بھی شامل ہے جبکہ ہر جگہ بارہ سے چودہ گھنٹے کام معمول بن چکا ہے اور ہفتہ وار چھٹی ختم ہو چکی ہے۔ یعنی حقیقی اجرت آدھی سے بھی کم ہو چکی ہے اور مہنگائی کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ ان بڑی بڑی گاڑیوں میں پھرنے والوں اور محلوں میں عیاشی کرنے والے حکمرانوں میں سے کوئی ایک بارہ ہزار میں اپنے گھر کا ماہانہ خرچ چلا کے تو دکھا دے۔ اس بارہ ہزار میں کھانے پینے کے اخراجات، بجلی، گیس اور پانی کا بل، بچوں کی فیس، علاج کے اخراجات، کپڑوں جوتوں اور دیگر لازمی ضروریات کا بجٹ ہی بنا کے دکھا دیں۔ یہ اعلان شدہ کم از کم اجرت مزدوروں سے ایک مذاق کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ کسی ایک کنبے کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے آٹھ گھنٹے روزانہ کام کی کم از کم اجرت بھی ایک تولہ سونا ماہانہ کے برابر ہونی چاہئے اور اسے مہنگائی کے ساتھ منسلک کیا جانا چاہئے۔ اداروں سے افسر شاہی کا خاتمہ ہونا چاہئے اور تمام تر انتظامی عہدیداروں کی اجرت کسی طور بھی ایک ہنر مند مزدور سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ سب ممکن ہے اور اسے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے حصول کے لئے ایک جدوجہد، ایک لڑائی کی ضرورت ہے۔ ہم مزدور ایک پلیٹ فارم پر متحدہ ہو کر ہی اپنے مسائل کے حل کی جدوجہد کو اجتماعی طور پر آگے بڑھا سکتے ہیں۔ یہ سرمایہ دار ہمیں رنگ، نسل، زبان، فرقے، قوم اور قبیلے میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے امیر اور غریب کے طبقاتی فرق کے خاتمے کی جدوجہد کرنی ہوگی۔ یہ کسی ایک ادارے کے مزدوروں کا نہیں بلکہ سب محنت کشوں کا مسئلہ ہے۔ یہ لڑائی صرف اسی وقت جیتی جا سکتی ہے جب موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر کے ایک سوشلسٹ انقلاب کے ذریعے مزدور کی حکمرانی قائم کی جائے اور امیر اور غریب کا طبقاتی فرق ختم کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ زندگی آسان بنانے کا کوئی راستہ موجود نہیں۔

غیر محفوظ مزدور

رپورٹ: بدر رفیق

پاکستان میں محنت کشوں کے حالات تو دگرگوں ہیں ہی مگر المیہ یہ ہے کہ ریاست محنت کشوں کے جو حقوق مانتی ہے وہ بھی ان کو دیئے نہیں جاتے۔ آئین اور قوانین کے رو سے جو حقوق محنت کشوں کو میسر آنے چاہئیں وہ محض آئین اور قانون کی کتابوں تک ہی محدود ہیں۔ کام کی جگہ پر دیگر مسائل کے ساتھ اس وقت ابھرتا ہوا مسئلہ مزدوروں کی سیفٹی کا ہے۔ کام کے دوران محض چند آلات کا استعمال مزدوروں کو چھوٹے بڑے بہت سے حادثات سے محفوظ کرسکتا ہے مگر منافع خوری کی ہوس اور مزدوروں کے حقوق کو غیر اہم سمجھنے کی وجہ سے اس پر کبھی دھیان ہی نہیں دیا جاتا۔ جس کی وجہ سے بے تحاشا حادثات مزدوروں کی جان لینے کا باعث بنتے ہیں یا ان حادثات میں مزدوروں کو شدید جسمانی نقصانات اور صدمات اٹھانے پڑتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کی جس ادارے، فیکٹری یا کارخانے کا مزدور کسی حادثے کا شکار ہو وہ ادارہ، فیکٹری یا کارخانہ اس کے نقصان کے ازالے کی کوشش کرے مگر یہاں تو گنگا ہی الٹی بہتی ہے اور عمومی طور پر یا تو حادثات میں مزدور اپنی زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں یا اگر زندہ بچ جائیں تو انہیں اپنے روزگار سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ ILO کی طرف سے مزدوروں کی حفاظت کیلئے دیا گیا قانون OSHA(Occupational Safety and Health Standards) ہے، جو مزدور کے استحصال کو تو نہیں روکتا بہرکیف جسمانی مشقت کے دوران مزدوروں کو جسمانی حفاظت کا ادنیٰ سا حق دیتا ہے۔ اس قانون کے مطابق ہر ریاست یا متعلقہ کمپنی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پاس کام کرنے والے مزدوروں کو تمام حفاظتی سامان جو کام کرتے وقت انکی حفاظت کیلئے ضروری ہے مہیا کرنے کی پابند ہو گی، جیسے کہ حفاظتی ٹوپی، حفاظتی بوٹ، حفاظتی بیلٹ، حفاظتی عینک اور کام کی نوعیت کے مطابق مختلف سامان حفاظت۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس قانون پر کسی حد تک عمل کیا بھی جاتا ہے جسکا مقصد مزدور کی حفاظت کرنا نہیں بلکہ مقابلہ بازی کیلئے اپنی کمپنی کی ساکھ بچانا ہوتا ہے۔ بہرحال پاکستان جیسے ملک میں جہاں سرمایہ داری اپنے اصولوں سے ہی ہٹ چکی ہے، مقابلہ بازی کی بجائے یہاں مافیا کا وجود ہے، غریبوں کے جنازے اٹھنا معمول ہے، بے روزگاری کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کمپنیاں اپنے منافع میں سے مزدوروں کی حفاظت پر خرچنے کو کیونکر ترجیح دیں گی؟ یہاں سیفٹی کے قوانین لاگو ہونا ایک جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس کا واضح اظہار ہمیں تعمیراتی شعبے میں نظر آتا ہے۔ پاکستان میں ہر چھوٹے تعمیراتی کام سے لیکر بڑے سے بڑے کام تک ٹھیکیداری نظام کا راج ہے۔ ٹھیکیداروں کو مزدوروں کی حفاظت پر خرچ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں، انہیں اپنا کام کم سے کم لاگت میں مکمل کر کے زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہوتا ہے، سیفٹی کے قوانین کے مطابق کام کرنے سے وقت بھی زیادہ لگتا ہے، لہٰذا کم سے کم وقت میں کام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مزدوروں کی جان جوکھوں میں ڈال دی جائے۔ کتنے ہی مزدور کام کے دوران مر جاتے ہیں یا اپاہج ہو کر خاندان کا سہارا بننے کی بجائے بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور، جو کہ موجودہ حکمرانوں کا گھر ہے، میں نشاط ہوٹل اینڈ امپوریم مال کے نام سے ایک 14 ایکڑ پر پھیلا تعمیراتی منصوبہ چل رہا ہے جو کہ پاکستان کے نامی گرامی سرمایہ دار میاں منشا (جو MCB کا بھی مالک ہے) کے کاروباری گروپ ''نشاط'' کی طرف سے لگایا گیا ہے۔ یہ منصوبہ جتنا بڑا ہے، اتنا ہی زیادہ مزدور اس میں استحصال کا شکار ہیں۔ ذرائع کے مطابق تقریباً 3 ہزار مزدور دیہاڑی پر کام کر رہے ہیں۔ جن کے پاس زندگی کی کوئی ضمانت نہیں، وہ ہر لمحہ اپنی جان پر کھیل کر اپنے خاندان کے بقا کیلئے کام کر رہے ہیں۔ جہاں سیفٹی کا سٹاف تک 315 روپے دیہاڑی پر رکھا گیا ہو ایسی جگہ مزدور کی حفاظت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں۔ اس تعمیراتی منصوبے پر کام کرنے والے مزدور سے ہفتے میں 84 گھنٹے مشقت کروائی جاتی ہے جبکہ ILO کے قانون کے مطابق اوقات کار ہفتے میں 48 گھنٹے مقرر کیے گئے ہیں۔ کوئی بھی بات کرنے یا سوال کرنے پر مزدوروں کو اس نوکری سے برطرف کر دیا جاتا ہے۔ وہاں کام کرنے والے مزدوروں نے اپنا نام نہ ظاہر کرنے کی بنیاد پر بتایا ہے کہ حفاظتی انتظامات کا یہ عالم ہے کہ مزدور کو دکھاوے کیلئے صرف ایک ہیلمٹ دیا جاتا ہے جسکی قیمت بھی مزدور کی دیہاڑی سے وصولی جاتی ہے۔ پرانی مشینری اور ناقص ہتھیار استعمال کیے جاتے ہیں، تا کہ منافع کی شرح میں اضافہ کیا جا سکے۔ بارش ہو یا تیز آندھی، دن ہو یا رات، دھند ہو یا پھر تپتی دھوپ، سیفٹی کے سٹاف کو کام رکوانے کا کوئی اختیار نہیں، ہر قسم کے نا مساعد حالات میں مزدور سے مشقت لیجاتی ہے۔ ایسے حالات میں کام کرنے کی وجہ سے روزانہ 30 سے 40 مزدور زخمی ہوتے ہیں اور صرف 2 سال کے دوران تقریباً 15 مزدور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، جو کہ کسی تعمیراتی پراجیکٹ میں بہت بڑی شرح ہے۔ اتنے بڑے منصوبے پر ایمبولینس تک موجود نہیں جو کہ کسی حادثے کی صورت میں زخمیوں کی ہسپتال تک پہنچا سکے اور سیفٹی کے سٹاف کو ان حادثات کی رپورٹ تک بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ سیفٹی کا سٹاف یوں لگتا ہے جیسے میاں منشا اور اسکے خاندان کے ذاتی پروٹوکول کیلئے رکھا گیا ہو۔ یہ محض ایک مثال ہے۔ کوئی شعبہ لے لیں، کسی فیکٹری یا کارخانے پر نظر دوڑا لیں، کہیں بھی جہاں مزدور اجرت پر کام کر رہے ہیں ان کے حالات کار کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں نظر آئے گا کہ ہر لحظہ مزدوروں کے سر پر موت منڈلا رہی ہوتی ہے۔ واپڈا اور پی ٹی سی ایل کے لائن مینوں کو سیفٹی بیلٹ میسر نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے ہر سال کئی لائن مین لائنز پر کام کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ فیکٹریوں کارخانوں کی بات کریں تو سیفٹی کے اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر مزدور فیکٹریوں میں بوئلر پھٹ جانے، پانچ روپے کا سوئچ تبدیل نہ کرنے پر کرنٹ لگنے، سیفٹی شوز، گلوز اور ہیلمٹ نہ ہونے یا اسی طرح کی دیگر وجوہات کی بنا پر مزدوروں کی اموات واقع ہو جاتی ہیں۔ کہیں بھی فرسٹ ایڈ کا سامان میسر نہیں ہوتا، یا اگر فرسٹ ایڈ کٹ ہو بھی تو اس کے درست استعمال کے لئے کوئی موجود نہیں ہوتا یا اسے محض دکھاوے کے لئے تالہ بند الماری میں رکھا جاتا ہے۔ آگ بجھانے کے آلات محض دکھاوا ہیں اور آگ لگنے کی صورت میں کوئی ایمرجنسی گیٹ مزدوروں کے نکلنے کے لئے موجود نہیں ہوتا۔ کراچی بلدیہ ٹاؤن سانحہ اس کی منہ بولتی مثال ہے۔ جس طرف نظر دوڑائیں یہی تصویر ہے۔ رنگ مختلف ہو سکتے ہیں، کہانی ایک ہے۔ سرمائے کی ہوس ہر طرف موت بانٹ رہی ہے۔ زندگی کا راستہ اس ہوس زدہ نظام کے خلاف جدوجہد میں ہے۔

بلوچستان فرنیچر مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی نئی کابینہ کی تقریب حلف برداری

کوئٹہ (حسن جان) 03 اپریل کو گورنمنٹ ہائی سکول اسحاق خان کوئٹہ میں بلوچستان فرنیچر ایسوسی ایشن کی نئی منتخب کابینہ کی تقریب حلف برداری منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی پی ٹی یو ڈی سی کے چیئرمین کامریڈ نذر مینگل تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد میر سرانجام دے رہے تھے۔ فرنیچر ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اویس ہدایت نے ادارے کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد کامریڈ نذر مینگل نے نئی کابینہ سے حلف لیا۔ ہزارہ سیاسی کارکنان کے رہنما نادر علی نے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے نو منتخب عہدیداروں کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ووڈ ورک کے مزدور اکٹھے ہو کر ہی اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ مزدوروں کی اصل طاقت ان کے اتحاد میں ہے۔ بلوچستان فرنیچر ایسوسی ایشن نے پہلی بار ووڈ ورک کے مزدوروں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے جو قابل ستائش ہے۔ تقریب کے مہمان خاص نذر مینگل نے خطاب کرتے ہوئے کہ حکمران طبقے نے مزدوروں اور محنت کشوں کو قومی، مذہبی اور لسانی بنیادوں پر تقسیم کیا ہوا ہے۔ حکمران طبقہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کے زوال کی وجہ سے بیروزگاری، مہنگائی، غربت اور پسماندگی کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے ہیں۔ ان مسائل کے گرد محنت کشوں کی کسی ممکنہ تحریک کو روکنے کے لیے مزدوروں کو مذہبی اور لسانی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکمرانوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے محنت کش طبقے کو اپنی یکجہتی کو قائم رکھنا ہوگا۔

سیالکوٹ، میڈ ریگال سپورٹس میں بونس کی بندش

سیال کوٹ (ناصر بٹ) میڈ ریگال سپورٹس میں پچھلے پانچ سال سے دانستہ طور پر بونس کی بندش کی گئی ہے جس کی وجہ سے محنت کش سراپا احتجاج ہے۔ انتظامیہ نے اس سال محنت کشوں کے دباؤ کی وجہ سے دو سال کے بونس کی ادائیگی کی مگر ابھی بھی تین سال کے بونس نہیں دیئے جا رہے۔ محنت کش رہنما عباس کے مطابق انتظامیہ کروڑوں کا منافع کما رہی ہے مگر صرف محنت کشوں کا خون نچوڑنے کے لئے یہ وقت پر بونس نہیں دے رہی۔ اگر کوئی محنت کش ملازمت چھوڑ کر کسی اور جگہ جانا چاہے تو پھر بونس اور دیگر واجبات ضبط کر لئے جاتے ہیں۔

فزیکل ایجوکیشن کے طلباء و طالبات کا روڈ بلاک احتجاجی دھرنا

فیصل آباد (بابو ولیم) 15 اپریل کو دوپہر 2 بجے فیصل آباد کی مصروف ترین شاہراہ عبداللہ پور پل کے چوک نزد ریلوے اسٹیشن کو فزیکل ایجوکیشن کے طلباء و طالبات نے 3 گھنٹے بلاک رکھا۔ حکومت پنجاب نے فزیکل ایجوکیشن کے طلباء کی 321 سرکاری ملازمتوں کو کم کر کے 60 سیٹیں مختص کر دی ہیں جس پر طلباء نے زبردست احتجاج کیا۔ سرکاری نمائندوں نے وعدے کیئے کہ جلد از جلد یہ مسئلہ حل کیا جائے گا۔ P.T.U.D.C کے اراکین نے بھی اس احتجاجی مظاہرے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یکجہتی کا اظہار کیا۔

فیصل آباد، واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک یونین (فیسکو) ریجنل ہیڈ کوارٹر میں نجکاری کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

فیصل آباد (بابو ولیم) شیڈول کے مطابق ہفتہ میں ہر بدھ وار نجکاری کے خلاف تالا بند ہڑتال اور احتجاجی مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ فیسکو ہائیڈرو الیکٹرک یونین نے 15 اپریل بروز بدھ کو سارے دفاتر میں تالا بندی رکھی۔ فیسکو ملازمین کی بڑی تعداد نے ریجنل ہیڈ کوارٹر فیسکو میں جمع ہو کر احتجاج ریکارڈ کروایا۔ احتجاج میں آئی۔ ایم۔ ایف IMF مردہ باد، ورلڈ بنک مردہ باد، امریکی سامراج مردہ باد، میاں منشا مردہ باد، نجکاری نامنظور نامنظور، مزدور اتحاد زندہ باد، کی پرجوش نعرہ بازی ہوئی۔ P.T.U.D.C کے کارکنان نے شرکت کی اور یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ ٹولیوں میں مزدوروں سے نجکاری، لوڈ شیڈنگ پر تفصیلی اور سیر حاصل گفتگو کی گئی

ریلوے کوارٹرز کو قبضہ مافیا سے چھڑایا جائے، یونین رہنماؤں کا مطالبہ

دادو (لیاقت علی ملک) پاکستان ریلوے ورکرز یونین دادو زون کا اجلاس زیر صدارت محرم علی بھنڈ میں ہوا جس میں یونین رہنماؤں اعظم کھوسو، حسین بخش پنھور، محمد اشرف لغاری سمیت دیگر بہت سے افراد شامل تھے۔ ریلوے ورکرز یونین کے ممبران نے شرکت کی، اجلاس میں ریلوے کالونی میں واٹر سپلائی، گھریلو گیس اور بنیادی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے ریلوے ملازموں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جبکہ ریلوے کالونی میں ریلوے ملازمین کے کوارٹرز پر قبضہ مافیا نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ریلوے کوارٹرز سے ناجائز قابضین کا قبضہ ختم کروا کر حقدار ریلوے ملازمین کو کوارٹرز دلائے جائیں۔ اس موقعے پر پاکستان ریلوے ورکرز یونین دادو زون کے صدر محرم علی بھنڈ نے کہا کہ ریلوے حکام نوٹس لیں بصورت دیگر احتجاج کیا جائیگا۔

ملتان: واپڈا کی نجکاری کیخلاف احتجاجی مظاہرے میں شریک محنت کش حکومت کیخلاف نعرے بازی کر رہے ہیں۔

نجکاری نے پی ٹی سی ایل اور مزدوروں کو برباد کر دیا، غزالی

VSS سکیم میں بھی ملازمین کو پنشن اور صحت کی سہولیات سے محروم کیا جا رہا ہے

ملازمین کی اے سی آر خراب بنا کر سالانہ ہزاروں روپے بونس سے محروم کیا جاتا ہے، گفتگو

سکھر (سعید خاص خیلی) PTCL لیبر یونین سکھر کے صدر غزالی APCA ہیلتھ ونگ سکھر کے جنرل سیکریٹری جناب کرم داد بگٹی اور پاکستان پوسٹ سکھر کے عہدیدار غلام مصطفیٰ میرانی نے مزدور نامہ کی اشاعت کو مزدور تحریک میں ایک اہم سنگِ میل قرار دیا۔ مزدور نامہ سے گفتگو کرتے ہوئے غزالی نے PTCL کے ملازمین کی حالتِ زار کے بارے بتایا کہ NCPG ملازمین کے فوت ہونے کے کئی ماہ گذرنے کے باوجود ابھی تک ان کے ورثاء کو بقایا جات ادا نہیں کئے گئے ہیں VSS ریٹائرمنٹ اسکیم کو پر اثر بنانے کے لئے ملازمین کے ساتھ اوچھے ہتھکنڈے اپنائے جا رہے ہیں۔ ملازمین کو ایسے ڈیپارٹمنٹس میں تعینات کیا جا رہا ہے جن میں ان کا کوئی کام نہیں ہے اور پھر ملازمین کی ACR خراب بنائی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ملازمین کو سالانہ بونس میں ہزاروں روپے کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ملازمین کا اپنے شہر اور گھر سے دور کے شہروں میں تبادلہ کیا جا رہا ہے تا کہ تنگ آ کر وہ VSS اسکیم کے تحت ریٹائرمینٹ لے کر چلے جائیں اور ان تبادلوں میں خواتین ورکرز کو بھی نہیں بخشا جا رہا۔ VSS اسکیم میں بھی ملازمین کو پینشن اور تا زندگی ہیلتھ کی سہولیات سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ایک وین ڈرائیور نیاز احمد کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسکو ریٹائرمینٹ پر 900,000 روپے ملے جس کے بعد اس نے اپنے روزگار کے لئے سوزوکی وین خرید کر چلانا شروع کر دی کچھ عرصے بعد اسکا ایکسیڈینٹ ہو گیا جس میں اسکی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور اب اس کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ وہ ان کا آپریشن کرا سکے اور PTCL اب اس کی کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں۔ اس طرح کے سیکڑوں کیسز ہیں جن میں ریٹائرمینٹ لینے والے انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نجکاری کے بعد سے PTCL کی کارکردگی کا گراف مسلسل نیچے جا رہا ہے 2008 میں 65000 ملازمین رکھنے والا ادارہ آج صرف 18000 ملازمین پر کھڑا ہے جبکہ مینجمنٹ کا ٹارگٹ 12000 ملازمین تک کرنے کا ہے۔

آل پاکستان پروفیسرز اینڈ لیکچرر ایسوسی ایشن کے احتجاجی مظاہرے

کالج اساتذہ کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے، کراچی، حیدرآباد، سکھر میں مقررین کا خطاب

کراچی، حیدرآباد (صدام، نمائندہ مزدور نامہ) سندھ پروفیسر اینڈ لیکچرر ایسوسی ایشن کراچی ریجن، حیدرآباد ریجن اور سکھر ریجن کے تحت آل پاکستان پروفیسرس اینڈ لیکچررز ایسوسی ایشن کی اپیل پر پورے ملک کی طرح کراچی، حیدرآباد اور سکھر پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ ان مظاہروں کی قیادت سپلا کے مرکزی صدر پروفیسر سید علی مرتضیٰ، سیکریٹری جنرل پروفیسر شیر خان سیلرو، سپلا کراچی ریجن کے صدر پروفیسر فیروز الدین صدیقی، جنرل سیکریٹری پروفیسر عامر الحق، سپلا حیدر آباد ریجن کے صدر پروفیسر شاہجہاں پنہور، جنرل سیکریٹری پروفیسر شاہد شیخ، سپلا سکھر ریجن کے صدر پروفیسر محمد ایوب مری، جنرل سیکریٹری پروفیسر شفقت جوکھیو نے کی۔ ان مظاہروں میں بڑی تعداد میں مختلف کالجز کے اساتذہ نے بھرپور شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے سپلا کے مرکزی صدر پروفیسر سید علی مرتضیٰ پروفیسر شیر خان سیلرو، پروفیسر فیروز الدین صدیقی، پروفیسر شاہجہاں پنہور، پروفیسر محمد ایوب مری و دیگر نے کہا کہ آج کا یہ احتجاج آل پاکستان پروفیسرس اینڈ لیکچررس ایسوسی ایشن کی اپیل پر کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد حکمرانوں کو کالج اساتذہ کے مسائل کے حل کی طرف توجہ دلانا ہے۔ سپلا کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ کالج اساتذہ کو ۷۵ فیصد انکم ٹیکس سے جو چھوٹ حاصل تھی کو بحال کیا جائے، کالج اساتذہ کو ایک گریڈ آگے ترقی دی جائے، تمام الاؤنسز کو بنیادی تنخواہ کا حصہ بنایا جائے جبکہ سندھ کے کالج اساتذہ سے امتیازی سلوک ختم کیا جائے

دنیا بھر کے محنت کشوں ایک ہو جاؤ
بلوچستان میں مزدوروں کا قتل عام اور ریاستی دہشت گردی فل فور بند کی جائے۔
منجانب: پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین (PT UDC) کراچی

کراچی: بلوچستان میں محنت کشوں کے قتل عام کیخلاف پی ٹی یو ڈی سی کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرے کا منظر

واپڈا محنت کشوں پر تشدد کیا گیا تو ریلوے نظام معطل کر دینگے، ملک سلیم

نجکاری سے بجلی کی قیمتوں اور لوڈ شیڈنگ میں مزید اضافہ ہونیکی طرف جائیگا، خطاب

اسلام آباد (نمائندہ مزدور نامہ) مورخہ 8 اپریل 2015 کو اسلام آباد پریس کلب میں نجکاری کے موضوع پر سیمنار رکھا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں آئیسکو کے مزدوروں اور انجینئرز نے شرکت کی۔ سیمنار کا مقصد مزدوروں کو نجکاری سے ہونے والے مظالم سے آگاہ کرتے ہوئے نجکاری کے خلاف جدوجہد کو منظم کرنا تھا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض اکرم بندہ زونل جنرل سیکرٹری ورکرز کنفیڈریشن نے ادا کیے۔ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کے مرکزی رہنما کامریڈ چنگیز ملک نے عالمی سطح پر ہونے والے واقعات اور مزدور جدوجہد پر بات رکھی اور پاکستان میں نجکاری سے ہونے والی بربادی اور محنت کشوں کے حالات زندگی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ نجات کا واحد حل مزدوروں کے نظریے "سوشلزم" ہے۔ کامریڈ نے مطالبات رکھتے ہوئے کہا کہ پہلی فرصت میں واپڈا کی مختلف کمپنیوں کو تحلیل کرتے ہوئے واپڈا کی واحدانیت کو بحال کیا جائے، IPP's کو فوری طور پر قومی تحویل میں لیتے ہوئے مزدوروں کے جمہوری کنٹرول میں دیا جائے۔ کارل مارکس کے نعرے "دنیا بھر کے محنت کشوں کی ایک ہو جاؤ!" کی افادیت پر بات رکھتے ہوئے مزید کہا کہ فوری طور پر واپڈا کی مزدور ایکشن کمیٹی قیام کی جائے جو دیگر اداروں کے مزدوروں کے ساتھ جڑت بناتے ہوئے نجکاری کے خلاف جدوجہد کو منظم کریں۔ دیگر مقررین میں دلاور شاہ صدر انجینئر ایسوسی ایشن، جاوید بلوچ چیئرمین آئیسکو ہائیڈرو یونین اسلام آباد، حاجی ظاہر گل جنرل سیکرٹری آئیسکو ہائیڈرو یونین اسلام آباد، عمار رشید AWP، قاضی نعیم احمد قریشی متحدہ مزدور محاذ، ملک مقبول جنرل سیکرٹری PTCL فیڈریشن، راجہ مسکین جنرل سیکرٹری یوٹیلیٹی سٹور یونین اور ملک سلیم رضا اعوان مرکزی صدر ریلوے لیبر یونین شامل تھے۔ مقررین نے تمام اداروں کو جوڑتے ہوئے مزدور دشمن نجکاری کی پالیسی کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف جدوجہد کا اعادہ کیا اور اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر نجکاری کے فیصلے کو واپس نہ لیا گیا تو 15 اپریل سے ہر بدھ والے دن آئیسکو میں آلات بند ہڑتال کی جائے گی، اور اس کے بعد گریڈز کو بند کرنے کی منصوبہ بندی پر عمل کیا جائے گا جس میں سب سے پہلے اسلام آباد سیکٹر G-5 میں موجود گریڈ کو بند کرتے ہوئے ایوانوں کی روشنیاں بند کی جائیں گی جیسا کہ 1968-69 میں ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ

(باقی بقیہ نمبر 12 صفحہ 7 پر)

راولپنڈی: پاکستان ریلوے کے محنت کش مزدور نامہ کے پہلے شمارہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

اریگیشن اینڈ پاور ایمپلائز یونین حب کا لسبیلہ میں احتجاجی مظاہرہ

سن کوٹہ اور الاؤنسز منظور کئے جائیں، عبدالواحد مینگل، گل محمد شیخ و دیگر کا خطاب

لسبیلہ (مزدور نامہ نیوز) 9 اپریل بروز جمعرات لسبیلہ پریس کلب حب میں اریگیشن اینڈ پاور ایمپلائز یونین حب نے اپنے چارٹر آف ڈیمانڈ کی منظوری میں تاخیر کے خلاف سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا۔ ایک روز قبل 8 اپریل کو یونین کے زونل صدر عبدلواحد مینگل اور چیئرمین گل محمد شیخ، سینئر نائب صدر عبدالستار واہوڈا اور دیگر عہدیداران نے اس سلسلے میں پریس کانفرنس بھی کی تھی جس میں سن کوٹہ کی بحالی اور الاؤنسز کی منظوری سمیت دیگر ڈیمانڈز کا ذکر کیا گیا تھا۔ 9 اپریل کو احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے مزدور رہنماؤں نے کہا کہ اریگیشن کے افسران کی نااہلی کی وجہ سے نہ صرف ملازمین پریشان ہیں بلکہ محکمہ بھی تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لسبیلہ کینال کی صفائی اور حب میں ملازمین کی رہائش کے لیے کالونی کی تعمیر کے لیے 4 ارب روپے کی خطیر رقم منظور کی گئی تھی۔ مگر نہ ہی کینال کی صفائی ہوئی اور نہ ہی ملازمین کے لیے مکانات تعمیر کیے گئے۔ اور اتنی بڑی رقم سیکرٹری اریگیشن اور ایکسین اریگیشن کی ملی بھگت سے اوارن میں زلزلے کے متاثرین کے نام پر ہڑپ کی جا چکی ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ لسبیلہ کینال کی حالت زار ادارے کے افسران کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بااثر افراد نے جگہ جگہ غیر قانونی کنکشن لگوا لیے ہیں جن سے سینکڑوں ایکڑ اراضی سیراب کی جاتی ہے جبکہ بڑے بڑے تالاب بنا کر ٹینکر مافیا کے ذریعے وافر مقدار میں پانی لسبیلہ کینال سے غیر قانونی طور پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے حب کی لاکھوں افراد کی آبادی پانی کی بوند بوند کو ترس گئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملازمین کے جائز حقوق کی ضمانت فراہم کی جائے اور کرپٹ افسران کا احتساب کیا جائے۔

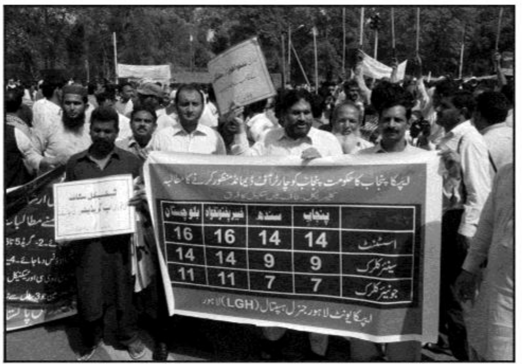
ایپکا پنجاب کا حکومت پنجاب کو چارٹر آف ڈیمانڈ منظور کرنے کا مطالبہ
پنجاب | سندھ | خیر پختونخواہ | بلوچستان
اسسٹنٹ | 14 | 14 | 16 | 16
سینئر کلرک | 9 | 9 | 14 | 14
جونیئر کلرک | 7 | 7 | 11 | 11
ایپکا یونٹ لاہور جنرل ہسپتال (LGH) لاہور

لاہور: آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن کے کارکنان چارٹرڈ آف ڈیمانڈ کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔

سوات، تحریک انصاف حکومت کی ریڑھی، رکشوں کیخلاف مہم

روزگار کی فراہمی کی بجائے مزدوروں سے روزگار چھیننے کا عمل قابل مذمت ہے

سوات: (سنگین باچہ) 2013 کی الیکشن مہم میں تحریک انصاف نے نئے پاکستان اور بے روزگاری کے خاتمے کے نعرے پر پختونخواہ میں لوگوں سے مایوسی کے ووٹ حاصل کئے اور اقتدار سنبھال کر یہ وعدے کئے کہ ہم نیا پختونخواہ بنائینگے۔ لیکن 2 سال گزر گئے اور نیا پختونخواہ تو دور کی بات ہے پرانے پختونخواہ کی شکل بھی بگاڑ دی گئی۔ لوگوں کو روزگار دینے کے بجائے ان سے خود روزگاری بھی چھینی جارہی ہے۔ ضلع سوات کے مختلف علاقوں سے لوگ روزگار کے تلاش میں منگورہ شہر کا رخ کرتے ہیں۔ جس میں سے زیادہ تر اپنے گھروں کے چولہوں کو گرم کرنے کے لئے ریڑھی لگا کر کاروبار کرتے ہیں۔ لیکن موجودہ حکومت نے ان سے روزی کمانے کا یہ ذریعہ بھی چھین لیا۔ اور منگورہ شہر میں ریڑھی لگانے پر پابندی لگادی۔ جس سے سینکڑوں لوگ روزگار ہو گئے ہیں اور ان سے جڑے ہوئے سینکڑوں خاندان متاثر ہوئے اور بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو بیروزگاری کے صفوں میں شامل کیا۔ اسی طرح منگورہ شہر میں رکشے جن کا نمبر سوات کا نہیں ہیں ان پر بھی پابندی لگائی گئی ہیں ان رکشوں کی تعداد کل تعداد کا 60-50 فیصد ہے۔ جس سے سوات میں بے روزگاری بہت بڑھ گئی ہیں اور لوگوں میں کافی بے چینی ہیں۔ اور متبادل کے طور پر کوئی روزگار مہیا نہ ہونے پر لوگوں میں تحریک انصاف حکومت کے خلاف شدید رد عمل پایہ جاتا ہے۔ اور لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ان کے زندگی اور موت کا مسلہ ہیں اور اگر انہیں روزگار نہیں دیا گیا تو وہ اپنا حق چھیننے کے لئے بہت جلد سڑکوں پر ہونگے۔

لاہور: ینگ ڈاکٹرز سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی و دیگر مطالبات کے حق میں احتجاج کرتے ہوئے

کراچی پورٹ ٹرسٹ میں ریفرنڈم، کے پی ٹی ورکرز یونین کامیاب

سازشوں، اور تعصبات کے باوجود نئی یونین نے 2575 ووٹوں کی سبقت حاصل کی

کراچی (جنت حسین) KPT میں مشرف دور سے لیکر اب تک یونائیٹڈ ورکرز فرنٹ ہی CBA رہی جو MQM کی حمایت یافتہ یونین تھی۔ کیونکہ پورٹ کی وزارت MQM کے پاس تھی اور اس شلٹر کے نیچے یہ بار بار آتے رہے۔ اس ادارے کے اندر ہزاروں ملازمین کو گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے فارغ کیے جا چکے ہیں۔ برتھیں امریکن اور دوسری کمپنیوں کو فروخت کر دی گئیں ہیں۔ الیکشن میں ووٹ کا حق صرف 4425 محنت کشوں کو تھا۔ فائر سروس اور واچ اینڈ وارڈ (سیکورٹی) کی محنت کشوں کو ووٹ کا حق نہیں دیا گیا۔ کیونکہ انکو لازمی سروسز کے کالے قانون کے تحت باہر رکھا گیا۔ KPT کے اندر 9 یونینز رجسٹرڈ ہیں مگر اصل مقابلہ 2 یونین کے درمیان ہوا۔ دیگر یونینز اپنی افادیت کھو چکی ہیں۔ 7 یونینز نے مجموعی طور پر 200 سے کم ووٹ لئے۔ جیتنے والی یونین نے 4046 ووٹ لئے۔ جن کا انتخابی نشان شاہین تھا۔ جبکہ دوسری نمبر پر آنے والی یونین نے 1850 ووٹ لئے جن کا انتخابی نشان اسٹار تھا۔ جیتنے والی یونین ایک نئی یونین ہے اور پہلی دفعہ ریفرنڈم میں شامل ہوئی ہے۔ یہ ریفرنڈم مئی 2013 کو چیلنج کیا گیا مگر ایک سازش کے ذریعے دو سال تک التواء کا شکار رہا اور آخر کار 19 مارچ کو انعقاد ہوا۔ KPT کے اندر یونینز کی سیاست ماضی میں ترقی پسند اور پروگریسو رہی ہے مگر اس وقت لسانیت، قومیت، برادری، ذات کے تعصبات نمایاں نظر آتے ہیں۔ مختلف ویلفیئر ایسوسی ایشنز جو علاقوں قومیتوں کے نام پر بنائی گئی ہیں نے ان یونینز کو سپورٹ کیا۔ ایک اور خاص بات کے KPT میں 8 یونینز پرانی ہیں مگر انکی قیادت خود ان کے راستے کی رکاوٹ بنی رہی۔ جیتنے والی یونین پرانی یونینز سے الگ ہو کر بنائی گئی جو نسبتاً نوجوان قیادت پر مشتمل ہیں۔ جس میں پیپلز ورکرز یونین اور دیگر یونینوں سے آنے والی محنت کش شامل ہیں۔ کیونکہ PPP کی مصالحت کی پالیسی کی وجہ سے نالاں تھے۔ CBA یونین کے بڑے مطالبات سن کوٹہ کی بحالی ورکرز کے رہائشی پلاٹ ورکرز کو مستقل کروانا اور نجکاری کے خلاف جدوجہد کرنا شامل ہیں۔ PTUDC ریفرنڈم جیتنے پر KPT ورکرز یونین کو مبارکباد دیتی ہے اور اس عزم کا اظہار کرتے ہے کہ محنت کش نجکاری کے خلاف لڑائی اور دوسرے ایشوز پر ایک ساتھ ملکر لڑینگے اور جیتے گے۔ سچے جذبوں کی قسم جیت محنت کش طبقے کی ہوگی۔

کراچی: ریلوے کالونی میں کچرے کے ڈھیر محنت کشوں کیلئے بیماریوں کا سامان اور حکمرانوں کی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت

ہوٹلوں، ورکشاپوں میں بچوں کے بیگار کیمپ ختم کرائے جائیں، جام ممتاز

معصوم بچوں سے 24 گھنٹے کی جبری ڈیوٹی لی جاتی ہے، جنسی استحصال اور تشدد کیا جاتا ہے

راجن پور کلاں (نمائندہ مزدور نامہ) راجن پور کلاں سمیت نواحی قصبات ڈیرہ مشیر، بدلی شریف، فتح پور پنجابیاں، اقبال آباد و دیگر میں قائم ہوٹلوں پر کم عمر بچوں سے زبردستی بیگار کا سلسلہ کئی سالوں سے جاری ہے جہاں بااثر ہوٹل مالکان بچوں کے والدین کو ایڈوانس کے نام پر کچھ رقم دیکر انہیں اپنے چنگل میں پھنسا لیتے ہیں اور انکے بچوں کو غلام بنا کر چوبیس چوبیس گھنٹے جبری ڈیوٹیاں لیتے ہیں اور ایک ماہ بعد بچوں کو صرف ایک دن کی چھٹی دی جاتی ہے۔ ان ہوٹل مالکان اور ہوٹل پر کام کرنے والے دیگر افراد کے ہاتھوں جنسی تشدد کے متعدد واقعات بھی منظر عام پر آچکے ہیں۔ مظالم سے تنگ آکر اگر کوئی بچہ کام چھوڑ کر بھاگ جائے تو یہ بااثر مالکان چوری جیسے الزامات لگا کر پولیس کی خدمات حاصل کر کے انکے والدین کو اٹھوا کر تشدد کا نشانہ بنواتے ہیں۔ والدین کے پاس رقم کی واپسی یا اپنے لخت جگر کو مالکان کے پاس بھیج کر اپنی گلو خلاصی کرانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا، جہاں پھر بچہ استحصال، ظلم و ستم اور جنسی تشدد کروانے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ سالہاسال سے جاری ہے مگر چائلڈ پروٹیکشن، چائلڈ لیبر سے متعلقہ ادارے چپ سادھے ہوئے ہیں۔ سماجی تنظیموں، یوتھ ونگ ویلفیئر ایسوسی ایشن، سٹی کونسل، راجن پور کلاں ویلفیئر ایسوسی ایشن، پیپلز ویلفیئر، پیپلز ویلفیئر ایسوسی ایشن کے راہنماؤں جام ممتاز، چوھدری کاشف کمبوہ، طیب کمبوہ، فیاض کھوکھر، فہد محمود ڈاہر، رئیس ارشاد اندھڑ، سردار طاہر نیاز، سکندر چانڈیو نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بچوں کے بیگار کیمپوں کو ختم کرا کے بچوں کے استحصال کے تمام طریقوں کا سدباب کرے۔ دریں اثناء حافظ غلام حسین، عزیز اللہ، حاجی رب نواز، نبی بخش سومرو، قاری شہزاد، رانا طارق، جام اسحاق، جام افتخار نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ محنت مزدوری کرنیوالے بچوں کا سروے کرایا جائے۔

کراچی: بی ڈبلیو پی ٹیکسٹائل ملز کراچی کے محنت کش اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔

پرائم ایمبر ائیڈری کے مزدور وحشت ناک زندگی گزارنے پر مجبور

خواتین روزانہ ساٹھ جوڑے اور مرد سو جوڑے بناتے ہیں، تنخواہیں انتہائی کم ہیں، رپورٹ

لاہو (عدیل زیدی) پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری ملک کی منافع بخش ترین صنعتوں میں سے ایک ہے اور ملکی معیشت میں کلیدی کردار کی حامل۔ لیکن جہاں یہ صنعت ہوشربا طور پر منافع بخش ہے ہیں وہیں اس صنعت سے تعلق رکھنے والے مزدوروں کے حالات وحشت ناک زندگی کی تصویر ہیں۔ پرائم ایمبر ائیڈری کوٹ لکھپت میں واقع ہے جہاں مرد و خواتین کے کپڑے بنتے ہیں۔ مزدوروں کی کل تعداد 25 ہے جبکہ کام دو شفٹوں میں ہوتا ہے۔ مشینوں کی کل تعداد 5 ہے جن میں سے تین خواتین کے اور دو مردوں کے کپڑے بناتی ہیں۔ ایک خواتین کی مشین پر روزانہ 60-40 جوڑے جبکہ مردوں کی ایک مشین پر روزانہ 100-80 جوڑے بنتے ہیں۔ ایک ہنر مند مزدور کی ماہانہ تنخواہ 12000 روپے جبکہ غیر ہنر مند مزدور کی تنخواہ ماہانہ 9000-8000 روپے ہے۔ فیکٹری تین سال سے کام کر رہی ہے اور ابھی تک کسی ایک مزدور کو بھی مستقل ملازمت دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ مزدوروں کا کہنا ہے کہ اس شدید بے روزگاری میں اتنی قلیل تنخواہ پر روزانہ 12 گھنٹے کام کرنا مجبوری ہے۔ اس مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مالکان نے آج تک تنخواہ میں ایک روپیہ کا اضافہ نہیں کیا۔ صبح سے رات تک کام کرنے کے بعد صرف کھانا کھانے کی ہمت بچتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی کام نہ بھائی دیتا ہے نہ اس کا کوئی وقت ہے۔ مہنگائی اتنی ہے کہ تنخواہ میں سے تقریباً 5000 روپیہ صرف پیٹ بھرنے میں نکل جاتا ہے۔ کچھ مزدور شہر سے باہر کے رہائشی ہیں اور ہر ماہ گھر آنے جانے کا خرچہ تقریباً 2000 روپے ہے۔ پیچھے جو پیسے بچ جاتے ہیں انہی پر گھر چلتا ہے۔ ایک بزرگ مزدور نے بتایا کہ مزدوری کرتے عمر کے 22 سال کٹ گئے۔ 2005ء میں تنخواہ اگر 10,000 تھی تو سونے کی قیمت 8000 تھی۔ آج تنخواہ وہیں کھڑی ہمارے زخموں پر نمک پاشی کر رہی ہے جبکہ سونے کی قیمت تقریباً 50,000 ہے۔ PTUDC کی ملک گیر کمپین ماہانہ تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر پر بات چیت ہوئی جس کو مزدوروں نے بھرپور سراہا۔

اسلام آباد: واپڈا کی نجکاری اور حکومتی مزدور دشمن پالیسیوں کیخلاف منعقدہ سیمینار میں قائدین سٹیج پر بیٹھے ہیں۔

آئی پی پیز ملکی معیشت پر بوجھ، نجکاری سے ادارے تباہ ہونگے، رمضان اچکزئی

تمام مزدور تنظیمیں واپڈا کے مزدوروں کی جدوجہد میں ساتھ ہیں، نور محمد، حاجی عزیز اللہ

کوئٹہ (عمران) 08 اپریل کو واپڈا ہائیڈرو یونین کی جانب سے خورشید لیبر ہال میں ایک سیمینار منعقد ہوا جس کا عنوان تھا، "واپڈا کی نجکاری اور اسکے معاشی مضمرات"۔ سیمینار کی صدارت پاکستان ورکرز فیڈریشن بلوچستان کے صدر رمضان اچکزئی کر رہے تھے۔ جبکہ مہمانوں میں حاجی عبدالغفار صدر ایگریکلچر انجینئر نگ ایمپلائز یونین، حاجی عزیز اللہ چیئرمین اریگیشن ایمپلائز یونین، کامریڈ نذر مینگل چیئرمین پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین، نور محمد کول مائنز فیڈریشن، فاروق ورکرز ویلفیئر بورڈ، یونس بلوچ لیبر سیکرٹری بی این پی، حاجی عصمت اللہ، ضیاالرحمٰن نادرا ایمپلائز یونین اور جنرل سیکرٹری پاکستان ورکرز فیڈریشن بلوچستان۔ سیمینار سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ حکومت بھی سابقہ حکومتوں کی سامراجی پالیسیوں ملٹی نیشنل کمپنیوں اور سرمایہ داروں کے مفادات کو آگے بڑھا رہی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں سے قرضے لے کر واپس انہی اداروں سے لئے گئے قرضوں کے سود ادا کئے جا رہے ہیں اور انہی کے ایما پر تمام قومی اداروں کو کوڑیوں کے مول بیچے جا رہے ہیں۔ ماضی میں جتنے بھی اداروں کی نجکاری ہوئی وہ ادارے آج تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ اگر واپڈا کو مکمل نجکاری میں دے دی گئی تو پورا ملک اندھیرے میں ڈوب جائے گا۔ ملک کی معیشت تباہ ہو جائے گی۔ آج آئی پی پیز ملک کی معیشت پر بوجھ ہیں۔ کے۔ الیکٹرک وغیرہ مختلف اخراجات کی مد میں حکومت سے اربوں روپے وصول کر رہے ہیں۔ مقررین نے بتایا کہ ماضی میں بھی واپڈا کے کارکنوں نے اپنے حقوق کے لیے جنگ لڑی۔ اب نجکاری کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہماری لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت نجکاری کی پالیسی واپس نہیں لیتی۔ مقررین نے اپنی اپنی تنظیموں کی طرف سے واپڈا کے محنت کشوں کو اپنی حمایت کا بھرپور یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم نجکاری کیخلاف لڑائی لڑتے ہوئے اس پالیسی کو شکست دیں گے۔

بقیہ 1

روزگار، رہائش، علاج معالجہ، ٹرانسپورٹ، بچوں کی تعلیم، گریجویٹی، پنشن سمیت تمام طے شدہ سہولیات اور مراعات فراہم کی جائیں۔ PTUDC کی قیادت نے مطالبہ کیا ہے کہ سیفٹی اور سیکورٹی کے ناقص بندوبست کی وجہ سے مزدوروں کی اموات اور زندگی بھر کی معذوری میں اضافہ ہونے کی وجہ حکومتی ناقص پالیسیاں اور قوانین ہیں، لہذا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کام کی جگہ پر ہلاکت کی صورت میں ایمپلائیر پر قتل عمد کا کیس درج کرکے لواحقین کو عمر بھر کے لئے کفالت کا نظام وضع کیا جائے۔ موجودہ لیبر کورٹس، این آئی آر سی، لیبر ویلفیئر بورڈز اور انکے ذیلی ادارے، ضلعی رجسٹرار ٹریڈ یونین وغیرہ ناقص، غیر موثر ہوکر صرف مالکان کے آلہ کار بن کررہ گئے ہیں۔ مزدوروں، مالکان اور سرکاری نمائندگان پر مشتمل جیوریوں کا ضلعی لیبر کورٹس کا بااختیار عدالتی نظام قائم کیا جائے۔ جو کسی تنازعے کو ہر حال میں ایک ماہ کے اندر نپٹانے کی پابند ہوں، دوران سماعت مزدوروں کو روزگار کا تحفظ، انتقامی کاروائیوں سے تحفظ، مکمل تنخواہ، طے شدہ مراعات اور عدالتی کاروائی، وکلاء کی فیسیز کی ذمہ داری مالکان پر ڈالی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ماہانہ اور سالانہ چھٹیوں اور اوورٹائم، اوقات کار، سیفٹی، کام کے ماحول، چائیلڈ اور بانڈڈ لیبر کے قوانین پر عمل درآمد کرانے والے موجودہ ادارے غیر موثر ہوچکے ہیں۔ ان اداروں کو نئے سرے سے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ پی ٹی یو ڈی سی نے کہا کہ پاکستان میں مزدوروں کے لئے جنگل کا قانون اور اندھیر نگری ہے۔ اسکے خاتمے کے لئے ٹریڈ یونیز، فیڈ ریشنز کو باہمی الحاق اور تعاون کی ضرورت ہے۔ جن اداروں میں ٹریڈ یونین نہیں ہے وہاں بنانے اور جہاں ہے وہاں دوسری ٹریڈ یونین رجسٹرڈ کرانے سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ نج کاری، ٹھیکے داری نظام، ناقص عدالتی سسٹم اور لیبر سے متعلقہ متروک ہوجانے والے اداروں کے معاملے میں محنت کشوں کی تنظیوں کو مل کر ملک گیر تحریک چلانے کی ضرورت ہے تاکہ سرمایہ داروں، عالمی سامراج اور حکمران طبقے کو مذموم اور مزدور دشمن اقدامات سے روکا جاسکے۔

بقیہ 2

کمپنیوں کو قرار دیتے ہوئے عالمی مزدور جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کی دعوت پر آئے ہوئے سوئس ٹریڈ یونین ”اونین“ کی مرکزی کمیٹی کے رکن فلورین ایش من اور سوئس سوشلسٹ پارٹی کے یوتھ ونگ کی راہنما مس اولیویا ایش من نے رحیم یارخاں میں پی ٹی یو ڈی سی کے ریجنل دفتر میں مرکزی جنرل سیکریٹری قمرالزماں خاں اور جنوبی ایشیاء کے سیکریٹری آدم پال سے گفتگو کرتے ہوئے یقین دلایا کہ پی ٹی یو ڈی سی کے ساتھ دنیا بھر کی مزدور تنظیموں، فیڈریشنز اور کنفیڈریشنز کا الحاق کرانے کے لئے پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کی کاوشوں کو عالمی سطح پر روشناس کرانے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ سوئٹزرلینڈ کے محنت کشوں کی طرف سے پاکستانی مزدوروں کی طرف بھائی چارے کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کا نعرہ ”ایک کا زخم، سب کا زخم“ عالمی مزدور تحریک کا نعرہ بنانے کی ضرورت ہے۔ مزدور تحریک کے عالمی اتحاد سے محنت کش طبقہ، سرمایہ دارانہ استحصال اور جبر سے نجات پاسکتا ہے۔ سوئس مزدور پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کی مزدوروں کے لئے جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس موقع پر، اپیکا، یونی لیور اتحاد ورکرز یونین، بحالی تحریک ڈس مس ورکرز یونی لیور، پاکستان ایلیمنٹری ٹیچرز ایسوسی ایشن، ورکرز ویلفیئر سوسائیٹی، ایمپلائیز ویلفیئر ایسوسی ایشن شیخ زائد میڈیکل کالج رحیم یارخاں سے تعلق رکھنے والے مزدور راہنما بھی موجود تھے۔ تقریب میں موجود مزدور راہنماؤں کو ”مزدور نامہ“ کی پہلی اشاعت سے آگاہ کرتے ہوئے مزدوروں کے اخبار کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔

بقیہ 3

ڈالی ہوئی تھی جس کو نکالنے کیلئے فیکٹری کا ملازم عدنان گیا اس نے ٹینک کا ڈھکن جو لکڑی کا تھا اس کو ہٹا کر اندر داخل ہوا تو ٹینک میں زہریلی گیس جمع تھی جس سے دم گھٹنے سے عدنان ٹینک کے اندر بے ہوش ہوگیا، عدنان کے باپ سلیم نے عدنان کو آواز دی جب اس نے نہیں سنا تو سلیم اسے دیکھنے ٹینک کے اندر جھانکا تو عدنان بے ہوش پڑا ہوا تھا جس پر سلیم نے چیخ پکار کی اور خود بھی اندر گھس گیا جس کے بعد اس کی حالت بھی غیر ہوگئی اس کو بچانے کے لیے مزید ملازمین عمران جتوئی، نواز اور سہیل بھی ٹینک میں گھس گئے ان کی حالت بھی زہریلی گیس سے غیر ہوگئی، اسی دوران اچار فیکٹری کا مالک مہتاب بھی ٹینک میں اتر گیا اس طرح چھ کے چھ افراد ٹینک کے اندر زہریلی گیس اور دم گھٹنے سے ہلاک ہوگئے، تاج محمد نے بتایا کہ فیکٹری کے ایک ملازم نے یہ مناظر دیکھ کر فیکٹری کے باہر جاکر شور شرابہ شروع کردیا، جس پر اللہ والا ٹاؤن کے قریب کھڑے افراد نے پولیس اور ریسکیو ادارے کو طلاع دی، پولیس کے مطابق یہ فیکٹری گذشتہ دس سال سے زائد عرصے سے قائم ہے

بقیہ 4

کو بیچ کر کھا رہے ہیں۔ اور اسمبلیوں میں بیٹھ کر کروڑوں کسانوں، مزدوروں کا استحصال کررہے ہیں۔ جبکہ اس نام نہاد جمہوریت میں اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں، ظلم اور ذیادتیوں کے خلاف محنت کشوں اور مظلوم طبقات کو پرامن احتجاج کرنے کا حق بھی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ محنت کشوں پر لاٹھیاں برسائی جاتی ہیں۔ اور جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہیے۔ ملک میں 95% آبادی مزدوروں اور کسانوں کی ہے، جن سے جان بوجھ کر پنگا لیا جارہا ہے۔ جو حکمرانوں کو بہت مہنگا پڑ جائے گا اگر حکومت نے کسانوں اور مزدوروں کے مسائل فوری حل نہ کیے تو 95% محنت کش بالادست طبقہ کو اقتدار کے ایوانوں سے باہر پھینک دیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گرفتار کسانوں کو فوری رہا کیا جائے۔ قائم کردہ مقدمات ختم کیے جائیں اور کسانوں کے تمام مطالبات فل فور منظور کیے جائیں۔

بقیہ 5

کی اور تحریک کو منظم بنیادوں پر چلانے کا عزم کیا، ریلی اولڈ کیمپس سے چلتے ہوئے جب پریس کلب حیدرآباد پہنچی تو ایک جلسے کی شکل اختیار کرگئی جہاں رہنماؤں نے شرکاء سے خطاب کیا۔ خطاب کرتے ہوئے گسٹا حیدرآباد کے صدر ضمیر احمد خان نے کہا موجودہ گورنمنٹ حیدرآباد کے ان تعلیمی اداروں کو این جی اوز کے حوالے کررہی ہے جو پہلے سے بہت زیادہ کامیاب اسکول ہیں اور خاص طور پر ان تمام اسکولوں میں بچوں کی شراکت سب سے زیادہ ہیں، سندھ حکومت نے تعلیمی اداروں کا بیڑا غرق کردیا ہے اور این جی اوز کو دینے کا مقصد بھی بیرون ممالک سے حاصل ہونے والی تعلیم کے لئے رقم کو ہڑپ کرنا ہے، دیگر خطاب کرنے والے رہنماؤں میں نعیم نورانی، سجاد خان، حبیب قریشی، وسیم راجپوت، حکیم سید عرفان علی، میڈم انعم، ا?صف قائم خانی، عامر جوکھیو، یونس محمد صالح، عبدالجبار، عطیہ قریشی، فردوس ناصر، محمد خان شامل تھے، آخر میں پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے رہنما راہول نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کے ان اقدامات کا بنیادی مقصد نجکاری کے لئے راہیں ہموار کرنا ہے، جس طرح صحت کی سہولیات کو عوام سے چھینا گیا ہے اس کی شروعات بھی بیسک ہیلتھ یونٹس کو این جی اوز کے حوالے کرنے سے کی گئی تھی اور آج یہ ان تعلیمی اداروں کی بھی اسی طرح نجکاری کرکے عوام سے یہ بنیادی حق چھیننا چاہتے ہیں، اگر حکومت اداروں کو چلانے کے قابل نہیں ہے تو انہوں چاہیے کے تعلیم، علاج کے ساتھ ساتھ اقتدار بھی این جی اوز کے حوالے کردے! آج پاکستان میں اکثریت ایسے بچوں کی ہے جو اسکول ہی نہیں جاسکتے

بقیہ 6

۔ اس لیے انکے اشارے کے مطابق افتخار چوہدری نے سوموٹو لیا اور سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ نجکاری غلط نہیں ہے لیکن نجکاری کے عمل میں بڑے پیمانے کی کرپشن ہوئی ہے۔ اگرچہ محنت کشوں میں نجکاری کی پالیسی کے خلاف شدید غم وغصہ پایا جاتا تھا مگر اسے عدالتی کاروائیوں کی بھیڑ چال میں ڈال کر زائل کردیا گیا 2008ء کے الیکشن میں پیپلز پارٹی کی حکومت بننے کے بعد اسٹیل مل کی تباہی کا دور شروع ہوا۔ پیپلز ورکرز یونین CBA منتخب ہوئی۔ جمہوری حکومت، ادارے کی انتظامیہ اور CBA نے بدترین کرپشن کی۔ جنرل ضیاء الحق کے لاڈلے اور پیپلز پارٹی کی گزشتہ حکومت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کے منتخب کردہ چیئرمین پاکستان اسٹیل معین آفتاب شیخ کے ذریعے العباس گروپ اور ریاض لال جی گروپ کو مصنوعات اونے پونے داموں اور ادھار پر بیچ دی گئیں۔ منافع بخش ادارہ تیزی کے ساتھ خسارے میں جاتا رہا۔ پیپلز پارٹی حکومت سے پہلے اس ادارے کے اکاؤنٹس میں 13 ارب روپے، 7 ارب کا تیار مال اور 6 ارب کا فضلہ (slag) موجود تھا لیکن جمہوریت، بیوروکریسی اور CBA کی ملی بھگت سے ’جمہوری‘ طریقے سے تمام اکاؤنٹس خالی ہوگئے۔ اس کے بعد محنت کشوں کی اپنی تنخواہوں سے جمع کیے گئے پراویڈنٹ فنڈ کے تقریباً لگ بھگ 20 ارب روپے، گریجوایٹی کے 30 سے 35 ارب روپے اور مختلف اکاؤنٹس سے پیسے لے لے کر تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا گیا۔ نوبت یہاں تک آگئی کہ 2011ء سے آج تک محنت کشوں کو چار چار، پانچ پانچ مہینے تنخواہ نہیں دی جاتی۔ اور پھر کئی کئی ماہ بعد بھیک کی طرح دس دس ہزار محنت کشوں کے اکاؤنٹس میں بھیجے جاتے ہیں۔ یوں ایک صحت منداور منافع بخش ادارے کو وینٹی لیٹر (بیل آؤٹ) پر لایا گیا۔ ان نوجوانوں کی طرح جنہیں بغیر ریگولر کیے گھر بھیج دیا گیا، ان نوجوانوں کا مستقبل بھی داؤ پر ہے۔ اس سارے عمل میں CBA خاموش تماشائی کا کردار اس لیے ادا کررہی ہے کیونکہ 2008ء سے 2014ء تک CBA خود لوٹ مار کے ذریعے ادارے کو تباہ کرنے والے ٹولے کا حصہ رہی ہے۔ باقی یونینز بھی ہر بار تنخواہ قریب آتے ہی محنت کشوں کو احتجاج کی دعوت دے کر صرف تنخواہ کے ایشو پر روڈ پر بٹھا کر بغیر نتیجے احتجاج ختم کردیتے ہیں یا قیادت خود نظر نہیں آتی۔ PTUDC موجودہ حکومت کی عمومی مزدور دشمن پالیسی کو مدِنظر رکھتے ہوئے آنے والے دنوں میں پاکستان اسٹیل کی ممکنہ نجکاری اور CBA سمیت تمام یونینز کی براہ راست یا درپردہ حکومتی حمایت کے پیشِ نظر پاکستان اسٹیل میں انقلابی جذبوں کے تحت پاکستان اسٹیل کے محنت کشوں کی مزاحمتی تحریک کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتی ہے۔ لیکن یہ مزاحمتی تحریک صرف اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب ادارے کے 13807 آن ڈیوٹی ملازمین کے ہمراہ 700 ڈیلی ویجز 258 کنٹریکٹ اور 472 آرٹیزن بھی اس سیاسی جدوجہد میں متحد اور تمام قومی، نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر ہوکر ملک کے دیگر اداروں کے محنت کشوں سے یکجہتی کی اپیل کرتے ہوئے انتظامیہ، حکومت اور ٹریڈ یونین اشرافیہ کے خلاف اعلان جنگ کریں۔

بقیہ 7

چوہدری، صدر ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ملتان ڈاکٹر کبیر، سابق جنرل سیکرٹری جہانگیر ریاض، سینیئر وائس پریذیڈنٹ حسن عباس، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر فیصل عزیز، ڈاکٹر عمران اور پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے آرگنائیزر ندیم پاشا نے کہا کہ پنجاب حکومت اور سیکرٹری ہیلتھ کی سازشی اور گھناونی پالیسیوں نے ینگ ڈاکٹرز کے مستقبل کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے اور ینگ ڈاکٹرز کا معاشی قتل عام جاری ہے۔ دوسری طرف سرکاری ہسپتالوں کی کمی اور معیاری اور مفت ادویات کی عدم فراہمی نے عام لوگوں کو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کے منہ میں جانے پر مجبور کردیا ہے۔ اور یہ سب پنجاب حکومت اور ہیلتھ کا کیا دھرا ہے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے ندیم پاشا، انعم رب، آصف لاشاری اور راول اسد نے احتجاجی دھرنے میں شرکت کی اور ینگ ڈاکٹرز کے شانہ بشانہ جدوجہد کرنے کا عہد کیا۔ احتجاجی دھرنے کے مظاہرین ہم نہیں مانتے ظلم کے ضابطے۔ لے کے رہیں گے، سروس سٹرکچر۔ جینا ہے تو لڑنا ہو گا۔ پنجاب حکومت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔

بقیہ 8

پرچم اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر نج کاری نامنظور، مزدوروں کی کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر کی جائے کے نعروں والے مطالبات درج تھے۔ ریلی کے شرکاء نج کاری، مزدور دشمن قوانین، سرمایہ دارانہ نظام، دہشت گردی مخالف نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرین میں پاکستان بھر کے تمام ریجنز سے بڑی تعداد خواتین اور نوجوان شامل تھے۔ ریلی فلیٹیز ہوٹل سے ہوتی ہوئی شملہ پہاڑی کے پاس پریس کلب پر پہنچ کر احتجاجی جلسے میں تبدیل ہوگئی جہاں پہلے سے ہی مسیحی کمیونٹی کے مظاہرین گرجوں میں بم دھماکوں سے ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف احتجاج کررہے تھے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے جلسے سے مسیحی برادری سے یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے زیر اہتمام نج کاری مخالف ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پی ٹی یو ڈی سی کے چیئرمین نذر مینگل، وائس چیئرمین غفران احد، سیکریٹری جنرل قمرالزماں خاں، مرکزی آرگنائیزر پی ٹی یو ڈی سی راشد خالد، فنانس سیکریٹری چنگیز، ڈاکٹر آفتاب، الیاس خان، پی آئی اے اسکائیز کے آرگنائیزر مجید شیخ نے کہا کہ مزدور دشمن پالیسی نج کاری کو فوری طور پر واپس لیا جائے، حکمرانوں کی نج کاری پالیسی کی وجہ سے ماضی میں جن اداروں کی نج کاری کی گئی تھی ان میں سے بیشتر ادارے بند ہوچکے ہیں، مزدوروں کی اکثریت کو نج کاری کے بعد ملازمتوں سے نکال دیا گیا اور بعد ازاں کنٹریکٹ لیبر کے ذریعے مزدوروں کا بے پناہ استحصال کیا گیا

بقیہ 9

بہاولپور کے جلیل منگلہ، پیپلز یوتھ ونگ ضلع رحیم یارخاں کے صدر خاور باجوہ، معروف انقلابی کارکن لالو بٹ سمیت متعدد مزدور تنظیموں کے راہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے بلوچستان میں مزدوروں کے قتل عام کے خلاف بینرز اٹھائے ہوئے تھے اور مزدوروں کے قاتلوں کی گرفتاری اور انکو قرار واقعی سزا دینے، بلوچستان، پنجاب اور وفاقی حکومت کے مستعفی ہونے، حفاظت پر مامورا ایجنسیوں کی غفلت اور بلوچستان میں پراکسی جنگ لڑنے والے نام نہاد دوست ممالک کے خلاف نعرے بازی کی۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ بلوچستان میں مزدوروں کا قتل عام بلوچ قومی تحریک کو کمزور بنانے کی ایک سازش ہے۔ غریبوں کے بچوں کو مارکر تنگ نظر قوم پرست پاگل پن کا ثبوت دے رہے ہیں۔ زیادہ قرائن یہ ہیں کہ بلوچستان لبریشن فرنٹ امریکی اور سعودی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لئے اجرتی قاتلوں کا کردار ادا کررہا ہے۔ کستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کے راہنماؤں نے کہا کہ ہر واقعے میں صرف مزدوروں کا قتل اور اموات ثابت کرتی ہیں کہ یہاں طبقاتی بنیادوں پر مصالحت یا مفاہمت ناممکن ہے۔ ایک طبقہ اور اسکے ایجنٹ محنت کش طبقے کو موت کی طرف دھکیلتے جارہے ہیں جبکہ محنت کش طبقے کو اپنی صفیں درست کرکے سرمایہ داری نظام اور تعصبات پر پنپنے والے نظریات کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا۔ سوشلسٹ انقلاب کے ذریعے ماضی کے تعصبات اور بربریت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ 10

تک تو مزدوروں کی تنخواہوں کی صورتحال بہت ہی پتلی تھی لیکن پھر محنت کشوں کی ہڑتال اور احتجاج کے باعث محنت کشوں کی تنخواہ دس ہزار روپے کردی گئی۔ ظاہر ہے کہ دس ہزار میں گھر کا چولہا نہیں جلتا اس لیے اوور ٹائم ضروری ہوجاتا ہے لیکن ستم تو یہ ہے کہ اوور ٹائم بھی محض 40 روپے فی گھنٹہ ہی دیا جاتا ہے۔ اس حساب سے اگر ہر محنت کش 12 گھنٹے بھی کام کرے تو تب بھی بمشکل 14800 ماہانہ ہی کما پاتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف ان محنت کشوں کی محنت کو نچوڑ کر کمپنی ماہانہ کروڑوں روپے کا منافع کمالیتی ہے۔ کمپنی میں cultus گاڑی کے لیے SF نام کی جو پروڈکٹ تیار ہوتی ہے اس کا ایک پیس 1200 روپے میں فروخت ہوتا ہے۔ اور ہر بارہ گھنٹے میں اس کے کم از کم 600 پیس تیار کیے جاتے ہیں۔ لیکن محنت کشوں کے حالات انتہائی قابل رحم ہیں۔ کوئی سالانہ بونس نہیں دیا جاتا۔ انتہائی سکلڈ یعنی ہنرمند مزدور جن میں پریس آپریٹر، لیتھ مشین آپریٹر، کوالٹی کنٹرول بھی شامل ہیں، انہیں بھی کسی قسم کی کوئی مراعات حاصل نہیں ہیں۔ کام کے دوران کسی بھی قسم کے حادثات کی صورت میں بھی فرسٹ ایڈ کے علاوہ کوئی میڈیکل کی سہولت میسر نہیں ہے۔ زخمی ہونے کے بعد میڈیکل ریسٹ کے دوران بھی تنخواہوں میں کٹوتی کرلی جاتی ہے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین (PTUDC) مطالبہ کرتی ہے کہ کمپنی ہذا میں سوشل سیکورٹی کارڈز کا اجرا کیا جائے اور محنت کشوں کی تنخواہ کم از کم ایک تولہ سونے کے برابر کرتے ہوئے دیگر ضروری مراعات کی فراہمی بھی یقینی بنائی جائے۔

بقیہ 11

بربریت ہے بلوچ لبریشن فرنٹ کی جانب سے اس قسم کی کاروائیاں بلوچ عوام کے حقوق کے لئے نہیں ہیں بلکہ انکے مخصوص آقاؤں کے لئے ہیں، ہم بلوچوں کے قومی حقوق کا احترام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہیں معاشی استحصال کا خاتمہ کرکے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے، دوسری قومیتوں کے مزدوروں کا قتل عام ناقابل معافی جرم ہے جسکی پرزور مذمت کرنی چاہیے، ہم محنت کشوں کو ایک دوسرے کے ساتھ یکجہتی کرنی ہوگی تاکہ تمام تر مسائل کو حل کیا جاسکے۔ بلوچستان میں یہ قتل عام طبقاتی یکجہتی کو ختم کرنے اور محنت کش طبقے کو تقسیم کرنے کی سازش ہے۔

بقیہ 12

کی لڑائی میں اپیکا ہمیشہ ثابت قدم رہی ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی کلرک مہنگائی کے تناسب سے اپنی تنخواہوں کے حوالے سے میں اضافہ کیلئے آج دھرنا دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت پچھلے سال ہونے والے معاہدہ کے مطابق اپنے کئے گئے وعدے بھی پورے کرے۔ جب تک اپیکا کی شنوائی نہیں ہوگی اور جائز مطالبات نہیں مانے جائیں گے ہم دن رات دھرنے میں بیٹھے رہیں گے۔ اپیکا کے دیگر مطالبات میں پچھلے سال 15% تنخواہوں کے اضافے 5% بقایہ جات، اس سال تنخواہوں میں 15% اضافہ، صوبہ پختونخواہ کی طرح گریڈ میں اضافہ اور ٹائم سکیل پروموشن شامل ہیں۔ رات گئے حکومتی نمائندگان کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہوگئے اور حکومت نے 15 دن کے اندر نوٹیفکیشن جاری کرنے کی یقین دہانی کرائی جس کے بعد دھرنا ختم کردیا گیا۔

بقیہ 13

ایگزیکٹو کے لئے لگژری گاڑیاں ہیں جبکہ محنت کشوں کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں۔ بغیر اوور ٹائم کے کئی کئی گھنٹے کام لیا جاتا ہے جب اوور ٹائم کا تقاضا کیا جاتا ہے تو چارج شیٹ کردیا جاتا ہے جبکہ ایک بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ پر پینتیس لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں اب تک بورڈ آف ڈائریکٹرز کی 72 میٹنگز ہوچکی ہیں جن پر کروڑوں روپے خرچ ہوچکے ہیں جبکہ ملازمین بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ اگر اب کسی ورکر کو چارج شیٹ کیا گیا یا کسی قسم کی زیادتی کی گئی تو پورے ملک کی گیس بند کردی جائے گی۔ احتجاج سے عبدالقیوم، صاحبزادہ بلال چشتی، یعقوب خان اور دیگر نے خطاب کیا PTUDC کے ساتھیوں نے احتجاج میں شرکت کی اور سوئی گیس کے ورکرز کے ساتھ ملکر جدوجہد کرنے کا عہد کیا۔ احتجاجی مظاہرین ہم نہیں مانتے ظلم کے ضابطے، جینا ہے تو لڑنا ہوگا، گو MD گو، ساڈا حق ایتھے رکھ کے نعرے لگا رہے تھے۔

بقیہ 14

مبشر خان، شیخ شاہد اور دیگر نے کہا کہ ن لیگ کی حکومت اپنے حواریوں کی جیبیں گرم کرنے کے لیے واپڈا کا ادارہ اونے پونے داموں انہیں دینا چاہتی ہے مگر واپڈا کے انقلابی محنت کش ایسا نہیں ہونے دینگے۔ حکمران طبقہ اپنی ناکامیوں کا ملبہ محنت کشوں کے کاندھوں پر ڈالنا چاہتا ہے، نجکاری کی صورت میں بڑے پیمانے پر ڈاؤن سائیزنگ کی جائے گی، محنت کشوں کے پاس پہلے سے جو سہولتیں موجود ہیں انہیں واپس لیا جائے گا۔ سیفٹی کی عدم دستیابی کے باعث ہلاک ہوجانے والے محنت کشوں کی تعداد میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوگا۔ اس حکومت کا نصب العین سرمایہ دارانہ پالیسیوں پر تیزی سے عملدرآمد ہے۔ جن کا تقاضا ہے کہ واپڈا سمیت دیگر قومی اداروں کی نجکاری کی جائے جس کے لئے ڈاؤن سائیزنگ اور چھانٹیوں سمیت کنٹریکٹ لیبر کے معاملات کو تیزی سے آگے بڑھایا جائے گا۔ عوام ماضی میں کی گئی نجکاری کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور اب لوڈشیڈنگ کے خاتمے کے نعرے کے تحت بجلی کے شعبے کی مزید نجکاری کی جارہی ہے۔ بجلی کے کے مزدور اس سازش کو ناکام و نامراد بنانے کے لئے ناقابل مصالحت جدوجہد کرینگے، اور نجکاری کے کسی بھی حربے کو کامیاب نہیں ہونے دینگے چاہے وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا جھانسہ ہو ورکرز کو شیئرز ہولڈر بنانے کی دھوکا دہی ہو۔ نجکاری کے خاتمے تک اب ہمارا احتجاج جاری رہے گا

بقیہ 15

مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے PTUDC کے مرکزی جوائنٹ سیکرٹری ماجد میمن نے کہا کہ سانحہ تربت ایک بھیانک واقعہ ہے اور قوم پرستی کی آڑ میں غریب اور نہتے محنت کشوں کا قتل ایک بزدلانہ کاروائی ہے۔ بلوچستان کے قومی حقوق کی جنگ کو پراکسی وار میں تبدیل کرنے سے نہ تو بلوچستان کا محنت کش طبقہ اپنے حقوق حاصل کرسکتا ہے اور نہ ہی عوامی معیار زندگی بہتر ہوسکتا ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ ہم بلوچستان کے قومی وسائل کی لوٹ مار کی شدید مذمت کرتے ہیں اور بلوچوں کے حق خود ارادیت کا احترام کرتے ہیں مگر اس طرح کی کاروائیاں صرف اور صرف بلوچستان کے عوام میں مایوسی اور بدظنی پیدا کرنے کے علاوہ اور کوئی اثرات مرتب نہیں کرسکتیں۔ اور یہ قوم پرستی اور ریاستی دہشت گردی ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ دیگر مقررین نے کہا کہ ہم کسی خاص قوم کے محنت کشوں کے حق میں احتجاج کرنے نہیں آئے کیونکہ محنت کشوں کی کوئی قوم اور ملک نہیں ہوتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا کے محنت کشوں کے بنیادی مسائل اور مشکلات ایک ہی ہیں اور انکا حل بھی مشترکہ جدوجہد میں ہی ہے

بقیہ 16

مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے میں PTUDC سمیت دیگر مزدور تنظیموں کے نمائندوں اور کارکنان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے پی ٹی یو ڈی سی کے فنانس سیکریٹری کامریڈ چنگیز نے کہا کہ دہشت گردی اس وقت اس ملک کا سب سے بڑا ناسور بن گئی ہے۔ جو مزدوروں طبقے کو نگل رہی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا بلوچستان میں کام کرنے والے مزدوروں کی حفاظت اور سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے مزدوروں تنظیموں کی طرف سے مطالبہ کیا کہ مزدوروں کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مظاہرین نے اس موقعہ پر حکومت کے خلاف نعرے بازی بھی۔ مظاہرے کے شرکاء نے مختلف بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر سانحہ تربت کے شہدا کے ساتھ اظہار یکجہتی کے نعرے درج تھے۔ مظاہرے میں ریلوے لیبر یونین کے سیکرٹری جنرل راجہ عمران، پروگریسو یوتھ الائنس ایریڈ یونیورسٹی کے آرگنائزر کامریڈ امین، پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر راولپنڈی سٹی کے صدر کامریڈ اسحاق میر، پی وائے اے شمالی پنجاب کے آرگنائزر کامریڈ آصف رشید، کامریڈ ایجاز (واپڈا) کامریڈ مجتبی (بی این ٹی) کامریڈ ناصر (پی ٹی یو ڈی سی) اور کامریڈ عامر رضا اور دیگر کامریڈز نے شرکت کی

بقیہ 17

سے کئی ورکر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور کئی ورکر اپنے جسم کے کئی اہم حصے ضائع کر بیٹھے ہیں۔ یونی لیور انتظامیہ کو ان معاملات میں کوئی دلچسپی نہ ہے بلکہ ورکرز کو مختلف طریقے سے حراساں کیا جاتا ہے اور جب دل کرتا ہے اُنہیں نوکری سے برطرف کردیا جاتا ہے۔ لیبرز کے تمام محکمے اور لیبر کورٹس خاموش ہیں یونی لیور نے ان محکموں کو خریدا ہوا ہے اگر کوئی ورکر اپنے حقوق کی آواز لے کر لیبر کورٹ میں چلا بھی جاتا ہے تو دو سال کے بعد لیبر کورٹ کا جج کہتا ہے کہ ہمیں سننے کا اختیار نہیں ہے۔ یونی لیور پر ایک مخصوص اور کرپٹ ٹولا قابض ہے جو کمپنی کی گڈ بک میں ہے اگر کوئی ورکر اپنے حقوق کے لیے آواز اُٹھاتا ہے احتجاج کرتا ہے تو کمپنی کا یہ ٹولا اُن پر ڈنڈے برساتا ہے اور جھوٹی FIR بنوا کر اُن کو ڈسمس کروا دیا جاتا ہے خواہ وہ کتنا بھی پرانا ورکر ہو اُسکی جگہ پر اپنی من پسند کے لوگ اور اپنے رشتے دار بھرتی کر دئیے جاتے ہیں۔ اس طرح ورکرز کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ یونی لیور کے ورکرز کی آنکھوں میں ایک خوف ہے ایک دہشت پھیلی ہوئی ہے ان کو زبردستی اُوور ٹائم پر روکا جاتا ہے اور جو ورکر نہ رکے، ٹھیکدار اُس کو زبردستی نوکری سے فارغ کردیتا ہے۔ یونی لیور کی پروڈکٹ میں اب وہ معیار نہیں رہا کیوں کہ یونی لیور اپنی فیکٹری کے علاوہ لوکل فیکٹری سے اپنا مال کم قیمت میں بنوا رہے ہیں جس کا کوئی معیار نہیں۔ مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ یونی لیور برطرف مزدوروں کو فوری طور پر بحال کرے۔ سولہ سو سے زائد کنٹریکٹ مزدوروں کو مستقل کرکے تمام مراعات دی جائیں۔

بقیہ 18

لعنتوں میں پھنسا ہے اب جبری مشقت کے ذریعے اس سے زندہ رہنے کا حق بھی چھینا جارہا ہے۔ اس وقت تقریباً تمام سرمایہ دار محنت کش کو چند ہزار روپے ایڈوانس کے عوض دے کر اس سے دستخط شدہ خالی چیک اور اسٹامپ لے رہے ہیں۔ اس سے محنت کش کے گلے میں غلامی کا طوق لٹکا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے محنت کش کسی قسم کے حق کی بات نہیں کرسکتا حتیٰ کہ دوران ملازمت محنت کش کی تنخواہ سے ہر ماہ یہ ایڈوانس کی رقم اقساط کی صورت میں کاٹ لیتے ہیں۔ پی ٹی یو ڈی سی مطالبہ کرتی ہے فوری طور پر تمام متاثرہ محنت کشوں کو حکومت فوری طور پر اس بے رحمانہ جال سے چھڑاتے ہوئے ان کا سدباب کرے۔ اور ایسا کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے اگر حکومت بھی سرمایہ داروں کے تلوے چاٹے گی تو پھر محنت کش اپنی تقدیر خود لکھیں گے جس کے بعد ساری صورتحال کی ذمہ داری حکومت کی ہوگی۔

بقیہ 19

انتظامات کی بنا پر کاروائی کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین، ضلعی لیبر ایکشن کمیٹی رحیم یارخاں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے پر حمزہ شوگر ملز انتظامیہ پر قتل کا مقدمہ درج کیا جائے تاکہ روزمرہ کے خونی واقعات اور اسکے ذمہ دار ناقص سیفٹی نظام کی اصلاح کے لئے مالکان اور انتظامیہ پر دباؤ آسکے۔

بقیہ 20

ہے۔ اس شہر میں فرعونیت کے پہاڑ آئے روز ڈھائے جاتے ہیں لیکن کوئی پرسان حال نہیں۔ انہی تاریکیوں میں فارورڈ سپورٹس کے محنت کشوں نے نئے چراغ جلانے کی جستجو کی جس کی وجہ سے دیگر تمام صنعتوں کے محنت کشوں کے لئے اہم مثال قائم ہوئی ہے۔ فارورڈ سپورٹس اس وقت اپنی برآمدات اور منافعوں کے لحاظ سے سیالکوٹ کی سب سے بڑی فیکٹری ہے۔ اپنے حجم کی وجہ سے فارورڈ یہ دو حصوں فارورڈ گیئرز اور فارورڈ سپورٹس پر مشتمل ہے۔ اس فیکٹری کے مین یونٹ میں ملازمت عام محنت کش کے لئے کسی خواب سے کم نہیں کیونکہ نسبتاً باقی فیکٹریوں کی نسبت یہاں محنت کشوں کو مستقل ملازمت اور مختلف الاؤنسس کی مد میں مراعات حاصل ہیں۔ یہاں محنت کشوں کی یونین قائم ہے لیکن روایتی ٹریڈ یونین قیادت کے طور پر انتظامیہ سے گفت وشنید کے ذریعے مسائل حل کروانے وزیادہ ترجیح دیتی رہی ہے۔ لیکن رواں ماہ جب انتظامیہ کی طرف سے محنت کشوں کی یونین کو توڑنے کے لئے ایک نئی یونین کھڑی کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلے میں محنت کشوں سے جراً نئی انتظامیہ کی یونین کی ممبر شپ فارم بھروائے جانا شروع کیے جانے پر جب چند محنت کشوں نے انکار کی تو انتظامیہ کی طرف سے مینیجر زرار بٹ نے ان کو دھمکانا اور گالی گلوچ کرنا شروع کردی جس پر محنت کشوں نے احتجاج شروع کردیا اس احتجاج کا دائرہ کار دیگر ڈیپارٹمنس میں پھیلتا ہوا اپنے مطالبات کے حصول کے لئے ہڑتال کا راستہ استعمال کیا۔ محنت کشوں کے مطالبات میں، مینیجر زرار بٹ کی برطرفی کے ساتھ پچھلے چند ماہ سے بند واجبات کی فوری ادائیگی اور تنخواہوں میں اضافہ شامل تھے۔ پہلے انتظامیہ نے روایتی طور پر احتجاج کو ختم کرنے کی کوشش کی مگر ایک دن جب پوری فیکٹری میں محنت کشوں نے کام بند کردیا تو اس پر انتظامیہ نے گھٹنے ٹیکے دیے اور محنت کشوں کے مطالبات کو تسلیم کیا۔

بقیہ 21

میں حصہ لینے کے لیے مدعو کیا گیا جس میں پیرامیڈیکل ایمپلائیز ایسوسی ایشن کی طرف سے راجہ رفیق پنہور، میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن دادو کے عباس سہاگ، وکلا برادری، صحافی برادری سے نظام شیخ، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین سے کامریڈ انور پنہور اور پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک سینٹرل لیبر یونین دادو کی طرف سے زونل چیئرمین نظیر احمد پنہور، ڈویژنل چیئرمین محمد وریل میرانی، ڈویژنل سیکریٹری عبدالحمید جمالی، سیکریٹری سب ڈویژن دادو 2 طفیل پنہور، چیرمین سب ڈویژن دادو 1 محمد عرس میمن، ڈویژنل چیئرمین کنسٹرکشن منیر احمد کوریجو، سیکریٹری دادو سب ڈویژن جی ایس او زاہد حسین بلوچ نے اپنے خطاب میں کہا کہ واپڈا سمیت دیگر قومی اداروں کی نجکاری مزدور طبقے کے لیے ایک موت کا پیغام ہے، نجکاری کے فیصلہ کو فی الفور واپس لیا جائے، طاقت مزدور طبقے کے پاس ہے مگر حکمران اپنی مستی میں مگن ہیں ان کو بتانا ہوگا جب ان کی بجلی یکسر بند ہوجائیگی۔

بقیہ 22

بیچ دیا گیا۔ یوں ایک منافع بخش سرکاری ادارے کو برباد کردیا گیا۔ اس نجکاری کی وجہ سے ڈاؤن سائزنگ کا آغاز ہوا اور آج صرف 25 ورکر بچے ہیں۔ میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن پاکستان کی پہلی سٹیل مل تھی جو 180 ایکڑ پر مشتمل تھی۔ اس کے دو حصے تھے۔ وائرز پلانٹ اور دوسرا مل پلانٹ۔ وائرز پلانٹ یونس ٹکسٹائل کو فروخت کردیا گیا جبکہ دوسرے حصے کی بھی فروخت کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ وہ محنت کش جنہوں نے اپنی زندگی کے 30 سال اس ادارے کو دیے آج ان کے حالات اس قدر خراب ہیں کہ انہیں 3 ماہ سے تنخواہ ہی نہیں دی گئی۔ اس وقت جب ان محنت کشوں کے بچے جوان ہوگئے ہیں، بیٹیاں شادی کی عمر میں پہنچ گئیں، ان کو خالی ہاتھ کردیا گیا۔ گھروں میں فاقوں کی نوبت آن پہنچی ہے۔ ایک محنت کش نے بتایا کہ اس کے محلے کے دکانداروں نے ادھار دینا بھی بند کردیا ہے۔ وہ اپنے تمام عزیز واقارب کا مقروض ہوکر رہ گیا ہے۔ یہی حالت باقی مزدوروں کی ہے۔ جو محنت کش ریٹائر ہوگئے ہیں ان کے واجبات ابھی تک ادا نہیں کیے گئے۔ نجکاری کے مضر اثرات کا اندازہ اس ادارے سے ہی بخوبی لگایا جاسکتا ہے جس کے محنت کشوں کو بالآخر فاقوں پر مجبور کردیا گیا۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین (PTUDC) حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن کے محنت کشوں کے واجبات فوراً ادا کیے جائیں۔ مالکان نے ادارے کو صرف برباد کیا ہے لہذا ادارے کو قومی تحویل میں لیتے ہوئے اسے بحال کیا جائے۔ ویلفیئر فنڈ اور پروویڈنٹ فنڈ کی رقم جو مالکان ہڑپ کر چکے ہیں اس کو نہ صرف واپس لیا جائے بلکہ پاکستان میں موجود باقی سٹیل ملوں کے منافع کو مدنظر رکھتے ہوئے منافع بھی ادا کیا جائے۔ محنت کشوں کی عمر بھر کی کمائی ہڑپ کرنے والوں کی جائیدادیں ضبط کی جائیں اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ محنت کشوں کی تنخواہیں جرمانے کے ساتھ ادا کی جائیں۔ PTUDC پاکستان کے محنت کشوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن کے محنت کشوں کا ساتھ دیں اور ان کی جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔

بقیہ 23

انتہائی کسمپرسی کی حالت میں اپنی روزی روٹی کمانے پر مجبور ہے۔ اور حکومت کے اعلان کردہ کم از کم تنخواہ 12000 روپے پر بھی ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوسکا ہے۔ انتظامیہ کے ان تمام مظالم کے خلاف بالآخر محنت کشوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے اور وہ بڑی تعداد میں گزشتہ دو ہفتوں سے کمپنی گیٹ پر سراپا احتجاج ہیں۔ مختلف سماجی اور سیاسی شخصیات نے انتظامیہ اور مزدوروں کے درمیان مذاکرات کروانے کی کوششیں کی ہیں مگر تا حال مزدور اپنے مطالبات پر فوری عملدرآمد ہونے تک اپنی جدوجہد سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین (PTUDC) محنت کشوں کو اس عظیم جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتی ہے اور ہر فورم پر محنت کشوں کی مکمل حمایت کی یقین دہانی کراتی ہے۔

بقیہ 24

کو نیب آفس میں طلب کرلیا ہے۔ یونین کے عہدوں پر محنت کشوں کا حق ہے لیکن ادارے میں اس پر سرمایہ دار قابض ہیں۔ گڈانی شپ بریکنگ لیبر یونین پچھلے 20 برسوں سے ایک مافیا کے طور پر یونین پر مسلط ہے۔ ادارے میں ہزاروں مزدور بنیادی صحت کی سہولیات سے بھی محروم ہیں اور کام کے دوران کسی قسم کے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں کیے جاتے جس کی وجہ سے بہت سے مزدور جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔ صرف گزشتہ تین سالوں میں 60 افراد کام کے دوران جہاز سے گر کر ہلاک ہوچکے ہیں۔ اور ان ہلاک ہونے والے 60 محنت کشوں کے لیے جاری کردہ 3 کروڑ کی ڈیتھ گرانٹس کی رقم لیبر افسران اور پاکٹ یونین نے ہڑپ کرلی ہے۔ اگر کبھی کچھ مزدور یونین کے الیکشن کے حوالے سے کوششیں کرتے ہیں تو انہیں پولیس اور دیگر ذرائع استعمال کرکے گڈانی بدر کردیا جاتا ہے۔

بقیہ 25

فرنٹ نے اس قتل عام کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ اس سانحہ کے خلاف پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اسکی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ رحیم یارخاں میں احتجاجی مظاہرہ ریلوے چوک پر کیا گیا جس میں متعدد مزدور تنظیموں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے سرخ درانتی ہتھوڑے والے پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور مزدوروں کا قتل عام بند کرو۔ مالک بلوچ مستعفی ہو کے نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے۔ مظاہرین نے کہا کہ بلوچستان میں زدوروں کا قتل عام کھلی بربریت ہے، مالک بلوچ مستعفی ہو۔ مظلوم قوموں کے محنت کشوں کو دیگر قوموں کے محنت کشوں سے نفرت کی بجائے یک جہتی کا راستہ اختیار کرکے ہی قومی حقوق حاصل کرسکتے ہیں۔ سرائیکی خطے میں صنعتیں لگائی جائیں روہی کی زمینیں مقامی بے زمین ہاریوں کو دی جائیں۔ بلوچوں کے قومی حقوق کا احترام کرتے ہیں مگر دوسری قومیتوں کے مزدوروں کا قتل عام ناقابل معافی جرم ہے، مذمت کرتے ہیں۔ مزدوروں کے قتل عام پر حکمرانوں کی سرد مہری انکے طبقاتی تعصب کی آئینہ دار ہے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین کے زیر اہتمام، سرآب ڈیم، تربت میں کام کرنے والے 20 مزدوروں کے قتل عام کے خلاف احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے سیکریٹری جنرل قمرالزماں خاں، ریجنل سیکریٹری پی ٹی یو ڈی سی حیدر چغتائی، صدر ڈسٹرکٹ بار کونسل مجید مصطفائی، پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما فاروق وڑائچ، کسان اتحاد کے راہنما ایم ڈی گانگا، راک سدھار تحریک قیوم شاکر، صدر کوکا کولا یونین خالد پرویز، جنرل سیکریٹری اسلم بھٹی، یونی لیور کے برطرف مزدوروں کے راہنما ندیم ملک، ربانی بلوچ، رب نواز سومرو، محمود الحسن، خالق داد چاچڑ، حسنین شاہ، فضل محمود خان، سرائیکی نیشنل پارٹی کے صدر محمد احمد کانجو، ابراہیم خان، طارق فریدی، پی ٹی یو ڈی سی رحیم یارخاں کے آرگنائیزر شاہد اللہ، صدر ڈسٹرکٹ ورکرز ایکشن کمیٹی نعیم مہاندرہ مقررین نے مطالبہ کیا کہ مزدوروں کے قاتلوں کو منظر عام پر لاکر سزا دی جائے، مقتولین کے لواحقین کو پچیس لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے۔ مقررین نے کہا کہ مزدوروں کو ہر روز فیکٹریوں، اداروں اور کام کرنے والی جگہوں پر قتل کیا جاتا ہے، اسکی وجہ مزدور تحریک کا کمزور ہونا ہے۔ حادثات اور قتل عام کو روکنے کے لئے عالمی مزدور تحریک کو منظم کرنا ضروری ہے تاکہ پسماندہ سوچوں پر مبنی علاقائی، لسانی اور قومی تعصبات کی جگہ پر طبقاتی بنیادوں پر جدوجہد کرکے محنت کش طبقے کو نجات دلائی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں منظم قتل عام طبقاتی یکجہتی کو ختم کرنے اور محنت کش طبقے کو تقسیم کرنے کی سازش ہے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین نے تین روز کا سوگ منانے کا اعلان کرتے ہوئے ضلع رحیم یارخاں کے تمام مزدوروں سے اپیل کی ہے وہ کالی پٹیاں باندھ کر ڈیوٹی سرانجام دیں۔

بقیہ 26

ہے نہ ہی اولڈ ایج بینیفٹ اور نہ ہی کوئی میڈیکل کی سہولت میسر ہے۔ اس سال مزدوروں کی CBA نے مستقل ملازمین کی مراعات کی بجائے اپنے مطالبات میں سرفہرست غیر مستقل ملازمین کے مطالبات رکھے ان کے لیے بھی مستقل ملازمین کے برابر سہولیات کا مطالبہ کردیا جس کو اس ادارے کی انتظامیہ نے رد کردیا اور نتیجے کے طور پر مزدوروں نے ہڑتال کردی۔ یہ ہڑتال 9 دن تک جاری رہی اور صرف 9 دن کے اتفاق اور اتحاد نے ہی فیکٹری انتظامیہ کی کمر توڑ دی اور انہیں جھکنا پڑا، انہوں نے انتقام کے طور پر ظہور احمد سمیت چند کنٹریکٹ ملازمین کو اس وقت نکال دیا جب ادارے نے پہلے ہی اضافی پروڈکشن جمع کرلی تھی۔ اس جبری برطرفی کے خلاف مزدوروں نے ہڑتال کردی۔ کچھ لوگ بک گئے اور ہڑتال 34 لوگوں کی ملازمت کے نقصان پر ختم ہوگئی جن میں صفدر جبار، اسرار احمد، محمد نعیم اور محمد بوٹا سمیت 30 کنٹریکٹ ملازمین شامل تھے۔ اس جبری برطرفی نے وقتی طور پر تو محنت کشوں کو پسپا کیا لیکن جو کچھ محنت کشوں نے جیتا وہ آج تک انتظامیہ ان سے واپس لینے کی جرات نہیں کرسکی۔ PTUDC جنرل ٹائرز کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ تمام برطرف ملازمین کو بحال کرکے انکے تمام واجبات ادا کرے

بقیہ 1

لگانے پر مجبور ہوگئے۔ اب جب یہاں گندم کی فصل تیار ہوئی ہے، تو یہاں کے تمام سرکاری گوداموں نے بھی اسے خریدنے سے انکار کر دیا ہے حکمرانوں کی تو اتنی لاپرواہی ہے کہ سندھ کے گودام پہلے ہی گندم سے بھرے ہوئے تھے۔ تب بھی یوکرین سے ساڑھے سات لاکھ ٹن گندم منگوائی ہے۔ جو گندم حیوانوں کے کھانے کے لئے بھی لائق نہ تھی، زہریلی گندم انسانوں کو کھلائی گئی۔ جب اس کی پول کھل گئی ہے تو وفاقی اور صوبائی حکومتیں ان کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ اسی اثنا میں سندھ کے اندر گندم کی خریداری نہ ہونے کی وجہ سے زرعی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ سندھ حکومت نے گندم کا نرخ 3250 روپے فی 100 کلوگرام مقرر کیا تھا۔ ان پر عمل تو دور کی بات ہے مگر اس کو 2800 روپے میں بھی کوئی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے سندھ کے کسانوں کے حالات بہت خراب ہوگئی ہے۔ جب کہ ان فصلوں پر بجلی کے بل، کھاد، دوائیں، تیل، دوائیں، تھریشر اور سود وغیرہ کے بھاری بھرکم اخراجات نے پہلے ہی کسانوں کو جینے کے لائق نہیں چھوڑا ہے۔ اس سنگین صورتحال کو وجہ سے ملک کے دوسرے علاقوں کی طرح سندھ کے کسانوں کے حالات بہت خراب ہوگئے ہیں۔ جب کہ اس ملک کا شاہی حکمران طبقہ اپنی عیاشیوں میں مگن ہے۔ اس تشویش ناک حالات کا ایک ہی راستہ ہے کہ اس ملک کے تمام کسانوں کو ایک انقلابی پروگرام کے تحت آپس میں متحد اور منظم ہونا پڑیگا اور ان سے بھی آگے بڑھ کر ان تمام کسانوں کو ملک کے دوسرے محنت کشوں سے جڑ کر اکٹھے ملک کر سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف سوشلسٹ انقلاب برپا کرنا پڑیگا۔ تب ہی کسانوں اور محنت کشوں کے نہ صرف مسائل حل ہونگے جس سے یہاں سے بھوک، افلاس، بیروزگاری کا کوئی نام ونشان نہیں رہیگا۔

بقیہ 2

اس حساب سے یہ 60000 کا نمک بنتا ہے۔ اور اگر روزانہ اوسطاً اتنا ہی نمک برائے فروخت منڈی کو ارسال کیا جائے تو یہ ماہانہ 1800000 (اٹھارہ لاکھ) سے بھی زائد رقم بنتی ہے جبکہ دراصل اس سے کہیں زیادہ مقدار میں نمک تیار ہوتا ہے اور جبکہ پانی سمندر سے لیا جاتا ہے اور ورک فورس بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یوں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس پیداوار کی لاگت بھی بہت کم ہوگی۔ یعنی فیکٹری بے پناہ منافع بخش ہے اور خسارے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ درحقیقت نقصان صرف محنت کش ہی اٹھا رہے ہیں جن کی حالتِ زار دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کل کام کرنے والوں کی تعداد 80 ہے جن میں سے 19 مستقل تنخواہ دار گردانے جاتے ہیں۔ ان تنخواہ داروں نے بتایا کہ کئی کئی ماہ تک تنخواہ نہیں ملتی اس فیکٹری میں جو 19 مزدور تنخواہ دار ہیں ان میں سے ایک سے تنخواہ پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ 1987ء سے تنخواہ پر ہے مگر اسے یہ نہیں پتا کہ اس کی تنخواہ کتنی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس محنت کش کو تنخواہ بھیک کی طرح ٹکڑوں میں دی جاتی ہے۔ اور جو محنت کش یومیہ اجرت پر کام کرتے ہیں ان کی حالت بھی ان سے مختلف نہیں ہے۔ 4000 کلو نمک نکالنے والے مزدور کو صرف 300 روپے اجرت دی جاتی ہے۔ جبکہ نمک کو پانی سے الگ کرنے کا کام انتہائی مشکل اور انسانی صحت کے لیے خطرناک اس لیے بھی بنا ہوا ہے کہ حفاظتی حوالے سے کسی قسم کے آلات میسر نہیں ہیں۔ زیادہ تر محنت کشوں کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اور جلد تباہ و برباد ہوجاتی ہیں اور تیزابی پانی کے اندر گھنٹوں رہنا ویسے بھی نا قابلِ برداشت ہوتا ہے۔ محمد رفیق نامی ایک محنت کش نے بتایا کہ اس کے دادا اس فیکٹری میں کام کرتے تھے ان کے بعد والد خان محمد کا پیشہ بھی یہی تھا جن کو آخری عمر میں کینسر ہوگیا تھا جبکہ فیکٹری مالکان نے ان کے علاج میں کوئی مدد نہ کی۔ اب خود محمد رفیق کے گھٹنے کمزور ہو چکے ہیں اور کمر میں بھی تکلیف رہتی ہے۔ اور فیکٹری کی طرف سے اس کو کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ سرمایہ داری اپنی ہر صورت میں بھیانک اور ظلم سے لبریز ہے۔ اس فیکٹری میں نمک کے لیے جو پانی استعمال ہوتا ہے اس میں لیاری کی سیورج اور گٹر کا پانی بھی شامل ہے۔ جس سے بننے والا نمک صحت کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ نمک کھانے کے لیے فروخت کیا جارہا ہے اور کوئی پوچھنے والا بھی نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں تیار کیا جانے والا نمک فیبرک اور گارمنٹس فیکٹریوں میں واشنگ کے دوران بھی استعمال کیا جاتا ہے جس سے ان مصنوعات کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی ہے اور ایکسپورٹ کوالٹی میں ڈیفیکٹ کا باعث بنتی ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی نمک فیکٹری کا تعارف ہی یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ اس کے محنت کش اور ان کے بچے کئی کئی دن تک بھوکے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں ان محنت کشوں کے ہاتھ اور پاؤں گرم اور کیمیائی پانی سے زخمی رہتے ہیں۔ پچھلی عیدالضحیٰ کے موقع پر جب محنت کش کسی قسم کے بونس کی توقع اور امید میں تھے تو یہ واویلا کر کے کہ فیکٹری خسارے میں جا رہی ہے عید سے ٹھیک 15 دن قبل ہی محنت کشوں کو کام کرنے سے روک دیا گیا تا کہ بونس نہ دینا پڑے۔ بونس تو درکنار مزدوروں کو اجرتوں سے بھی محروم کر دیا گیا جس کی وجہ سے بہت سے مزدوروں کے بچوں نے فاقہ کشی کی حالت میں عید کی۔ یہ وہ موقع تھا جب محنت کشوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا اور فیکٹری کے تمام ورکرز ہڑتال پر چلے گئے تھے۔ فیکٹری میں عام طور پر کام کے تین شعبے ہیں جن میں نوناری (پانی سے نمک نکالنے والا)، بوری بھرائی (کانٹے والا) اور ہمالی (لوڈنگ والا)۔ اس موقع پر تمام شعبوں کے محنت کشوں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ ہڑتال کے بعد انہیں بہت کم رقم دے کر خاموش کرا دیا گیا۔ ویسے تو فیکٹری میں پیپلز ورکرز یونین کے نام سے ایک ٹریڈ یونین رجسٹرڈ ہے مگر اس سے محنت کشوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہو رہا۔ اس یونین کے صدر حاجی خان، جنرل سیکرٹری منظور بلوچ، نائب صدر ہارون، جوائنٹ سیکرٹری رفیق اور خزانچی سلیمان نے باری باری PTUDC کے وفد سے بات کی اور وہ محنت کشوں کی حالتِ زار بتاتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریاستی مشینری نے ان کے لیے کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔ اگر مزدور مالکان سے رابطہ کرتے ہیں تو مالکان کہتے ہیں عدالت میں جائیں اور اگر عدالت میں جاتے ہیں تو عدالت مالکان کی طرف بھیج دیتی ہے۔ اس کیفیت میں مزدوروں کو ایک طرف تو سرمایہ دارانہ ریاست کے بھونڈے کردار اور حکمران طبقے کی غلاظت سے واقفیت ہو چکی ہے۔ اس صورتحال میں اس فیکٹری کے محنت کشوں کے پاس سوائے اس کے اور کوئی آپشن نہیں بچا کہ وہ نہ صرف اس ملک بلکہ دنیا بھر کے محنت کشوں سے اپنی دادرسی کی اپیل کریں۔ ان مزدوروں نے سینہ کوبی کرتے ہوئے فریاد کی کہ میڈیا بھی ان کے مسائل پر آواز بلند نہیں کرتا جبکہ ہر اخبار اور ٹی وی چینل پر 'نیا پاکستان' کا بہت شور مچایا جاتا ہے۔ اور اس نئے پاکستان کے سرغنہ یعنی عارف علوی کا اپنا طبقاتی کردار ان کی اپنی فیکٹریوں کے محنت کشوں کی بربادی سے صاف عیاں ہے۔ PTUDC مزدور نامہ کی وساطت سے اپنے مزدور بھائیوں سے یکجہتی کرتی ہے اور تمام اداروں کے محنت کشوں سے حبیب اوشن انڈسٹریز سالٹ ورکس کے محنت کشوں کے لیے آواز اٹھانے کی اپیل کرتی ہے۔

بقیہ 3

ہائیڈرو ورکرز یونین اپنی ماضی کی روایات کو زندہ کرے اور مزدوروں کے تحفظ کیلئے نجکاری کے خلاف جدوجہد تیز کرے۔ اس ضمن میں مرکزی جنرل سیکرٹری خورشید احمد نے اعلان کیا کہ اگلے مہینہ اپریل کی 8 تاریخ سے ملک بھر میں واپڈا ملازمین کام چھوڑ تحریک شروع کر رہے ہیں۔ ہفتہ وار ہر بدھ کو اس پر عمل کیا جائے گا۔ اگر حکمرانوں نے اپنی مزدور دشمن پالیسیوں پر نظر ثانی نہ کی تو پھر واپڈا کے بہادر مزدور حکمرانوں کی بجلی کی بندش کی طرف جانے کا حق رکھتے ہیں۔

بقیہ 4

والوں کی مشروط حمائت کا اعلان کیا۔ جس میں ان پر واضح کیا کہ ایک رہڑی کی آڑ میں تین تین رہڑیاں لگانے کی انکی روش کی حمائت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی راستوں کو بلاک کرنے کے عمل کو سپورٹ کیا جائے گا۔ بالخصوص رہڑی والوں پر تشدد اور انکے املاک کی ضبطی کے خلاف پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین ان کے موقف کی حمائت کرے گی اور تحصیل ایڈمنسٹریشن سے مطالبہ کرے گی کہ رہڑی والوں کو معقول متبادل جگہ مہیا کی جائے۔ شہر میں کسی جگہ فروٹ اور سبزی کی مارکیٹ تعمیر کر کے تمام رہڑی والوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں تا کہ غریبوں کا روزگار بھی متاثر نہ ہو اور شہریوں کو ایک ہی جگہ سے صاف ستھری سبزی اور پھل دستیاب ہوسکیں۔ شروع میں ایڈمنسٹریٹر تحصیل کونسل نے نے رہڑی والوں کا موقف سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ رہڑی والوں نے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ رہڑی والوں کے ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے شائستہ رویہ اختیار کریں۔ سول سرونٹس عوام کے پیسوں پر پلتے ہیں، راستوں اور بازاروں کی کشادگی پر اقدامات میں طبقاتی فرق واضع نظر آرہا ہے۔ سڑکوں پر پختہ عمارات کی ناجائز تعمیر کرنے والوں کے خلاف کاروائی سے اجتناب کیا جارہا ہے اور سارا قانون رہڑی والوں کو نشانہ بنانے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ ایڈمنسٹریٹر تحصیل کونسل واٹر سپلائی کو باقاعدہ اور حفظانِ صحت کے مطابق بنانے کی بجائے نمود و نمائش کے لئے عوامی فنڈ زیر باد کر رہے ہیں۔ بے روزگاری میں غرق ملک میں رہڑی، ٹھیلے پر روزگار کمانے سے منع کرنے پر تیونس جیسا ردعمل پروان چڑھ سکتا ہے۔ رہڑی والوں کے خلاف زودکوب، بھاری جرمانوں اور ٹھیلے اٹھوانے کا سلسلہ جاری رہا تو فروٹ، سبزی فروش غیر معینہ ہڑتال جاری رکھیں گے۔ تحصیل کونسل اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی بجائے تشدد اور غنڈہ گردی کے ذریعے عوامی اشتعال کو ابھار رہی ہے۔ گندے پانی کی نکاسی میں ناکامی پر ایڈمنسٹریٹر اور دیگر عملے کو اپنی کارکردگی کا جائیزہ لینا چاہئے۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین محنت کشوں کے خلاف جارحانہ رویے کی شدید مذمت کرتی ہے۔ سبزی فروٹ یونین کی ہڑتالی دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے پی ٹی یو ڈی سی کے مرکزی جنرل سیکریٹری قمرالزماں خاں، رہڑی یونین کے صدر محمد شریف، جنرل سیکریٹری محمد صابر، جاوید احمد، ریاض احمد نے کہا ہے کہ ٹی ایم اے کے ایڈمنسٹریٹر شکیل بھٹی کی طرف سے رہڑی والوں کے خلاف اقدامات سے بے روزگاری اور مایوسی میں اضافہ ہوگا۔ شہروں میں خریداری کی سرگرمیاں ختم کرنے کی مہم سے منفی نتائج نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کی مدد کے بغیر شجر کاری، پھولوں کی کاشت، سڑکوں کی کشادگی کی مہم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ دکھاوے اور سستی شہرت کے مقاصد کے لئے کیئے گئے اقدامات وقتی ہیں

بقیہ 5

کھربوں کی لوٹ مار کی اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ یہاں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ EOBI میں اس تاریخی میگا کرپشن بھرتی سکینڈل کے باوجود ادارے کی انتظامیہ نے ان سنگین واقعات سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ آج بھی یہی کرپٹ اور بے ضمیر اعلیٰ افسران EOBI میں اعلیٰ عہدوں پر فائز اور غریب مزدوروں کے سرمائے پر عیش کر رہے ہیں۔ ادارے میں آج بھی رشوت ستانی، بدعنوانی، اقربا پروری اور اختیارات کا ناجائز استعمال عروج پر ہیں جبکہ دوسری طرف ناتواں بوڑھے، معذور محنت کش اور انکی بیوائیں اپنی چند ہزار کی پنشن کے حصول کے لیے دفاتر کے دھکے کھانے پر مجبور ہیں۔ گزشتہ ماہ مختلف ٹریڈ یونینوں اور لیبر فیڈریشنوں نے اولڈ ایج پنشن میں اضافے کے لیے EOBI کے ہیڈ آفس کے سامنے ایک بڑا پرامن مظاہرہ کیا تھا جس کی اطلاع پاتے ہی نہ صرف ساری انتظامیہ خوف کے مارے غائب ہوگئی بلکہ غریب مزدوروں کی نمائندگی کے دعویدار بورڈ آف ٹرسٹیز کے ممبران نے بھی مزدوروں کے جائز مطالبات سننے کی بجائے اپنی سرکاری میٹنگ سمیت کسی نا معلوم سمت راہ فرار اختیار کی تھی۔ EOBI کے اس اقدام کی سخت الفاظ میں مزمت کرتے ہیں۔ ادارے کی بدعنوان اور راشی انتظامیہ نے ہماری عرضداشت وصول کرنے کی بجائے پرامن مظاہرین کو ہراساں کیا۔ ہم ادارے کی انتظامیہ کے اس مزدور دشمن رویے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ عزیز ساتھیو محنت کشوں کی پنشن کے اربوں کی لوٹ کھسوٹ کے بعد اور حکومتی اعلان کے چار سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد ادارے کے پنشنروں کی کم ازکم پنشن 6000 روپے منظور نہ ہوسکی جو موجودہ جمہوری حکومت اور ادارے کی انتظامیہ کی محنت کشوں سے بے حسی کا ثبوت ہے۔ یہ احتجاجی مظاہرین پر زور اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر غریب مفلوک الحال محنت کشوں کی کم ازکم پنشن 10000 مقرر کر کے جلد از جلد اس کا نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے دیگر درج ذیل مطالبات ہیں۔ 1۔ EOBI کے موجود بورڈ آف ٹرسٹیز کو ناقص کارکردگی اور مزدور دشمنی کا مظاہرہ کرنے اور ذاتی مفاد حاصل کرنے کے باعث فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ 2۔ ادارے کو کرپشن سے مکمل طور پاک کیا جائے۔ 3۔ تمام شعبہ جات کے محنت کشوں کو EOBI میں رجسٹر کیا جائے۔ اور ہر ملازم پر اس کا اطلاق کیا جائے۔ 4۔ فی الفور کم ازکم 10000 روپے کی پنشن کا اجرا کیا جائے۔ 5۔ 2013 میں 5000 اور 2014 میں 6000 اعلان شدہ پنشن بقایا جات کے ساتھ ادا کی جائے۔ 6۔ ان محنت کشوں جو EOBI کے تحت پنشن حاصل کر رہے ہیں ان کے مسائل حل کیے جائیں بصورتِ دیگر تمام ملک سے پنشنرز ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر سراپا احتجاج ہوں گے۔ 7۔ تمام بند کارخانوں کو چلایا جائے تا کہ محنت کشوں کے بچوں کو روزگار مل سکے۔ تمام پنشنرز کو بلا معاوضہ میڈیکل سہولیات دی جائیں۔ 8۔ ہم حکومت کو خبردار کرتے ہیں کہ اگر پنشن میں فی الفور اضافہ نہ کیا گیا تو ملازمین احتجاج اور دھرنے جاری رکھیں گے۔

بقیہ 6

03-04-2015۔ ہڑتال کے 17ویں روز مرکزی صدر اپیکا آزاد کشمیر سید صدیق شاہ نے ہڑتالی کیمپ مظفرآباد ڈسٹرک کمپلیکس میں ملازمین کے جم غفیر کے سامنے نوٹی فیکیشن پڑھ کے سنایا اور 30-05-2015 تک ہڑتال موخر کرنے کا اعلان کیا اور کہا اگر ملازمین کے دیگر مطالبات کا نوٹیفیکیشن دیے گئے وقت کے اندر جاری نہ ہوا تو 01 جون 2015ء کو دوبارہ تمام تنظیموں کے مشترکہ پلیٹ فارم سے ہڑتال شروع کی جائی گی۔ پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپین (PTUDC) کے کارکنان بھی دوران ہڑتال ملازمین کے ہڑتالی کیمپ مین شرکت کر تے رہے جہا ں پر انھوں نے مزدور نامہ فروخت کیا رابطے حاصل کئے اور ملازمین سے خطاب بھی کیا۔

بقیہ 7

کی ہدایت پر قومی اداروں کی نجکاری کر کے لاکھوں محنت کشوں کو بے روزگار کر کے ان کا معاشی قتل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کے بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری کیخلاف 15 اپریل 2015 سے ملک بھر میں احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ اس موقع پر ہائیڈرو یونین کے زونل چیئرمین سید زاہد حسین شاہ، جنرل سیکریٹری عبدالحلیم آخوند، سکھر ڈویژن کے چیئرمین آفتاب احمد کلہوڑو، روہڑی ڈویژن کے صدر عبدالحفیظ بھٹو، لالہ دھنی بخش پٹھان، عقیل جونیجو، جاوید عباسی، لالہ احمد پٹھان، محمد ملوک جتوئی، سائیں داد چاچڑ اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ PTUDC سکھر کے کارکن سعید خاصخیلی نے کہا کہ نیولبرل پالیسی کے تحت پوری دنیا میں نجکاری کا عمل شروع کیا گیا ہے جس نے کسی بھی ملک میں معاشی ترقی کی بجائے سرمائیداروں کی جیبیں بھری اور اداروں میں کام کرنے والے محنت کشوں کو بے روزگار کیا۔ پاکستان میں 1985 سے لیکر 2008 تک نجکاری کے عمل میں 42 ارب ڈالر کی ریکارڈ کرپشن کی گئی اور لاکھوں محنت کشوں کو بے روزگاری کی بھٹی میں جھونک دیا گیا۔ واپڈا کے محنت کشوں کو دوسرے اداروں کے محنت کشوں کے ساتھ مل کر نجکاری کے خلاف جنگ کرنا ہوگی۔

بقیہ 8

شر پسند افراد کو بھڑکایا جسے قیادت نے بڑی ہوشمندی اور جرات سے ناکام بنایا۔ yda فیصل آباد کے شعلہ بیاں مقرر ڈاکٹر ثقلین نے بتایا کہ غریب لوگ ہسپتالوں میں ادویات اور سہولیات کی عدم موجودگی کیوجہ سے قابل علاج بیماریوں کے ہاتھوں سے زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ یہ قتل عام کی ذمہ دار پنجاب حکومت ہے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر مریض کو مفت علاج اور ادویات مہیا کی جائیں یہ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ہر انسان کا حق ہے۔ اس وقت 800 پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹرز تنخواہوں کے بغیر 18 گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہیں اور 2000 HOs بھی بلا معاوضہ خدمات پیش کر رہے ہیں۔ سروس سٹرکچر ابھی تک بحال نہیں کیا گیا۔ y d a کی قیادت نے خبردار کیا ہے کہ اگر ان مطالبات کو نہ مانا گیا اور نوٹیفکیشن جاری نہ ہوا تو ایمر جنسی اور آوٹ ڈور بند کر دیئے جائیں گے۔ P. T. U. D. C کے کارکنوں نے بھی دھرنے میں حصہ لیا اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ کامریڈ عمر نے ان تمام مسائل کو موجودہ سرمایہ داری کی گلی سڑی حالت کے ساتھ جوڑا اور ڈاکٹرز کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا اور شانہ بشانہ جدوجہد کو آگے بڑھانے میں P. T. U. D. C کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا۔ آخر میں ڈاکٹر سلمان، جنرل سیکرٹری نے سب ڈاکٹرز سے حلف لیا کہ خون کے آخری قطرے تک حقوق کے تحفظ کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

بقیہ 9

بھی مستقل کر دیا۔ مطالبات میں سروس سٹرکچر، ٹائم سکیل پروموشن، مستقل ملازمت، ہاؤس آفسرز اور ٹرینگ ڈاکٹرز کی سیٹوں میں اضافہ، سی پی ایس پی اور یو ایچ ایس کے دیرینہ مسائل کا حل، مریضوں کیلئے مفت ادویات و سہولیات اور ملکی حالات کے پیشِ نظر ہسپتالوں کی سیکورٹی فعال بنانا شامل ہیں۔ لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں نے ہڑتال میں حصہ لیا اور اپنے سامنے کی بڑی شاہراہوں مال روڈ، فیروز پور روڈ، کنال روڈ، ملتان روڈ اور کوینز روڈ پر تقریباً دو گھنٹہ دھرنا دیا۔ ینگ ڈاکٹرز نے اپنے مطالبات پر مذاکرات اور ان کے حل کے علاوہ مطالبات پر عمل درآمد کئے جانے تک ہر منگل پورے پنجاب میں روڈ بلاک اور احتجاج کا اعلان بھی کیا اور ساتھ ہی یہ عندیہ بھی دیا کہ ڈاکٹرز کو آخری حد تک جانے پر مجبور نہ کیا جائے۔

بقیہ 10

جب انتقام لینے پر اترتا ہے تو وہ فرد نہیں نظام بدل دیتا ہے۔ بہاولپور انجینئرنگ لمیٹڈ (BEL) کی انتظامیہ محنت کشوں پر جبر کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ انہوں نے در پردہ 80 محنت کشوں کو نکالنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ یہ فیصلہ صرف اس لیے کیا جارہا ہے تاکہ سالانہ بونس کی مد میں جو ایک تنخواہ دی جاتی ہے 80 مزدوروں کو نکالنے کی صورت میں انہیں 960000 کی رقم بچ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی جبراً مزدوروں سے زیادہ کام لینا بھی شروع کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک ایک مزدور SBH1 جو کہ اس کمپنی کی سب سے بڑی پروڈکٹ ہے ایک دن میں 3 بناتا تھا اب 10 بنانی پڑتی ہیں ٹارگٹ پورا نہ ہونے کی صورت میں نوکری سے نکال دیے جانے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ ان 80 مزدوروں کے نکالے جانے سے باقی مزدوروں پر کام کا شدید بوجھ پڑ جائے گا۔ اس کے علاوہ چھوٹی پروڈکٹس کا بھی یہی حال ہے۔ فیکٹری میں کل 200 سے 250 ورکرز کام کرتے ہیں جو پاک سوزوکی کے لیے وائیرنگ اور الیکٹریکل مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ انتہائی قیمتی پروڈکشن کے باوجود ان کی اپنی حالت سرمایہ داری کے استحصالی اور جابرانہ نظام کے ظلم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ فیکٹری میں 4 سکیورٹی گارڈز کی جگہ صرف ایک سکیورٹی گارڈ رکھا ہوا ہے۔ ان محنت کشوں کے پاس نہ تو سوشل سکیورٹی کارڈز ہیں اور نہ ہی اولڈ ایج بنیفٹ کی سہولت۔ بلکہ ان میں سے اکثر کو ٹرانسپورٹ کی بھی سہولت میسر نہیں۔ اسی سال یکم جنوری کو مزدوروں نے اپنی تنخواہ میں اضافے اور سالانہ اجرت سمیت چھٹیوں کے مطالبات پر ہڑتال کر دی تھی جس پر انتظامیہ نے ان سے ایک ہفتے کا وقت مانگا لیکن ہفتے بعد اپنی سرمایہ دارانہ منافقت کا اظہار کرتے ہوئے وعدے سے مکر گئے۔ اس پر محنت کشوں نے 8 جنوری کو پھر کام کرنے سے انکار کر دیا اور فیکٹری گیٹ پر دھرنا دے دیا جس پر انتظامیہ نے مطالبات مان لیے۔ تنخواہ میں 20 فیصد اضافہ کر دیا گیا اور ایک گھنٹہ لنچ ٹائم بھی دے دیا گیا مگر صرف 3 ماہ کے اندر ہی انہوں نے منافقت دکھانا شروع کر دی۔ لنچ کے لیے جو ایک گھنٹہ دیا گیا تھا اسے آدھا گھنٹہ کر دیا گیا اور ماہانہ لنچ کے صرف 400 روپے دیے جاتے ہیں جس کا مطلب ہے محنت کشوں کو سارا دن بھوکے پیٹ کام کرنا پڑتا ہے۔ جنوری میں احتجاج کے بعد مطالبات تو مان لیے گئے مگر وقفے وقفے سے 3 محنت کشوں کو فیکٹری سے نکال دیا گیا تھا جس پر PTUDC نے برطرفی کے خلاف لیف لیٹ تقسیم کیا اور مل انتظامیہ سے ان کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ فیکٹری کے محنت کشوں کو یقین دلایا کہ PTUDC ہر صورت میں محنت کشوں کے ساتھ ہے۔ PTUDC مل کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ اپنی منافقانہ اور ظالمانہ کاروائیاں روکتے ہوئے وعدے کے مطابق 32 چھٹیاں اجرت سمیت دی جائیں۔ سوشل سکیورٹی اور اولڈ ایج بنیفٹ کارڈز فوراً جاری کیے جائیں۔ ماہانہ لنچ 3000 روپے کم ازکم ادا کیا جائے۔ تمام محنت کشوں کو موجودہ کرایوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹرانسپورٹ کی سہولت یا کرایہ (convence allounce) دیا جائے۔

بقیہ 11

پورا ہونے تک جاری رہے گا۔ مظاہرین ملازمین کو مستقل کرو، ہمارے مطالبات پورے کرو، ہم نہیں مانتے ظلم کے ضابطے، جینا ہے تو لڑنا ہوگا کے نعرے لگا رہے تھے۔

پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کے اغراض و مقاصد

موجودہ نظام جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں، جسے سرمایہ داری کہا جاتا ہے، پوری دنیا پر انسانوں کی زندگیاں اجیرن کر رہا ہے۔ یہ سرمایہ داری کا وہ عہد ہے جس میں وہ انسانوں کو دینے کی بجائے ان سے چھین رہی ہے، وہ تمام تر مراعات یا حقوق جو ماضی میں محنت کش طبقے نے اپنی جدوجہد اور ایک طویل لڑائی کے بعد حاصل کئے تھے۔ کہیں محنت کشوں کے روزگار پر حملے کئے جا رہے ہیں تو کہیں ان سے صحت، تعلیم اور علاج کی سہولیات چھینی جا رہی ہیں۔ غرض ہر طرف اور ہر شعبے میں یہ نظام تباہی اور بربادی پھیلانے کے درپہ ہے۔ عوامی ملکیت سرکاری شعبوں کو سرمایہ داروں کے ہاتھ اونے پونے داموں بیچ کر ان کے منافعوں کی ہوس کو پورا کیا جا رہا ہے۔ محنت کشوں کے خلاف کالے قوانین بنائے جا رہے ہیں جن کے تحت ان پر مزید حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور اس عمل میں محنت کشوں کی سیاسی پارٹیوں اور روایتی ٹریڈ یونینز کو بھی برابر استعمال کیا جا رہا ہے اور محنت کشوں کے استحصال کو شدید کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں محنت کش طبقے کے حالات بھی باقی دنیا سے کٹے ہوئے نہیں ہیں۔ یہاں کے حکمران عالمی مالیاتی اداروں IMF اور ورلڈ بینک کی ایما پر محنت کشوں پر شرمناک حملے کر رہے ہیں۔ ایک طرف ٹیکسوں میں اضافے کر کے مہنگائی میں دن بدن اضافہ کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف نجکاری محنت کشوں سے ان کے ادارے اور ان کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔ ماضی میں بھی حکمران انہی پالیسیوں پر عمل پیرا رہے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ حکمرانوں کی ان پالیسیوں کے تمام تر نتائج محنت کشوں کو ہی بھگتنا پڑے ہیں۔ پچھلی تین دہائیوں سے یہاں کے حکمران نجکاری کی قاتل پالیسی پر عمل درآمد کر رہے ہیں جس کے تحت بے تحاشا منافع بخش اداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ بیچ دیا گیا۔ نجکاری کی راہ کو ہموار کرنے کے لئے محنت کشوں سے بیشمار وعدے کئے گئے جن میں ان کے روزگار کی ضمانت بھی شامل تھی مگر پھر ہم نے ان تمام تر وعدوں کو ہوا میں تحلیل ہوتے اور تاریخ کی بدترین ڈاؤن سائزنگ ہوتے ہوئے دیکھی۔ محنت کشوں سے ان کے روزگار چھینے گئے۔ کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر نئے بھرتی ہونے والوں سے اپنے حقوق کے دفاع کے تمام تر قانونی حقوق چھین لئے گئے۔ جہاں ایک طرف مزدور دشمن قوانین بنا کر ان کو سیاسی جدوجہد سے دور کیا گیا وہیں بچی کھچی ٹریڈ یونینز پر مفاد پرست اور موقع پرست قیادت براجمان کر دی گئی۔ ایسے اقدامات کئے گئے کہ مزدوروں کے پاس حکمرانوں کی پالیسیوں کو برداشت کرنے کے علاوہ کوئی حل نہ رہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں محنت کش طبقے کی شاندار جدوجہد کی روایتیں ہیں۔ محنت کشوں نے ماضی میں بھی اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی ہے اور یہ جدوجہد مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔ محنت کش ساتھیو! جمہوریت ہو یا آمریت، حکومت مسلم لیگ کی ہو یا پیپلز پارٹی کی، حکمران طبقہ اپنے مفادات کے لئے متحد ہے۔ اور ان مفادات کو اگر ٹھیس پہنچتی ہے تو ہماری جدوجہد کی حاصلات سے۔ ان کا ہر ایک حملہ ہمارے طبقے کو بلا کسی تفریق کے متاثر کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت یہ ہے کہ ہم بھی حکمرانوں کے تمام تر حملوں کے خلاف متحد ہوں۔ ہم الگ الگ ٹولیوں میں لڑنے کی بجائے ہر ایک لڑائی کو دوسری لڑائی کے ساتھ جوڑ کر منظم کریں۔ اس ضرورت کے تحت ہی پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کی بنیاد رکھی گئی تا کہ پاکستان کے محنت کش طبقے کو منظم کرتے ہوئے جڑت کا ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جاسکے۔ PTUDC نہ تو الگ سے کوئی فیڈریشن ہے اور نہ ہی محنت کشوں کو تقسیم کرنے کی کوئی مہم۔ PTUDC کا مقصد تمام ٹریڈ یونینز، فیڈریشنز، کنفیڈریشنز کو مزدوروں کے عمومی مسائل، مالکان اور ریاست کی جانب سے مزدوروں پر حملوں، مزدور دشمن قوانین، نجکاری، چھانٹیوں، سامراجی حملوں کے خلاف یکجا کر کے مزدور جدوجہد کو اس کے اپنے نظریات پر استوار کرنا ہے۔ PTUDC ٹریڈ یونینز، فیڈریشنز، مزدوروں، کسانوں، طلبا، سیاسی کارکنوں اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے محنت کشوں کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس پر اپنی اپنی شناخت کھوئے بغیر مشترکہ مزدور مفادات کیلئے جدوجہد میں شامل ہوا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کی تمام پرتوں کو PTUDC کے ساتھ مل کر سرمایہ داری کے خلاف لڑنے اور مزدوروں، ٹریڈ یونینز، فیڈریشنز اور تحریکوں کو اس کا حصہ بننے کی دعوت دیتے ہیں۔

پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین (PTUDC) کا ممبر بنیں

نام: .... ولدیت: ....

پیشہ: .... ادارہ: ....

پتہ: ....

ماہانہ چندہ: .... دستخط: ....

اس فارم کو پر کر کے "مزدور نامہ" کے اشاعت گھر کے ایڈریس پر روانہ کر دیں یا اپنے قریبی نمائندہ "مزدور نامہ" سے رابطہ کریں۔

مرکزی دفتر: پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین آفس نمبر A-39 میزانین فلور سلمان ٹاور بالمقابل نادرا آفس ملیر کراچی
ای میل: classfight@gmail.com فون: 03153030460

بلوچستان میں مزدوروں کے قتل عام کیخلاف پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کا احتجاج

بیروزگاری کی وجہ سے مزدور خاندانوں کو چھوڑ کر ہزاروں میل دور محنت بیچنے جاتے ہیں، بی ایل ایف سامراجی ایجنڈے کی تکمیل میں خون بہا رہی ہے

مزدوروں کے قتل کے ذمہ دار حکمران ہیں، اس قتل عام کو روکنے کیلئے عالمی مزدور تحریک کو منظم کرنا ضروری ہے، خالد پرویز، فضل محمود، نعیم مہاندرہ کا خطاب

رحیم یار خاں (ندیم ملک) گزشتہ روز بلوچستان کے علاقے تربت میں سرآپ ڈیم پر کام کرنے والے مزدوروں کے بیس کیمپ پر مسلح افراد کے حملے کے نتیجے میں بیس مزدور موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ تین مزدور شدید زخمی ہوگئے۔ ہلاک ہونے والے مزدوروں میں سے چار کا تعلق حیدرآباد تین کا تھرپارکر سے جبکہ باقی تمام مزدور تحصیل صادق آباد کے چک 212 ٹبی گلاب شاہ اور باندی سے تھا، ان میں سیتیرہ افراد ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن میں ایک مزدور اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ حملے میں ہلاک ہونے والے تمام مزدور کمسن تھے جو اپنے علاقے میں خشک سالی، آبپاشی کے ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے فاقہ زدگی کے شکار خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اس قتل عام کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے بلوچستان لبریشن (باقی بقیہ نمبر25 صفحہ 6پر)

بلوچستان میں محنت کشوں کے قتل عام کیخلاف حیدرآباد میں احتجاج

بلوچ لبریشن فرنٹ کی کارروائیاں انکے مخصوص آقاؤں کیلئے ہیں، مقررین کا خطاب

حیدرآباد (اوبناش) پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین کی جانب سے مورخہ 12 اپریل 2015 کو تربت میں 20 سے زائد محنت کشوں کے قتل عام کے خلاف حیدرآباد پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں شہر کے مختلف علاقوں سے نوجوانوں، ٹریڈ یونین رہنماؤں اور محنت کشوں نے شرکت کی۔ اس موقعے پر رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین کے صوبائی صدر کامریڈ انور پنہور، پیرا میڈیکل اسٹاف یونین کے جنرل سیکریٹری کامریڈ پرشوتم، گورنمنٹ سیکنڈری اسکول ٹیچرز ایسوسی ایشن حیدرآباد کے صدر ضمیر احمد خان اور راہول نے کہا کہ بلوچستان میں مزدوروں کا قتل عام کھلی (باقی بقیہ نمبر11 صفحہ 6پر)

دنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ!
تربت میں 20 مزدوروں کے قتل عام کی مذمت کرتے ہیں
بلوچستان سمیت پاکستان بھر میں مزدوروں کا قتل عام بند کیا جائے
منجانب: پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین (PTUDC)

حیدرآباد: بلوچستان میں محنت کشوں کے قتل عام کیخلاف پی ٹی یو ڈی سی کے زیراہتمام نکالی گئی ریلی کا منظر۔

جنرل ٹائرز کے برطرف محنت کشوں کو بحال کیا جائے، صفدر جبار

تین ہزار میں سے پانچ سو مستقل، باقی ٹھیکے داری نظام کا ایندھن بن رہے ہیں

کوئی سہولت میسر نہیں، کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونا کے برابر کی جائے، ملازمین کا مطالبہ

کراچی (ماجد میمن) میں کام کرنے والوں کی کل تعداد 3000 ہے جس میں سے صرف 500 مزدور اس ادارے کے مستقل ملازم ہیں جبکہ باقی 2500 ملازمین یا تو کنٹریکٹ پر ہیں یا پھر انہیں ٹھیکیداری نظام کی بدولت اپنی محنت کی کمائی کا بڑا حصہ ٹھیکیدار کی جھولی میں ڈالنا پڑتا ہے۔ ان کو نہ تو بونس ملتا (باقی بقیہ نمبر26 صفحہ 6پر)

گڈانی شپ بریکنگ یارڈ کے ٹھیکیداروں کی غبن میں ملوث افسران اور پاکٹ یونین کو سزا دینے کا مطالبہ

دس ہزار مزدور کسمپرسی کے حالات میں زندگی گزار رہے ہیں، لیبر یونین پچھلے 20 برسوں سے مافیا کے طور پر یونین پر مسلط ہے

ہزاروں مزدور بنیادی صحت کی سہولیات سے بھی محروم، تین سال میں ساٹھ افراد جہاز سے گر کر ہلاک ہو چکے، مزدور یونین

گڈانی (مزدور نامہ نیوز) نیب کی تحقیقاتی ٹیم نے شپ بریکنگ یارڈ آفس کا تمام ریکارڈ اپنے قبضے میں لیتے ہوئے 60 سے زائد ڈیتھ گرانٹس کی رقم میں خرد برد کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ یاد رہے کہ گڈانی شپ بریکنگ یارڈ ایک بہت بڑا ادارہ ہے جہاں دس ہزار سے زائد مزدور انتہائی کسمپرسی کی حالت میں کام کرتے ہیں جن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ نیب کی تحقیقاتی ٹیم نے لیبر افسران کے ساتھ ساتھ پاکٹ یونین کے جنرل سیکرٹری بابو کریم جان کو بھی (باقی بقیہ نمبر 24 صفحہ 6پر)

آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن کا مطالبات کیلئے دھرنا، وعدوں اور یقین دھانی پر ختم

لاہور (ولید خاں) مورخہ 26 مارچ 2015ء کو آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن نے اپنے دیرینہ مطالبات کیلئے وزیر اعلی پنجاب سیکرٹریٹ کے سامنے دھرنا دیا۔ پنجاب بھر کے مختلف شہروں سے آئے کلرکوں کا جوش و جزبہ سے بھرپور دھرنا رات گئے تک جاری رہا۔ کلرکوں نے اپنے مطالبات کے مختلف بینرز اور جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ایپکا کے مرکزی صدر حاجی ارشاد نے کہا کہ ایپکا کی جدوجہد کی شاندار روایات ہیں اور محنت کش کے حقوق (باقی بقیہ نمبر 12 صفحہ 6پر)

میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن کو قومی تحویل میں لیا جائے، پی ٹی یو ڈی سی

نجکاری سے 1200 کارکنان کو بے روزگار کردیا، نج کاری کرنیوالوں کیخلاف مقدمات درج کئے جائیں

کراچی (پارس جان) میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن (MSC) ایک سرکاری ادارہ تھا جس میں 1200 مزدور کام کرتے تھے۔ 1992ء میں نواز شریف کی حکومت نے اس ادارے کو اونے پونے داموں سکندر جتوئی (شاہ زیب کے قتل میں ملوث شاہ رخ جتوئی کا باپ) کو فروخت کر دیا اور اس کے بعد اس ادارے نے صرف 7 سال کام کیا۔ 7 سال بعد اس ادارے کو لوٹ مار کے بعد ”محمود میکری“ کو (باقی بقیہ نمبر22 صفحہ 6پر)

کراچی: میٹروپولیٹن سٹیل کارپوریشن میں بغیر کسی سیفٹی کے ایک محنت کش کام کر رہا ہے۔

حبیب DN پرائیویٹ لمیٹڈ حب کے محنت کش سراپا احتجاج

کراچی (ماجد میمن) حبیب DN کمپنی میں محنت کشوں کی بڑی تعداد تقررنامہ، سوشل سکیورٹی کارڈ EOBI کے اولڈ ایج بینیفٹ اور ہر قسم کی مراعات سے محروم ہونے کی وجہ سے (باقی بقیہ نمبر23 صفحہ 6پر)

دادو میں قومی اداروں کی نجکاری کے خلاف آگہی مہم

دادو (ضیاء) مورخہ 08 اپریل 2015ء کو دادو میں آل پاکستان واپڈا ہائڈرو الیکٹرک سینٹرل لیبر یونین دادو ڈویژن کی طرف سے واپڈا لیبر ہال میں قومی اداروں بشمول واپڈا کی نجکاری کے خلاف آگہی مہم کا آغاز کیا گیا جو ہر بدھ کو جاری رہے گا۔ اس مہم میں دادو کی متعدد یونینز کو نجکاری کے مہم (باقی بقیہ نمبر21 صفحہ 6پر)

افسر شاہی کی لوٹ مار ناقابل برداشت، گیس مزدوروں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں

عبدالقیوم
بلال چشتی

بورڈ آف ڈائریکٹرز کی 72 میٹنگز پر 25 کروڑ 20 لاکھ روپے خرچ ہو چکے، تین سال سے چارٹر آف ڈیمانڈ التوا کا شکار ہے

ورک چارج ملازمین کو چارج شیٹ کیا گیا تو ملک بھر میں گیس بند کردی جائے گی، یعقوب خان و دیگر کا مظاہرے سے خطاب

ملتان (اسلم انصاری) سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کے ورکرز نے اپنے معاشی استحصال اور افسران بالا کی عیاشیوں، بدعنوانیوں اور نااہلیوں کے خلاف احتجاج کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مرکزی آفس سوئی گیس پیراں غائب روڈ پر احتجاج کیا گیا۔ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ تین سال سے اگریمنٹ التواء کا شکار ہے۔ دہ سال سے ملازمین کی تنخواہوں میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہے۔ ناجائز طور پر ہراساں کیا جاتا ہے اور برطرفیاں کی جاتی ہیں۔ محکمہ ایگزیکٹو عہدوں پر محکمہ کے ہنر مند افراد کی بجائے سفارشی اور پیسے لے کر نان ٹیکنیکل سٹاف کی بھرتیاں کی جاتی ہیں۔ (باقی بقیہ نمبر 13 صفحہ 6پر)

ملتان: سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کے ورکرز اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرے میں شریک ہیں

جینا ہے تو لڑنا ہو گا، سیالکوٹ کی سب سے بڑی فیکٹری “فارورڈ سپورٹس” میں محنت کشوں کی کامیاب ہڑتال

انتظامیہ کی جانب سے احتجاج ختم کرنے کی روایتی ہتھکنڈی ناکام، فیکٹری بند ہونے پر محنت کشوں کے مطالبات تسلیم کرنا پڑے

زرار بٹ جیسے مزدور دشمن معاشرے کا ناسور ہیں، یونین مزدوروں کا حق، انتظامیہ انتقامی کاروائیوں سے باز رہے، ملازمین

سیالکوٹ (ملک حسن) سیالکوٹ اپنی برآمدی صنعتوں کی وجہ سے پوری دنیا میں نام رکھتا ہے، جس کی اہم وجہ اس صنعتوں سے آنے والا برآمدی سرمایہ ہے، جس کی بدولت یہاں کے سرمایہ دار پورے ملک میں اہم مقام کرتے ہیں۔ لیکن ان کے منافعوں کا دارومدار پھر ادھر کے خستہ حال محنت کشوں پر (باقی بقیہ نمبر20 صفحہ 6پر)

حمزہ شوگر ملز، مزدوروں کے قتل کا مقدمہ مالکان پر درج کرنیکا مطالبہ

موثر سیفٹی سسٹم نہ ہونے کے باعث تین مزدور ہلاک، تین معذور ہوئے، پی ٹی یو ڈی سی

خان پور (ندیم ملک) حمزہ شوگر ملز جیٹھا بھٹہ میں ناقص سیفٹی انتظامات کی وجہ سے تین مزدور ہلاک تین زندگی بھر کے لئے معذور، ناقص اور سستے میٹریل والا گیس کنٹرول سسٹم سے مہلک گیس کے اخراج سے حادثہ پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق چار اپریل کو خانپور کے قریب شوگر ملز کے ٹریٹ منٹ پلانٹ میں میتھین گیس کے اخراج کو روکنے کی کوشش میں فیکٹری کا سیفٹی انجینئر لئیق شاہ پائپ میں گر گئے جہاں سے ان کو الیاس، شاہد اشرف، شاہد محمود اور تیمور نے نکالنے کی کوشش کی مگر ان کی کوششوں رائیگاں گئیں اور لئیق شاہ اور الیاس موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ ایک ورکر بعد ازاں اسپتال میں زندگی کی بازی ہار گیا۔ جبکہ شدید زخمی ہونے والے تین کارکنان زندگی بھر کے لئے کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔ فیکٹری انتظامیہ نے اس حادثہ کو معمول کا واقعہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کی مالی امداد اور ہلاک ہونے والوں کی جگہ پر انکے رشتہ داروں کی بھرتی کرنے کا اعلان کر کے خود کو بری الذمہ کرالیا ہے۔ اس حادثے کو بھی ملک میں ہونے والے روزمرہ خونی حادثات کی طرح معمول کا حصہ سمجھ کر کسی قسم کی انکوائری کرانے یا فیکٹری انتظامیہ کے خلاف ناقص سیفٹی (باقی بقیہ نمبر 19 صفحہ 6پر)

سیالکوٹ میں جبری مشقت، قیدو بند، استحصال کے خلاف احتجاج

سیالکوٹ (ناصر بٹ) سیالکوٹ کے سرمایہ دار رومن عہد کی غلام داری کی روایتوں کو دوبارہ زندہ کرتے ہوئے ظلم کی نئی داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ محنت کش جو پہلے ہی بھوک، لاعلاجی (باقی بقیہ نمبر18 صفحہ 6پر)

بجلی کے شعبے کی نجکاری تباہی کا راستہ، مزدور مزاحمت کرینگے

غلام رسول
ندیم پاشا

حکومت اپنی ناکامیوں کا ملبہ محنت کشوں پر ڈال رہی ہے، نجکاری سے بجلی کی لوڈشیڈنگ میں اضافہ ہوگا

مزدوروں کے پاس پہلے سے موجود سہولتوں کو چھینا جائیگا، ڈاؤن سائزنگ کی جائیگی، احتجاجی مظاہرہ سے خطاب

ملتان (راول اسد) واپڈا کی نجکاری کے خلاف واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین نے ملک گیر احتجاج کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں ملتان میں بھی میپکو ہیڈکوارٹر کے سامنے مرکزی شاہراہ کو جام کر دیا اور احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔ احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ہائیڈرو ورکرز یونین کے عہدیداران چوہدری غلام رسول گجر، چوہدری خالد، سجاد بلوچ، ملک سعید، شکیل بلوچ، اکرام علوی، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین کے آرگنائیزر ندیم پاشا، مختیار بخاری، راشد امین، خوشی محمد، چوہدری جاوید، عابد علیم، فیاض بلوچ، رانا طیب، صدسی، اظہار خان، پروگریسو یوتھ الائینس کے آرگنائیزر نادر گوپانگ، (باقی بقیہ نمبر14 صفحہ 6پر)

پاکستان واپڈا ہائیڈرو ورکرز یونین CBA
واپڈا کی نجکاری نامنظور

ملتان: واپڈا کی نجکاری کیخلاف ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کے مظاہرے سے مقررین خطاب کر رہے ہیں

یونی لیور پاکستان کا مزدور دشمن پالیسیوں میں نمایاں مقام، لیبر کورٹس بے بس

کمپنی نے ذمہ دار محکموں کو خرید رکھا ہے، لیبر کورٹ کے جج مزدوروں کو کیس سننے کا اختیار نہ ہونے کا کھرا جواب دیتے ہیں

قومی اخبارات اور دیگر الیکٹرانک میڈیا کمپنی کے مظالم، مزدوروں کی برطرفیوں اور جدوجہد کی کوریج دینے سے گھبراتے ہیں

اگر کوئی خبر لگائی بھی جاتی ہے تو یونی لیور کی بجائے ”مقامی فیکٹری“ لکھ کر یونی لیور انتظامیہ کی حمایت کی جاتی ہے، رپورٹ

رحیم یار خاں (سمیع) یونی لیور کا نام دنیا میں تمام بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں شمار ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ ہیومن رائیٹس، سیفٹی پالیسی اور آئی ایل او قوانین پر عمل درآمد ہونے کا پورے دنیا میں ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے تمام پالیسیوں کی اس بری طرح سے دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں اور ورکروں کا استحصال کرنا یونی لیور کا شیوہ بن چکا ہے اور ٹھیکیداری نظام کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ سیفٹی کے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں ہیں۔ ناقص انتظامات ہونے کی وجہ (باقی بقیہ نمبر 17 صفحہ 6پر)

راولپنڈی، پی ڈی یو ڈی سی کا احتجاج، مزدوروں کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ

راولپنڈی (رپورٹ کامریڈ توصیف) تربت میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے بیس مزدوروں کے قتل کے خلاف سسکتھ روڈ پر PTUDC کی جانب سے 12 اپریل کو احتجاجی (باقی بقیہ نمبر16 صفحہ 6پر)

تربت میں محنت کشوں کے قتل کیخلاف کراچی میں احتجاجی مظاہرہ

قوم پرستی کی آڑ میں غریب اور نہتے محنت کشوں کا قتل ایک بزدلانہ کاروائی ہے، مقررین

کراچی (پارس جان) مورخہ 12 اپریل بروز اتوار کراچی پریس کلب کے سامنے پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپئین (PTUDC) کے زیرِ اہتمام بلوچستان کے علاقے تربت میں محنت کشوں کے قتلِ عام کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں نوجوانوں، محنت کشوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے بلوچستان میں مختلف سامراجی قوتوں کے مابین جاری پراکسی جنگ اور اس کے نتیجے میں مزدوروں کے قتلِ عام اور ریاستی دہشت گردی کی شدید الفاظ میں مزمت کی۔ (باقی بقیہ نمبر 15 صفحہ 6پر)